جن لوگوں کی امامت مکروہ ہے

طوائف کی دعوت کھانے والے کو امام بنانا درست ہے، یا نہیں:

سوال: جو شخص پیشہ ور عورتوں کی دعوت کھاتا ہو، اس کو امام مقرر کرنا کیسا ہے؟

الجواب

مکروہ ہے۔(۱) فقط (فتاویٰ دار العلوم دیوبند:۳/۲۵۲-۲۵۳)

جس کی لڑکی طوائف کا پیشہ کرتی ہو، اس کی امامت کیسی ہے:

سوال: سخاوت نامی شخص صوم وصلوٰۃ کا پابند ہے، اس کی لڑکی پیشہ طوائف کا کرتی ہے اور سخاوت اس کے پاس رہتا ہے، امامت اس کی جائز ہے، یا نہیں؟

الجواب

ایسی حالت میں اگر لوگوں کو اس کی امامت سے کراہت ہے تو اس کو امام ہونا مکروہ ہے۔(۲) فقط (فتاویٰ دار العلوم دیوبند:۳/۱۵۶)

امام کا غیر مسلم کے گھر میت کا کھانا کھانا:

سوال: آندھرا پردیش میں ہندوؤں کی آبادی زیادہ ہونے کی وجہ سے ہندو مسلمان ملے جلے رہتے ہیں اور ایک دوسرے کی تقریب میں شریک ہوتے ہیں، ایک مشہور ہندو رئیس کی موت پر ان کے ورثا نے اپنی قوم کے ساتھ مسلمانوں کو بھی کھانے پر بلایا، امام صاحب اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ دعوت میں تشریف لے گئے اور کھانے میں جو دس دن کے بعد کھلایا جاتا ہے، برہمن منتر پڑھتے ہیں، کیا مسلمانوں کے لیے ہندو موتہ کا کھانا جائز ہے، ایسا شخص امامت کے قابل رہتا ہے، یا مرتد ہو جاتا ہے، کیا کوئی حرام کو حلال جان کر بھی مسلمان رہ جاتا ہے؟

(۱) ویکرہ إمامة عبد،إلخ، وفاسق.(الدر المختار،باب الإمامة،ظفیر)

(۲) ولو أم قوماً وهم له کارهون ،إن) الکراهة (لفساد فیه أو لأنهم أحق بالإمامة منه کره)له ذلک تحریماً لحدیث أبی داؤد رحمه اللّٰه تعالیٰ:"لایقبل اللّٰه صلاة من تقدّم قوماً وهم له کارهون"(الدر المختار علیٰ هامش ردالمحتار،باب الإمامة: ۱/۵۲۲،ظفیر)

هو المصوب

بشرط صحت واقعہ دریافت کردہ صورت میں شخص مذکور کا عمل فسق کے دائرہ میں ہوا اور فاسق کی امامت مکروہ ہے؛ تا آنکہ اس عمل سے توبہ نہ کرلے۔(۱)

تحریر: محمد مستقیم ندوی، تصویب: ناصر علی ندوی۔ (فتاویٰ ندوۃ العلماء:۳۶۶/۲)

امام کو سود کھلانا اور اس کے پیچھے نماز:

سوال: زید کی مسجد میں ایک امام صاحب ہیں جو بہت متقی و پرہیز گار ہیں اور محلّہ میں سود دینے والوں کے یہاں کھانا کھاتے ہیں تو ان کا یہ کھانا کھانا جائز ہوگا، یا نہیں؟ اور ان کے پیچھے نماز ہوگی، یا نہیں؟

الجواب حامدًا و مصليًا

محلّہ والوں کی ذمہ داری ہے کہ امام صاحب کو حلال کمائی سے کھانا کھلائیں، یا حلال کمائی سے اتنی تنخواہ دیں کہ وہ اپنے کھانے کا خود انتظام کرلیں، سود لینا حرام اور سود سے بچنا فرض ہے،(۲)، خود بھی وہ توبہ کریں،(۳) اور امام صاحب کو بھی سود نہ کھلائیں، اگر امام صاحب کو معلوم ہو کہ یہ سودی مال سے نہیں کھلاتے بلکہ حلال کی کمائی سے کھلاتے ہیں، مثلاً سود کے علاوہ بھی کوئی ذریعہ آمدنی ہے، یا قرض لے کر کھلاتے ہیں تو وہ مال حرام نہیں، اس کا کھانا درست ہے،(۴) حرام کھانے والے کو امام بنانا مکروہ تحریمی ہے، اس کے پیچھے نماز مکروہ ہوگی،(۵)، جو سود دیتا ہے وہ گنہگار ہے؛ مگر اس کا مال حرام نہیں۔(۶) فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دار العلوم دیو بند۔ (فتاویٰ محمودیہ:۱۳۵/۶-۱۳۶)

(۱) (ويكره)تنزيهًا (إمامة عبد...وفاسق وأعمى).(الدر المختار مع رد المحتار، باب الإمامة:۲۹۸/۲)
قوله:"فاسق"من الفسق:وهو الخروج عن الإستقامة،ولعل المراد به من يرتكب الكبائر كشارب الخمر، والزاني و آكل الربا ونحو ذلك.(ردالمحتار:۲۹۸/۲)(مطلب في تكرار الجماعة في المسجد،انيس)

(۲) قال الله تعالىٰ:﴿يأيها الذين آمنوا لاتأكلوا الربا أضعافاً مضاعفةً﴾(سورة آل عمران:۱۳۰)

(۳) واتفقوا علىٰ أن التوبة من جميع المعاصي واجبة على الفور لايجوز تأخيرها سواءٌ كانت المعصية صغيرة أو كبيرة.(شرح النووي على الصحيح لمسلم،كتاب التوبة:۳۵٤/۲،قديمي)

(۴) أهدىٰ إلىٰ رجل شيئاً أو أضافه إن كان غالب ماله من الحلال فلابأس إلاأن يعلم بأنه حرام فإن كان الغالب هو الحرام ينبغي أن لا يقبل الهدية،ولايأكل الطعام،إلاأن يخبره بأنه حلال ورثته أو استقرضته من رجل،كذا في الينابيع".(الفتاوىٰ الهندية،الباب الثاني عشر في الهدايا والضيافات:۳٤۲/٥،رشيدية)

(۵) "ويكره إمامة عبد وأعرابي وفاسق وأعمىٰ".(تنوير الأبصار)"(قوله:فاسق)من الفسق،وهو الخروج عن الإستقامة،ولعل المراد به من يرتكب الكبائر كشارب الخمر، والزاني وأكل الربا،ونحو ذلك".(الدر المختار مع ردالمحتار، كتاب الصلاة،باب الإمامة:۵۵۹/۱-٥٦٠، سعيد)(مطلب في تكرار الجماعة في المسجد،انيس)

(۶) عن جابر رضي الله عنه قال:لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم آكل الربا وموكله، وكاتبه، ==

کوئی دن متعین کر کے موت کا دعویٰ کرنے والے کی امامت:

سوال: ایک شخص اس امر کا دعویٰ کرتا ہے کہ وہ ۲۵؍ذی الحجہ سے عشرہ محرم تک ضرور مرجائے گا؛ لیکن وہ اب تک زندہ ہے، ایسا دعویٰ کرنے والا مسلمان رہتا ہے یا نہیں؟ اس کا نکاح بحال ہے، یا نہیں؟ امامت اس کی درست ہے، یا نہیں؟

الجواب

وہ شخص کافر نہیں ہوا، مسلمان ہے اور نکاح اس کا قائم ہے؛ مگر ایسا ادعا اس کو کرنا نہ چاہیے تھا، یہ اس کی غلطی تھی، ایسا دعویٰ کرنا گناہ ہے، اس کو اس سے توبہ کرنی چاہیے اور آئندہ ایسا دعویٰ نہ کرے۔(۱) اگر وہ توبہ کرلیوے تو نماز اس کے پیچھے بلا کراہت صحیح ہے۔(۲) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۱۴۳/۳)

جو امام جذامی کی گڑی ہوئی لاش کو نکال کر جلانے کا حکم دے، اس کی امامت درست ہے، یا نہیں:

سوال: ریاست میں ایک قاضی کے فتویٰ دینے سے ایک جذامی مسلمان کی نعش کو دفن کرنے کے دو ماہ بعد جلایا گیا، اس کے متعلق کیا حکم ہے اور جس قاضی نے جواز کا فتویٰ دیا اور درمختار و عالمگیری وغیرہ کا حوالہ دیتا ہے، اس کے لیے کیا حکم ہے، اس کے پیچھے نماز پڑھی جاوے، یا اس سے مقاطعہ کر دیا جاوے؟ فقط

الجواب

مسلمان کی نعش کو جلانا جائز نہیں ہے، بالکل حرام ہے،(۳) جس قاضی نے مسلمان جذامی کی نعش کو جلانے کا حکم کیا

== وشاهديه، وقال: "هم سواء". (رواه مسلم) (مشكاة المصابيح، كتاب البيوع، باب الربا: ۲۴۴/۱، قديمى) (الفصل الأول (ح: ۲۸۰۷) / الصحيح لمسلم، باب لعن آكل الربا ومؤكله (ح: ۱۵۹۸) انيس)

(۱) قال رسول الله صلى الله عليه و سلم: خمس لايعلم إلاَّ الله ثم قرأ: ﴿إِنَّ اللّٰهَ عِندَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ﴾ إلخ. (مشكاة المصابيح، كتاب الإيمان، ص: ۱۲، ظفير) (ورواه أبوداؤد مع اختلاف وفيه: وإذا رأيت الحفاة العراة الصم والبكم ملوك الأرض فى خمس لا يعلمهن إلا الله، ثم قرأ: إن الله عنده علم الساعة وينزل الساعة الغيث، الآية. (متفق عليه) (الفصل الأول، رقم الحديث: ۳) انيس)

(۲) "التائب من الذنب كمن لاذنب له". (مشكاة المصابيح، باب التوبة، ص: ۲۰۶، ظفير) (كتاب الدعوات، باب الاستغفار والتوبة، الفصل الثالث، رقم الحديث: ۲۳۶۳، انيس)

(۳) عن أبى كعب عن النبى صلى الله عليه وسلم قال: كان آدم رجلاً أشعر، طوالاً، آدم كأنه نخلة سحوق، وأنه لما حضروه الوفاة نزلت الملائكة بحنوطه وكفنه من الجنة فلما مات غسلوه بالماء والسدر ثلاثاً، وجعلوا فى الثالثة كافوراً، كفنوه فى وتر ثياب وحفروا له لحداً، صلوا عليه وقالوا: هٰذه سنة ولد آدم من بعد. (المصنف لعبد الرزاق، كتاب الجنائز، باب غسل الميت: ۴۰۰/۳، رقم الحديث: ۶۰۸۶، المكتب الإسلامى، انيس) ==

وہ جاہل اور فاسق ہے، کسی کتاب میں جلانے کا حکم نہیں لکھا، یہ اس نے غلط حوالہ دیا، شخص مذکور چوں کہ بدعتی بھی ہے اور فاسق ہے؛ اس لیے اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے اور اس کو اپنا امام بنانا حرام ہے؛ کیوں کہ امام بنانے میں اس کی تعظیم ہے اور تعظیم بدعتی اور فاسق کی حرام ہے۔(۱)

حدیث شریف میں ہے:

"من وقّر صاحب بدعة فقد أعان علٰى هدم الإسلام".(۲)

یعنی! جس نے بدعتی کی تعظیم کی اور توقیر کی اس نے اسلام کے گرانے میں مدد کی۔(**والعیاذ باللّٰه تعالٰی**)

پس قاضی مذکور کو توبہ کرنی چاہیے اور اگر وہ توبہ نہ کرے تو اس سے سلام وکلام قطع کردینا چاہیے، ایسا شخص لائق قاضی ومقتدا ہونے کے نہیں ہے۔ فقط۔ (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۱۹۹/۳-۲۰۰)

جو امام حق کی تبلیغ سے روکے، اس کو امام بنانا کیسا ہے:

سوال: ایک واعظ قرآن وحدیث کے بموجب وعظ بیان کرتا ہے، دوسرا شخص امام مسجد کو یہ کہتا ہے کہ ایسا وعظ مت کہو؛ کیوں کہ تم سب مسائل کو کھول کر بیان کردیتے ہو، اس سے ہم کو کچھ نہیں ملتا، کچھ ملّا لوگوں کا بھی حق رہنے دیا کرو، واعظ کو دوسرے لوگوں سے منع کراتا ہے، بہشتی زیور کے مسائل کو نہیں مانتا، ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے، یا نہیں؟

== وأما في شرعنا فلا يجوز الإحراق بالنار للحيوان.(كتاب قتل الحيات،النهي عن قتل النمل.(شرح النووي على المسلم: ۲۳۹/۱۲،انیس)

عن عبد الرحمن بن عبد اللّٰه بن مسعود،عن أبيه قال:قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم:لا تعذبوا بالنار،فإنه لا يعذب بالنار إلا ربها .(المصنف لأبي بكربن أبي شيبة ،كتاب السير،من نهى عن التحريق بالنار (رقم الحديث: ۳۳۸۱٦) ۵۸٤/۱۷،مؤسسة علوم القرآن،انیس)

عن أبي الزنادحدثني محمد بن حمزة الأسلمي عن أبيه أن رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم أمره على سرية قال فخرجت فيها وقال إن وجدتم فلاناً فاحرقوه بالنار فوليت فناداني فرجعت إليه فقال إن وجدتم فلاناً فاقتلوه ولا تحرقوه فإنه لايعذب بالنار إلا رب النار.(سنن أبي داؤد،كتاب الجهاد،باب في كراهية حرق العدوبالنار (رقم الحديث:۲٦۷۳)ص:۳۰۱،بيت الأفكار،انیس)

شروع في مسائل الدفن:وهو فرض كفاية إن أمكن إجماعاً...ومفاده أنه لا يجزي دفنه وجه الأرض ببناء عليه. (ردالمحتار،كتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة،مطلب في دفن الميت:۱۳۸/۳،دارالكتب العلمية،انیس)

(۱) بل مشى في المنية وكراهة تقديمه أي الفاسق كراهة تحريم.(ردالمحتار،باب الإمامة،مطلب في تكرار الجماعة في المسجد: ۵۲۳/۱،انیس)

(۲) مشكاة المصابيح،كتاب الإيمان،باب الإعتصام بالكتاب و السنة،الفصل الثالث،ص:۳۱(ح:۱۸۹،انیس)/ المعجم الأوسط عن عائشة عن النبي صلى اللّٰه عليه وسلم وسلم،من اسمه محمد (ح:٦۷۷۲)انیس)

الجواب

واعظ کو مسائل شریعت موافق کتب فقہ کے بیان کرنا چاہیے، کسی کے کہنے سننے اور طعن وتشنیع کی وجہ سے مسائل حقہ مفتیٰ بہا کے بیان کرنے سے رکنا نہ چاہیے اور جو شخص بغرض دنیاوی کے واعظ حقانی کو مسائل حقہ مفتیٰ بہا ضروریہ کے بیان کرنے سے روکے، وہ خطا پر ہے اور عاصی ہے، امام بنانا اس کا مکروہ ہے اور اس کے پیچھے نماز مکروہ ہوتی ہے، ایسا امام مخالف شریعت قابل معزول کرنے کے ہے، (۱) اور بہشتی زیور ایک عالم معتبر کی تصنیف کردہ ہے، اس کے مسائل جو مفتیٰ بہا ہیں، ان کے معتبر ہونے میں کچھ شبہ نہیں ہے اور کوئی عالم حقانی عموماً اس کے مسائل پر معترض نہیں ہوسکتا۔ باقی اگر کوئی مسئلہ سہواً اس میں خلاف راجح یا غیر مفتیٰ بہا لکھا گیا ہے، اس کی تصحیح خود مؤلف علام کرتے رہتے ہیں۔ فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۳/۲۷۰-۲۷۱)

جو نومسلم کو عید کی نماز میں شریک نہ ہونے دے وہ کیسا ہے اس کی امامت جائز ہے یا نہیں:

سوال (۱) کیا فرماتے ہیں علمائے دین ایسے شخص کی اقتدا و کفر و اسلام کی نسبت جو کسی غریب، نومسلم سند یافتہ کو کمین ورذیل سمجھ کر عید کے دن مسلمانوں کی جماعت سے نکلوا دے اور اس مجمع میں نماز نہ پڑھنے دے؛ بلکہ تمام مساجد میں نماز پڑھنے سے مانع ہو؟

(۲) جو لوگ تعصّباً شاہی عیدگاہ کی رونق بگاڑنے کے لیے گورستان کی مسجد میں نماز پڑھیں، ایسے حضرات کی اقتدا کے متعلق کیا حکم ہے؟ اور اگر کسی شہر میں عید کی نماز دو جگہ پڑھی جاتی ہو۔ ایک قبرستان کی مسجد میں جس کے پیش امام صاحب وہ حضرت موصوف الصدر ہوں اور دوسری جگہ عیدگاہ میں جس کے امام صاحب دائم السکر اور بدون طلاق اور عدت کے ایام وحالت حمل حلال میں بطمع اجرت عورت کا دوسرے شخص سے نکاح پڑھا دینے کے عادی ومجوز ہوں، ایسے موقعہ پر بوجوہات مذکورہ بالا و نیز بغرض رفع فساد و نیز باین خیال کہ ہیچ آفت نرسد گوشۂ تنہائی را، اپنی جماعت کے ساتھ تیسری جگہ شہر میں نماز پڑھ لیا کرے تو یہ نماز جائز ہے، یا نہیں؟ اور یہ نماز اس کی تیسری نماز کا خطبہ رئیس ریاست کے حق میں منحوس ومضر ہے، یا مسعود ومحمود؟ اور اس نماز کو منحوس ومضر بتلانے والے کے واسطے شریعت میں کیا حکم ہے؟

الجواب

(۱) کسی مسلمان کی خواہ وہ قدیم الاسلام ہو، یا نومسلم، بے وجہ تحقیر وتذلیل کرنا اور مسجد سے نکلوانا حرام اور ناجائز ہے۔ (۲) مرتکب ایسے امور کا فاسق ہے، نماز اس کے پیچھے مکروہ ہے۔

(۱) ویکرہ إمامة عبد، إلخ، وفاسق (الدر المختار) بل مشٰی فی شرح المنیة أن کراهة تقدیمه أی الفاسق کراهة تحریم، (ردالمحتار، باب الإمامة: ۱/۵۲۳، ظفیر) (مطلب فی تکرار الجماعة فی المسجد، انیس)

(۲) ﴿والذین یؤذون المؤمنین والمؤمنات بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بهتانا و اثما مبینا﴾ (سورة الاحزاب: ۵۸) ==

(۲) عیدگاہ کو چھوڑ کر قبرستان کی مسجد میں نماز عید ادا کرنا مکروہ ہے، اختلاف باہمی اور شقاق ونفاق سے پرہیز کرنا لازم ہے، جو امر موجب تفرقہ بین المسلمین ہو، اس سے بچنا چاہیے۔(۱)

حدیث شریف میں ہے:

"صلوا خلف كل بر و فاجر".(۲)

فاسق کے پیچھے نماز اگر چہ مکروہ ہے؛ مگر تفرقہ ڈالنے سے یہ اچھا ہے کہ فاسق کے پیچھے نماز پڑھ لیوے؛(۳) کیوں کہ فتنہ وفساد سخت تریں ہے، قال الله تعالىٰ: ﴿وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ﴾(۴) فقط (فتاویٰ دار العلوم دیو بند: ۲۹۲/۳-۲۹۳)

قرآن یاد کر کے بھولنے والے اور جماعت کے تارک کی امامت کیسی ہے:

سوال: ایک شخص نے قرآن شریف حفظ کیا، ایک دو سال مسجد میں سنایا بھی، اب اگر بھول گیا اور وہ جماعت کا بھی پابند نہیں ہے، اس کا امام بنانا کیسا ہے؟ دوسرا شخص جو عالم ہے اور جماعت کا پابند ہے اور قرآن شریف جیسا کہ ناظرہ خواں پڑھتے ہیں، ویسا ہی پڑھتا ہے، اس کی امامت کا کیا حکم ہے؟

== "المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده والمهاجر من هجر مانهى الله عنه". (الصحيح للبخاري باب اعلم من سلم المسلمون من لسانه ويده)

قال الله تعالىٰ: ﴿لاتظلمون ولاتظلمون﴾ (سورة البقرة: ۲۷۹)

حدیث قدسی میں ہے: "قال ياعبادى انى حرمت الظلم على نفسى وجعلته بينكم محرمافلاتظالموا". (الصحيح لمسلم باب تحريم الظلم)

"اتقوا الظلم فإن الظلم ظلمات يوم القيامة واتقوا الشح فان الشح اهلک من كان قبلكم حملهم على ان سفكوا دمائهم واستحلوا محارمهم". (مسلم باب تحريم الظلم)

"سباب المسلم فسوق، وقتاله كفر". (البخارى ومسلم والترمذى والنسائى، جمع الفوائد: ١٢٩٤)

(۱) ﴿واطيعوا الله ورسوله ولاتنازعوا فتفشلوا وتذهب ريحكم واصبروا ان الله مع الصابرين﴾ (سورة الأنفال: ٤٦)

﴿اعتصموا بحبل الله جميعا ولا تفرقوا﴾. (سورة آل عمران: ١٠٣، انيس)

(۲) رواه الدارقطني، كتاب العيدين، باب صفة من تجوز الصلاة معه والصلاة عليه: ٢/ ٤٠٤، رقم الحديث: ١٧٦٨، مؤسسة الرسالة/ورواه أبو داؤد بلفظ: الصلاة المكتوبة واجبة خلف كل مسلم برًا أو كان فاجرًا، وإن عمل الكبائر، كتاب الصلاة، باب إمامة البر و الفاجر، رقم الحديث: ٥٩٤، انيس)

(۳) (وفي النهر عن المحيط: صلى خلف فاسق أو مبتدع نال فضل الجماعة) إلخ. أفاد أن الصلاة خلفهما أولىٰ من الانفراد لكن لاينال كما ينال خلف تقى ورع. (رد المحتار: ٥٢٥/١، ظفير (باب الإمامة، مطلب: البدعة خمسة أقسام، انيس)

(۴) سورة البقرة: ٢٤

الفتنة: القتال، وأصلها: الإبتلاء والإمتحان، والفتنة: العذاب، قال الكسائي في قوله تعالىٰ: ﴿الفتنة أشد من القتل﴾ أى العذاب. (شمس العلوم دواء كلام العرب من الكلوم، مادة: الفتنة: ٥٠٨٢/٨، انيس)

الجواب

قرآن شریف حفظ کر کے بھولنا گناہِ کبیرہ ہے،(۱) اور ترک جماعت پر اصرار کرنا بھی معصیت کبیرہ ہے، ایسے شخص کے پیچھے نماز مکروہ ہے،(۲) اور دوسرا شخص جو عالم اور پابند شریعت ہے اور قرآن شریف صحیح پڑھتا ہے، اس کی امامت افضل ہے۔(۳) فقط (فتاویٰ دار العلوم دیو بند:۲۵۸/۳-۲۵۹)

دھوکہ دینے والے کی امامت درست ہے یا نہیں:

سوال: میں نے ایک شخص کو ایک تولہ سونا دیا تھا کہ تم اس کا کشتہ کردو، خلاصہ یہ کہ اس نے سونا رکھ لیا اور تانبہ کا کشتہ مجھ کو دیا اور وہ امام ہے، لہٰذا اس کے پیچھے نماز جائز ہے، یا نہیں؟

الجواب

وہ شخص فاسق ہے، اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے، اس کو امامت سے معزول کر دینا چاہیے،(۴) یا یہ کہ وہ توبہ کر لے۔ فقط (فتاویٰ دار العلوم دیو بند:۲۰۶/۳)

---

(۱) عن أبی موسیٰ الأشعری قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم: تعاهدوا هذا القرآن فوالذی نفس محمد بیده لهو أشد تفلُّتاً من الإبل فی عقلها. (الصحیح للبخاری (ح:۵۰۳۳)/الصحیح لمسلم (ح:۷۹۱) انیس)

سعد بن عبادة رضی اللّٰه عنه یقول: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم: ما من أحد تعلم القرآن ثم نسیه إلا لقی اللّٰه أجذم. (فضائل القرآن للقاسم بن سلام، باب القاریء ینسی القرآن: ۲۰۲/۱، دار ابن کثیر دمشق/المعجم الکبیر للطبرانی، ما أسند سعد بن عبادة (ح:۵۳۹۰) انیس)

الضحاک بن مزاحم یقول: ما من أحد تعلم القرآن ثم نسیه إلا بذنب یحدثه لأن اللّٰه تعالیٰ یقول: ﴿وما أصابکم من مصیبة فبما کسبت أیدیکم﴾ وإن نسیان القرآن من أعظم المصائب. (فضائل القرآن للقاسم: ۲۰۲/۱/ شعب الإیمان للبیهقی، فصل فی تعلم القرآن (ح:۱۸۱۳) انیس)

قال أبو العالیة: کنا نری من أعظم الکبائر أن یتعلم الرجل القرآن ثم ینام حتی ینساه لا یقرأ منه شیئاً. (الطبقات الکبریٰ لابن سعد، أبو العالیة الریاحی: ۸۲/۷، دار الکتب العلمیة بیروت. انیس)

(۲) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"ولو أنکم صلیتم فی بیوتکم کما یصلی هٰذا المتخلف فی بیته لترکتم سنة نبیکم، ولو ترکتم سنة نبیکم لضللتم". (فتح القدیر: ۳۰۱/۱، ظفیر)

(۳) والأحق بالإمامة، تقدیماً بل نصباً (الأعلم بأحکام الصلاة) فقط صحةً وفساداً بشرط اجتنابه للفواحش الظاهرة. (الدر المختار علیٰ هامش رد المحتار، باب الإمامة: ۵۲۰/۱، ظفیر)

(۴) ویکره إمامة عبد، إلخ، و فاسق (الدر المختار) بل مشیٰ فی شرح المنیة أن کراهة تقدیمه (أی الفاسق) کراهة تحریم. (ردالمحتار، باب الإمامة: ۵۲۳/۱، ظفیر) (مطلب فی تکرار الجماعة فی المسجد، انیس)

بیوہ کے نکاح میں خلل ڈالنے والے کی امامت:

سوال: بیوہ عورت کے نکاح کرنے پر رضامند ہو، اس کے نکاح میں جو شخص خلل ڈالے، اس کے پیچھے نماز درست ہے، یا نہیں؟

الجواب

بیوہ عورت جو کفو میں نکاح کرنا چاہے، اس کو کسی ولی یا غیر ولی کو نکاح سے روکنا نہ چاہیے، ورنہ بے وجہ شرعی کے کسی عورت کو نکاح سے روکنا گناہ ہے۔ فقط (۱) (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۱۵۲/۳، ۱۵۳)

فاسق امام کے پیچھے نماز کے جواز اور حالت اضطرار میں مکروہ نہ ہونے کا حکم:

سوال: پیش امام جامع مسجد کہ ہزار ہا مخلوق درآنجا نماز ادا می کنند مرد جاہل ور بواخوار و بخیل و بے تقویٰ و متلق وکاذب وحارس وغیرہ وغیرہ ہست در جماعت عالم وفاضل وزاہد وعابد وقاری و متقی داخل اند پس آں نماز ایشاں چگونہ است اکثر قوم، ناراض اند صرف از طرف حکومت بطریق وراثت آں پیش امامی مقرر شدہ است ہمہ مردمان از طرف حکومت مجبور اند شرعاً چہ باید کرد؟ (۲)

الجواب

صبر باید کرد مخالفت با حکومت ناز یباست، (۳) وچوں مقتدیان برعزل امام قادر نیستند پس ایں ہمہ کراہت برامام خواہد بود نماز مقتدیاں بلا کراہت صحیح خواہد ماند۔ (۴)

(تتمہ اولیٰ، ص: ۳۱۵) (امداد الفتاویٰ جدید: ۴۱۱/۱-۴۱۲)

---

(۱) اور اس پر اصرار فسق ہے، لہٰذا اس کی امامت مکروہ ہے۔ ویکرہ إمامة عبد ... وفاسق. (الدر المختار علی رد المحتار، باب الإمامة: ۵۲۳/۱، ظفیر)

قرآن میں ہے: ﴿وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ﴾ ظفیر) (سورة النور: ۳۲) انیس)

عن أبی هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ثلاث حق على الله عونهم الغازی فی سبیل الله والناكح يريد العفاف والمكاتب الذی ينوی الأداء. (مصنف عبدالرزاق، باب فضل الجهاد (ح: ۹۵۴۲) انیس)

(۲) خلاصۂ سوال: جامع مسجد کا امام جاہل، سود خور، بخیل، غیر متقی اور جھوٹا ہے اور نمازیوں میں عالم وفاضل، عابد وزاہد اور قاری و متقی ہیں، پس ان کی نماز کیسی ہوگی، اکثر لوگ ناراض ہیں؛ لیکن چوں کہ حکومت کی طرف سے ان امام صاحب کو حق امامت وراثۃً پہنچا ہے؛ اس لیے تمام لوگ مجبور ہیں، پس شرعاً کیا کرنا چاہیے؟ (سعید احمد)

(۳) اگر فتنہ کا اندیشہ نہ ہو تو صحیح طریقہ پر ایسے امام کو ہٹانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ حدیث میں ہے: من رأى منكم منكراً فيغيره بيده فإن لم يستطع فبلسانه وإن لم يستطع فبقلبه. (كتاب الإيمان، كون النهی عن المنكر من الإيمان، رقم الحديث: ۷۸، ص: ۵۱، بيت الأفكار، انیس)

(۴) ترجمہ جواب: صبر کرنا چاہیے حکومت کے ساتھ مخالفت زیبا نہیں ہے اور چوں کہ مقتدی امام کو معزول کرنے پر قادر نہیں ہیں؛ اس لیے ساری کراہت امام پر ہوگی، مقتدیوں کی نماز بلا کراہت صحیح ہوگی۔ (سعید)

فاسق کے پیچھے پڑھی ہوئی نماز کا حکم:

سوال: اگر داڑھی کتروانے والے کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے تو نماز کب سے اور کتنی دہرائی جائے؟

الجواب ــــــــــــــــــ حامداً و مصلیاً

بہتر یہ ہے کہ متقی امام تلاش کیا جائے اور اگر فاسق (داڑھی کتروانے والے) کے پیچھے نماز پڑھ لی تو نماز ہو جائے گی۔

"**صلوا خلف کل بر وفاجر**".(۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد حبیب اللہ القاسمی۔ الجواب صحیح: بندہ محمد عبد الحلیم غفرلہ۔ (حبیب الفتاویٰ: ۸۷/۴)

فاسق امام کے پیچھے پڑھی ہوئی نماز کے اعادہ کی تحقیق:

سوال: ہماری کتب فقہ میں ہے کہ اگر فاسق یا بدعتی کے پیچھے نماز پڑھی تو نماز کا اعادہ ضروری ہے؛ لیکن جب حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں بلوہ ہوا اور حضرات صحابہ نے بلوائیوں کے پیچھے نماز پڑھنے کو حضرت عثمان سے پوچھا تو آپ نے اجازت دی اور یہ نہیں فرمایا کہ پڑھ کے پھر اعادہ کر لیا کرو، حالاں کہ بلوائیوں سے زیادہ اور کون فاسق اور بدعتی ہوگا، بالخصوص ایسے بلوائی جنہوں نے خلیفہ برحق امیر المومنین داماد رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم داخل عشرۂ مبشرہ پر بلویٰ کیا ہو؟

الجواب ــــــــــــــــــ

یہ روایت مجھ کو نہیں ملی، (۲) اگر حوالہ لکھا جاوے تو تحقیق کی جاوے، البتہ درمختار میں یہ قاعدہ لکھا ہے واجبات صلوٰۃ

---

(۱) رواه الدارقطني، كتاب العيدين، باب صفة من تجوز الصلاة معه والصلاة عليه: ۲/۰٤، رقم الحديث: ۱۷٦۸، مؤسسة الرسالة)/(رواه أبو داؤد، الصلاة المكتوبة، واجبة خلف كل مسلم برًا أو كان فاجرًا، وإن عمل الكبائر، كتاب الصلاة، باب إمامة البر والفاجر، رقم الحديث: ٥۹٤، انيس)

(۲) یہ روایت بخاری شریف (۹٦/۱) باب: إمامة المفتون والمبتدع میں ہے، ونصه: عن عبيد الله بن عدى بن خيار: أنه دخل على عثمان بن عفان رضى الله عنهما وهو محصور، فقال: إنك إمام عامة، ونزل بك ما نرى، ويصلى لنا إمام فتنة، ونتحرج؟ فقال: الصلاة أحسن مايعمل الناس، فإذا أحسن الناس فأحسن معهم، وإذا أساؤا فاجتنب إساء تهم، آه. (باب الأذان، رقم الحديث: ٦۹٥، انيس)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ نظام جماعت معطل کرنے سے بہتر یہ ہے کہ ایسے لوگوں کے پیچھے، جن کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہے، نماز پڑھ لی جاوے، بخاری شریف کے دونوں شارح اس اثر سے یہی مسئلہ مستنبط فرماتے ہیں:

وفيه: أن الصلاة خلف من تكره الصلاة خلفه أولى من تعطيل الجماعة، آه. (عمدة القارى: ۷٦٤/۲ (كتاب الأذان، باب إمامة المفتون والمبتدع، رقم الحديث: ٦۹٥، انيس)/فتح البارى: ۱٥۹/۲ (كتاب الأذان، باب إمامة المفتون، رقم الحديث: ٦۹٦، انيس)

میں: ''کل صلاۃ أدیت مع کراھة التحریم تجب إعادتھا'' اور ردالمحتار میں اس کے عموم پر ایک قوی اعتراض کر کے(۱) تصحیح کے لیے یہ توجیہ کی ہے، **إلا أن یدعی تخصیصھا بأن مرادھم بالواجب والسنة التی تعاد بترکه ماکان من ماھیة الصلاۃ وأجزائھا .**(۲)

پس صلوٰۃ خلف الفاسق ونحوہ میں اول تو کوئی امر اجزائے صلوٰۃ میں سے مختل نہیں ہوا؛ اس لیے قاعدہ وجوب اعادہ کا جاری نہ ہوگا۔ دوسرے انفراد سے ان کے ساتھ پڑھنا اولیٰ ہے اور اعادہ میں جو غالبا علی الانفراد ہوگا، اولیٰ سے غیر اولیٰ کی طرف آنا ہے۔

فی الدرالمختار: ''صلی خلف فاسق أو مبتدع نال فضل الجماعة''. وفی ردالمحتار: أفاد أن الصلاۃ خلفھما أولٰی من الانفراد.(۳) فقط

۲۷ر محرم ۱۳۲۲ھ۔ (امداد صفحہ: ۴۷، ج:۱) (امداد الفتاویٰ جدید: ۱/۳۵۰-۳۵۱)

بے مروت اور بے غیرت شخص کی امامت مکروہ ہے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماءِ دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک بستی کے مسلمانوں نے تحریراً وعدہ واقرار کیا کہ بیاہ شادی میں حرام رسومات، ڈھول ناچ، بے ہودہ گانا بجانا وغیرہ ہرگز استعمال نہیں کریں گے، اگر کسی نے کیا تو مبلغ یک صد روپیہ جرمانہ ہوگا، اس پر تقریباً پچیس سال عمل درعمل ہوا، اتفاقاً بستی کے ایک شخص نے اپنے بیٹے کی شادی پر ڈھول اور فاحشہ بازاری عورتیں وغیرہ لائے اور ناچ وغیرہ کا پروگرام ہوا اور بستی کے چند افراد نے بھی ساتھ دیا، امام مسجد نے ان کی اس خلاف ورزی کی وجہ سے تنبیہاً بامید مصلحت ان سے علاحدگی اختیار کی، ان چند افراد نے ایک جاہل ہم خیال کو امام مقرر کرلیا، جس سے بستی میں نہایت پریشانی ہوئی ہے، اب سوال یہ ہے کہ ان افراد کی یہ حرکت ازروئے شرع جائز ہے، یا نہیں؟ اور جو امام بلا اجازت امام اول کے مقرر رہا ہے، ازروئے شرع ایسے بدعت پسند ناخواندہ امام کی اقتدا درست ہے، یا نہیں؟ بینوا توجروا۔ (المستفتی: پیر سکندر شاہ سوہلن ہزارہ، ۱۲/۹/ ۱۹۷۴ء)

(۱) اعتراض یہ کیا ہے کہ ''جماعت'' واجب یا کالواجب ہے، لہٰذا جس شخص نے تنہا نماز پڑھی ہو، اس کی نماز مکروہ تحریمی ہوگی اور درمختار کے قاعدہ کے موافق اس کا اعادہ ضروری ہوگا، حالانکہ فقہاء کی تصریح اس کے خلاف ہے، لہٰذا قاعدہ صحیح نہ رہا۔ علامہ شامیؒ نے تصحیح قاعدہ کے لیے جو توجیہ کی ہے، اس کا حاصل یہ ہے کہ ''اعادہ صلوٰۃ'' اس واجب، یا سنت کے چھوڑنے سے ضروری ہوتا ہے، جو نماز کی ماہیت میں داخل ہو اور جماعت چوں کہ نماز کی ماہیت وحقیقت میں داخل نہیں ہے؛ بلکہ وصف خارجی ہے؛ اس لیے جماعت کے ترک سے اعادہ نہیں ہوگا۔

(۲) الدر المختار مع ردالمحتار: ۱/۴۵۷ (کتاب الصلاۃ، باب صفة الصلاۃ، مطلب: کل صلاۃ أدیت مع کراھة التحریم تجب إعادتھا، انیس)

(۳) الدر المختار مع ردالمحتار باب الإمامة، مطلب: البدعة اقسام: ۱/۵۶۲، بیروت، انیس

الجواب

ان افراد کی یہ حرکت حرام ہے؛(۱)**لأنهم خالفوا الشرع واخلفوا الوعد نعم التعزير بأخذ المال منسوخ،** (۲) اوراس بے مروت اور بے غیرت امام کے پیچھے اقتدا کرنا مکروہ ہے۔(۳) وہوالموفق (فتاویٰ فریدیہ:۲/۳۹۰۔۳۹۱)

توبہ کرنے کے بعد فاسق کی اقتدا میں کوئی حرج نہیں:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماءِ دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ جھوٹی قسم کھانے والے کے پیچھے نماز ہوسکتی ہے، یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

(المستفتی: رحمت دین سنگ جانی راولپنڈی، ۱۸/۹/۱۹۷۲ھ)

الجواب

جھوٹی قسم کھانے والا سخت گنہ گار ہے؛(۴) لیکن توبہ کے بعد اس کے پیچھے اقتدا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔(۵)

وهو الموفق (فتاویٰ فریدیہ:۲/۳۹۴)

---

(۱) قال العلامة ابن البزار الكردري: استماع صوت الملاهي كالضرب بالقضيب ونحوه حرام لقوله عليه السلام استماع الملاهي معصية والجلوس عليها فسق و التلذذ بها كفر أي بالنعمة. (الفتاوى البزازية على هامش الفتاوى الهندية: ٣٥٩/٦، الباب الثالث فيما يتعلق بالمناهي)/(السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الشهادات، باب ماتجوز به شهادة أهل الأهواء، رقم الحديث: ٢٠٩٢٠ - ٣٥٦/١٠، دار الكتب العلمية، بيروت، انيس)

(۲) قال العلامة ابن عابدين: وفي المجتبى لم يذكر كيفية الأخذ وأرى أن يأخذها فيمسكها فإن أيس من توبته يصرفها إلى ما يرى وفي شرح الآثار: التعزير بالمال كان في ابتداء الإسلام ثم نسخ والحاصل أن المذهب عدم التعزير بأخذ المال. (ردالمحتار على هامش الدر المختار: ١٩٦/٣، مطلب في التعزير بأخذ المال)

(۳) قال العلامة الحصكفي رحمه الله: ويكره إمامة عبد وفاسق. (الدر المختار على هامش رد المختار: ٤١٣/١ - ٤١٤، مطلب البدعة خمسة أقسام، باب الإمامة)

(۴) عن عبد الله بن عمر رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه و سلم الكبائر الاشراك بالله وعقوق الوالدين وقتل النفس واليمين الغموس. (رواه البخاري) وفي رواية أنس: وشهادة الزور بدل اليمين الغموس. (متفق عليه. (مشكوة المصابيح: ١٧/١، باب الكبائر وعلامات النفاق)(صحيح البخاري، باب اليمين الغموس (ح: ٦٦٧٥)/ الصحيح لمسلم، باب بيان الكبائر وأكبرها (ح: ٨٧)انيس)

(۵) وعن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "التائب من الذنب كمن لاذنب له". (مشكوة المصابيح: ٢٠٦/١، باب الاستغفار والتوبة، الفصل الثالث)(سنن ابن ماجة، باب ذكر التوبة (ح: ٤٢٥٠)/مسند الشهاب القضاعي، التائب من الذنب كمن لا ذنب له (ح: ١٠٨)انيس

بلاثبوتِ شرعی صرف الزام کی وجہ سے کراہیت اقتدا کا حکم نہیں دیا جاسکتا:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماءِ دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہم نے شرعی فیصلہ کے لیے مسمی فلاں اور مولوی فلاں سکنہ بیگوخیل کو ثالثان شرعی متعین کئے، فریقین سے بیان لینے کے بعد شرعی فیصلہ سنایا تو ایک فریق کو یہ فیصلہ ناجائز معلوم ہوا تو ثالثان سے کہہ کر فیصلہ رد کردیا؛ مگر ثالثان نے کہا کہ اگر ہمارے فیصلہ کے خلاف تم لوگوں نے غلطی کا کوئی ثبوت پیش کیا تو ہم تسلیم کریں گے، پھر ہم نے حقانیہ اکوڑہ خٹک سے فتویٰ نمبر: ۵۹۹۲/طلب کیا تو اس میں ان کے فیصلہ کے خلاف ثبوت پیش ہوا، ہم نے وہ فتوے پیش کئے تو انہوں نے انکار کیا اور اپنے غلط فیصلے پر ثابت قدم رہے؛ لیکن ہمیں یقین ہے کہ انہوں نے اس فیصلہ میں رشوت لی ہے اور جو آدمی ہمارے درمیان پھرتا تھا، انہوں نے ہمیں یقین سے کہا ہے کہ انہوں نے رشوت لی ہے، کیا ایسے ثالثوں کے پیچھے اقتدا جائز ہے؟ بینوا توجروا۔

(المستفتی: اجمل خان سکنہ بیگوخیل لکی مروت، ۱۹۷۲/۶/۶ء)

الجواب

محترم!

واضح رہے کہ بغیر ثبوت شرعی کے ہم صرف اس الزام کی وجہ سے کراہیت اقتدا کا فتویٰ نہیں دے سکتے۔

قال اللّٰہ تعالٰی: ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ﴾ (الآية) (۱)

وهو الموفق (فتاویٰ فریدیہ: ۳۶۴/۲)

☆☆☆

---

(۱) سورة الحجرات : ۲۶۔

عن ابی هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: إياكم والظن فإن الظن أكذب الحديث ولا تجسسوا ولا تحسسوا ولا تحاسدوا ولا تنافسوا ولا تباغضوا ولا تدابروا وكونوا عباد الله إخوانا. (صحيح ابن حبان، ذكر الزجر عن سوء الظن بأحد من المسلمين : ۵۰۰/۱۲، مؤسسة الرسالة/موطأ الإمام مالک، باب ماجاء في المهاجرة (ح: ۹۰۸)/الأدب للبخاری (ح: ۶۰۶۶)/مسلم، باب تحريم الظن والتجسس والتنافس والتناجش (ح: ۲۵۶۳) انیس)

انتہا پسند،کمیونسٹ وانگریز سے تعلق رکھنے والے کی امامت

انتہا پسند سیاسی جماعت سے جڑے امام کے پیچھے نماز:

سوال: ہمارے شہر کے ایک عالم دین جو کہ شہر کی جامع مسجد کے امام بھی بنے ہوئے ہیں، آج کل بھارتی جنتا پارٹی کے ہمنوا ہیں، آج انہوں نے اپنے مدرسہ میں اسی سیاسی پارٹی کے ایک لیڈر کو استقبالیہ دیا اور لوگوں سے مذکورہ لیڈر کے حق میں اپنے ووٹ ڈالنے کی اپیل کی، واضح رہے کہ مذکورہ لیڈر بابری مسجد کی شہادت میں پیش پیش تھا اور رام جنم بھومی تحریک کا بہت اہم لیڈر رہے، اس واقعہ کے بعد عوام الناس تذبذب کا شکار ہیں کہ امام صاحب کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے، یا نہیں؟

هو المصوب

ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہے، البتہ امام کو گندی سیاست میں شریک ہونا درست نہیں ہے۔(۱)

تحریر: محمد طارق ندوی، تصویب: ناصر علی ندوی۔ (فتاویٰ ندوۃ العلماء: ۲/۴۲۱-۴۲۲)

آنریری مجسٹریٹ کی امامت:

سوال: ایک شخص جو کہ شہر کی سب سے بڑی جامع مسجد کا امام اپنے علاقہ کا مفتی اور اہل اسلام کے محکمہ نکاح وطلاق کا قاضی ہے، اسلام، اہل اسلام اور شعائر اسلام، اماکن مقدسہ وجزیرۃ العرب وغیرہ کے موجودہ نازک ترین حالات اور

---

(۱) والسياسة نوعان: سياسة ظالمة فالشرعية تحرمها، وسياسة عادلة تخرج الحق من الظالم وتدفع كثيرا من المظالم وتردع أهل الفساد ويتوصل بها إلى المقاصد الشرعية للعباد، فالشرعية يجب المصير إليها والاعتماد في إظهار الحق عليها وهي باب واسع تضل فيه الأفهام وتزل فيه الأقدام وإهماله يضيع الحقوق ويعطل الحدود ويجري أهل الفساد ويعين أهل العناد والتوسع فيه يفتح أبواب المظالم الشنيعة ويوجب سفك الدماء وأخذ الأموال الغير الشرعية ولهذا سلك فيه طائفة مسلك التفريط المذموم فقطعوا النظر عن هذا الباب إلا فيما قل ظنا منهم أن تعاطي ذلك مناف للقواعد الشرعية فسدوا من طرق الحق سبيلاً واضحةً وعدلوا إلى طريق من العناد فاضحة لأن في إنكار السياسة الشرعية رداً للنصوص الشرعية وتغليطا للخلفاء الراشدين، الخ. (معين الحكام فيما يتردد بين الخصمين من الأحكام، القسم الثالث من الكتاب في القضاء بالسياسة الشرعية: ۱/۱۷۹، دار الفكر بيروت. انيس)

اعداء اسلام کی اسلام کے مٹانے میں پوری کوشش وسرگرمی کو دیکھتے ہوئے اور عدم موالات بالکفار کے حکم الٰہی سے واقف ہوتے ہوئے بھی موجودہ حکام کی طرف سے ملی ہوئی آنریری مجسٹریٹ کو کسی موہوم نفع، یا ضرر کے احتمال سے چھوڑنا پسند نہیں کرتا؛ بلکہ وہ اپنے لیے اس کے ترک کو باعث ذلت ورسوائی اور اس کے وجود کو موجب عزت وفخر تصور کرتا ہے، ہر چند کہ مسلمانوں نے زور سے، نرمی ومحبت سے، تنہائی میں ومجالس میں سمجھایا اور تقریراً وتحریراً بارہا اس سے آگاہ کیا اور اسی امر کا مطالبہ کیا؛ لیکن اس پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ کیا ایسا شخص قابل امامت ہے اور کیا اس کے صلوات وجمعات کا ادا کرنا شرعاً صحیح ودرست ہے اور کیا شرعی مسائل میں ایسے آدمی کا فتویٰ اور معاملات نکاح وطلاق میں اس کا فیصلہ قابل اعتماد ہوسکتا ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم، الحمدللّٰہ وحدہ

نہیں ہوسکتا اور جماعت کا فرض ہے کہ اس منصب سے اسے معزول کردیں۔

دستخط

مولانا ابوالکلام آزادؒ

الجواب

ایسا شخص لائق امام بنانے کے نہیں ہے؛ کیوں کہ آنریری مجسٹریٹی میں حکم خلاف شریعت کرنا لازم ہے، جیسا کہ ظاہر ہے اور بمصداق آیۂ کریمہ ﴿وَمَن لَّمْ یَحْکُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰئِکَ ھُمُ الْفَاسِقُوْنَ﴾(۱) فاسق ہے اور امامت فاسق کی مکروہ ہے۔ (کمافی کتب الفقہ)(۲) (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۱۴۱/۳-۱۴۲)

---

(۱) سورة المائدة: ۴۷، ظفیر ﴿هم الفاسقون﴾ أی المتمردون الخارجون عن حكمه أو عن الإيمان. (روح المعانی: ۳۱۹/۳، دار الكتب العلمية بيروت. انيس)

(۲) كره إمامة الفاسق، والفسق لغةً: خروج عن الإستقامة وهو معنٰى قولهم خروج الشیء عن الشیء علٰى وجه الفساد، وشرعاً: خروج عن طاعة اللّٰه تعالٰى بأرتكاب كبيرة، قال القهستانی: أی أو إصراره علٰى صغيرة (فتجب إهانته شرعاً فلا يعظم بتقديمه للإمامة) تبع فيه الزيلعی، ومفاده كون الكراهة فی الفاسق تحريمية. (الطحطاوی علٰى مراقی الفلاح (باب الإمامة، فصل فی بيان الأحق بالإمامة: ۳۰۳/۱، دار الكتب العلمية بيروت. انيس)

ويكره تقديم العبد ... والأعرابی ... والفاسق، وإن تقدموا اجاز لقوله عليه السلام: صلوا خلف كل بر وفاجر. (الهداية، كتاب الصلاة، باب الإمامة: ۱۲۲/۱. انيس)

"ويكره إمامة عبد، إلخ، وفاسق". (الدر المختار)

انگریز کے مخالف کو کافر سمجھنے والے کی امامت:

سوال: زید گورنمنٹ اسکول میں کورس پڑھاتا ہے اور کہتا ہے کہ جو شخص میری ملازمت کو حرام جانے میں اپنے عقیدہ میں اس کو کافر جانتا ہوں تو اس صورت میں زید کے پیچھے نماز درست ہے، یا حرام؟

الجواب

انگریزی اسکول کی ملازمت اگر چہ کسی درجہ میں بعض صورتوں میں جائز بھی ہو؛ مگر اس کے قبیح ہونے میں تو کچھ کلام ہی نہیں ہے، لہٰذا زید جو کہ انگریزوں کی غلامی کو حرام جاننے والوں کو کافر سمجھتا ہے، سخت غلطی میں ہے اور عاصی وفاسق ہے، لہٰذا اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے اور امام بنانا اس کو حرام ہے۔(۱) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۱۶۲/۳)

انگریزوں کے نام قرآن پڑھ کر ایصالِ ثواب کرنے والے کی امامت:

سوال: زید جامع مسجد کا امام اور واعظ ہے، اس نے جارج اور قیصر ہند کے لیے قرآن شریف پڑھ کر بخشا اور خطبہ میں دعا کی اور جب سلطان المعظم کے لیے دعا کرنے کو کہا گیا تو علما کا فتویٰ طلب کرتا ہے، خلافت والوں پر تبرّا کہتا رہتا ہے اور عوام کو بہکا دیا کرتا ہے کہ خلافت کمیٹی کچھ دینی بات نہیں ہے، ایسے امام کے پیچھے جو رنڈیوں کے یہاں دعوت کھالیتا ہے، نماز پڑھنا جائز ہے، یا نہیں؟

الجواب

ایسا شخص فاسق ہے، لائق امام بنانے کے نہیں ہے، اس کو امامت اور وعظ گوئی سے معزول کرنا اور روکنا چاہیے۔ ترکِ موالات فرض (۲) شرعی ہے اور خلافت کی ہمدردی مسلمانوں کو ہر طرح لازم وواجب ہے، اس میں کوتاہی کرنا حرام اور معصیت ہے، (۳) اور جو امام رنڈیوں کے گھر کی دعوت کھاوے وہ بھی لائق امام بنانے کے نہیں ہے۔(۴) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۱۶۴/۳)

(۱) وكراهة تقديمه أي الفاسق كراهة تحريم، (ردالمحتار، باب الإمامة: ۵۲۳/۱، ظفير (مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، انيس)

(۲)

(۳) إذا تحققت الإمامة الكبرىٰ لأحد فلايجوز لأحد البغاة الخروج عليه ويجب اتباعه وتعبر الشريعة هذا الاتباع بلزوم الجماعة. (العرف الشذى: ۳۹۸/۳، دارالتراث العربي بيروت. انيس)

وظاهر عبارة خزانة الفتاوىٰ لزوم إطاعة من استوفى شروط الإمامة. (ردالمحتار، كتاب الأشربة: ۴۶۰/۶، دارالفكر بيروت. انيس)

(۴) ويكره إمامة عبد، إلخ، وفاسق، إلخ. (الدرالمختار) بل مشىٰ في شرح المنية: أن كراهة تقديمه كراهة تحريم. (رد المحتار، باب الإمامة: ۵۲۳/۱، ظفير (مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، انيس)

انگریزوں کے خانساموں کی نماز اور امامت درست ہے، یا نہیں:

سوال (۱) انگریزوں کے خانساماں کو جو کہ کھانا پکاتا ہے، خنزیر کا گوشت بھی پکانا اور کھلانا ہوتا ہے اور شراب تقسیم کرتا ہے، جب کہ یہ لوگ ایسا کام کرتے ہیں تو ان کی نماز وغیرہ قبول ہوتی ہے، یا نہیں؟

(۲)　اگر ان میں سے کوئی شخص قابل نماز پڑھانے کے ہو تو اس کی نماز جائز ہے، یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــــــ

(۱)　چوں کہ وہ لوگ اسلام میں داخل ہیں، اس لیے نماز، روزہ ان کا قبول ہے، گناہ سے توبہ کرتے رہیں۔

(۲)　امام بنانا ایسے شخص کو مکروہ ہے؛ لیکن نماز اس کے پیچھے بہ کراہت درست ہے۔(۱) فقط

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۲۴۸/۳)

کمیونسٹ کو ووٹ دینے والے کی امامت:

سوال (۱) کمیونسٹ پارٹی کا ممبر بننا اور اس کو کامیاب بنانے کے لیے ووٹ دینا جائز ہے کہ نہیں؟ اور ووٹ دینے والے کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟

(۲)　زید کمیونسٹ ٹکٹ سے ٹاؤن ایریا کا ممبر ہے اور اس کا حمایتی بھی ہے، اس کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟

(۳)　بکر حافظ قرآن اور کمیونسٹ امیدوار کو کامیاب بنانے کے لیے ووٹ بھی دیا ہے، اس کے پیچھے نماز تراویح پڑھنا کیسا ہے؟　　(خریدار نمبر: ۱۰۷۷)

الجواب ــــــــــــــــــــــــ حامدًا و مصلیًا

کمیونسٹ اپنی اصل کے اعتبار سے مذہبِ اسلام کے مخالف ہیں،(۲) اور ان کی اس اصل کی پابندی کرتے ہوئے ان کی پارٹی کا ممبر بننا مذہبِ اسلام کی مخالفت کرنا ہے، ان کو ووٹ دینا ایک مذہبِ اسلام کے مخالف کو ووٹ دینا ہے،(۳) اس بات کو سمجھتے اور اعتقاد کرتے ہوئے ممبر بننے والے اور اس کو ووٹ دینے والے کو امام بنانا درست نہیں۔(۴)

---

(۱)　ویکره إمامة عبد،إلخ، وفاسق، (الدر المختار علی هامش ردالمحتار ،باب الإمامة: ۵۲۳/۱ ،ظفیر (مطلب فی تکرار الجماعة فی المسجد،انیس)

(۲)　إن المنافق غیر معترف بنبوة نبیناصلی الله علیه و سلم،والدهری کذالک مع إنکاره إسناد الحوادث إلی الصانع المختار سبحانه وتعالٰی". (ردالمحتار، کتاب الحدود ،باب المرتدین: ۲۴۱/۴ ،سعید (مطلب فی الفروق بین الزندیق و المنافقین و الدهری و الملحد،انیس)

(۳)　(وقوله تعالٰی: ﴿وتعاونوا علی البر والتقوی﴾ یقتضی ظاهره إیجاب التعاون علی کل ما کان طاعة الله تعالٰی؛ لأن البر هو طاعات الله".

==

بعض آدمی مذہبِ اسلام کے معتقد اور پابند ہو کر بھی بعض سیاسی اور وقتی مصالح کی بنا پر کمیونسٹ، یا کسی اور مخالف اسلام پارٹی کے ٹکٹ پر ممبر بنتے ہیں اور ان کی اس مصلحت کے پیش نظر سچے پکے مسلمان ان کو ووٹ دیتے ہیں، ان کا یہ حکم نہیں؛ لیکن ان کی اس روش سے ایک مخالفِ اسلام پارٹی کو فروغ ہو کر اقتدار حاصل ہوتا ہے، جس سے بہت سے لوگوں کو غلط فہمی پیدا ہوگی اور کمیونسٹ پارٹی کو اسلام کے خلاف نہیں؛ بلکہ موافق سمجھیں گے اور جب ایسے لوگ ممبر بن جائیں گے تو وہ کمیونسٹ، جنہوں نے ان کو واقعۃً کمیونسٹ سمجھ کر ووٹ دیا ہے، ان سے اپنے ایسے مطالبات منظور کرائیں گے جو کہ اسلام کے مخالف ہوں گے، اگر یہ اس میں کوشش نہیں کریں گے تو ووٹ دینے والے ان کو غدار اور مکار قرار دیں گے اور یہ غداری ومکاری سب اسلام کے سر رکھی جائے گی اور آئندہ نہ ایسے ممبر پر کبھی اعتماد ہوگا اور نہ ایسے ووٹ دینے والوں پر جو کمیونسٹ پارٹی کا سہارا لے کر ایک مسلمان کو ممبر بنائیں۔

نیز یہ عمل ایک شریف سچا آدمی کبھی اختیار نہیں کر سکتا کہ خود مسلمان ہو اور دنیا کو دھوکہ دے کر اپنے آپ کو کمیونسٹ ظاہر کرے اور ووٹ حاصل کرے، ایسے شخص پر اس کا ضمیر انتہائی ملامت کرے گا، اسلام میں ایسے عمل کی ہرگز اجازت نہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے والے جو لوگ ضمیر کے خلاف کہتے اور عمل کرتے تھے ان کی سخت مذمت قرآن پاک وحدیث شریف میں آئی ہے، ایسے لوگوں پر نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اعتماد تھا نہ خود ان کی پارٹی کو، ان لوگوں کا حال یہ تھا: ﴿**مذبذبین بین ذلک، لاإلیٰ هؤلاء ولاإلیٰ هؤلاء**﴾(سورۃ النساء:۱٤۳)

تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: (جواہر الفقہ ، انتخابات میں ووٹ اور ووٹر اور امیدوار کی حیثیت: ۲۹۵/۲، مکتبہ دار العلوم کراچی) فقط واللہ اعلم (فتاویٰ محمودیہ: ۸۷/۶-۸۸)

ظالم کے لیے دعائے خیر کرنے والے کی امامت درست ہے، یا نہیں:

سوال: جو ہندو اپنی رعیت پر ظلم وستم کرتا ہے، وہ اگر بیمار ہو جائے اور کوئی مسلمان بطمع دنیاوی اس کے لیے دعائے خیر اور ختم جلالی پڑھ کر شفا کی دعا کرے، اس کے لیے کیا حکم ہے، نماز اس کے پیچھے جائز ہے، یا نہیں؟

الجواب

ظالم کے لیے دعا خیر جائز نہیں ہے، اور ظالم کی مدد کرنا ظلم پر، حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔

== وقولہ تعالیٰ: ﴿ولاتعاونوا علی الإثم والعدوان﴾ نهی عن معاونة غيرنا علیٰ معاصی اللّٰہ تعالیٰ". (أحكام القرآن للجصاص: ٤٢٩/٢، قديمی)

(۴) ویکرہ إمامة عبد وأعرابی وفاسق وأعمیٰ". (الدر المختار)

"فإن أمكن الصلاة خلف غيرهم فهو أفضل، وإلا فالاقتداء أولیٰ من الإنفراد". (ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب الإمامة: ٥٥٩/١، سعيد) (مطلب فی تكرار الجماعة فی المسجد، انيس)

وعن أوس بن شرحبيل رضى اللّٰه عنه أنه سمع رسول الله صلى اللهعليه وسلم يقول: ”من مشٰى مع ظالم، ليقويه وهويعلم أنه ظالم فقد خرج من الإسلام.{رواه البيهقى}(۱)

پس جو شخص جان بوجھ کر ظالم کے لیے دعائے خیر کرتا ہے اور اس ظلم میں اس کی مدد کرتا ہے، وہ فاسق ہے، اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے، (۲) **إلاأن يتوب. فقط** (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۱۹۸/۳-۱۹۹)

امن سبھا کے ممبر کی امامت:

سوال: منجانب گورنمنٹ جو امن سبھا قائم ہوئی ہے، اس میں چندہ دینا اور ممبر بننا کیسا ہے اور جو لوگ ممبر بن چکے، ان کیلئے کیا حکم ہے اور نماز ان کے پیچھے جائز ہے، یا نہیں؟

الجواب

اس میں چندہ دینا اور ممبر بننا اور کوشش کرنا خلاف میں درست نہیں ہے اور وہ درحقیقت شوکت اسلام وخلافت اسلامیہ کو مٹانے کی کوشش کرتے ہیں، ایسے لوگوں کا حال نہایت خطرناک ہے اور ان کو امام بنانا مکروہ ہے۔ (۳)
فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۱۵۵/۳-۱۵۶)

☆☆☆

---

(۱) مشكاة المصابيح، باب الظلم، الفصل الثالث. ص: ٤٣٦، ظفير (كتاب الآداب، رقم الحديث: ٥١٣٥، انيس)

(۲) ويكره إمامة عبد، إلخ، وفاسق. (الدر المختار)

وأن كراهة تقديمه كراهة تحريم. (ردالمحتار، باب الإمامة: ٥٢٣/١، ظفير (مطلب فى تكرار الجماعة فى المسجد، انيس)

(۳) ﴿وَلاَ تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾ (سورة النساء:)

ويكره تقديم الفاسق أيضاً لتساهله فى الأمور الدينية. (غنية المستملى، ص: ٣٥١، ظفير)

یہ ۱۹۴۷ء سے قبل انگریزی حکومت کے زمانہ کی بات ہے۔ انیس

ووٹ کے سلسلہ میں قابل غور بات یہ ہے کہ ووٹ ایک طرح کی شہادت دینا ہے کہ فلاں امیدوار اپنی شرعی ومعاشرتی ذمہ داریاں بخوبی نبھا سکتا ہے، لہذا ووٹ نہ ڈالنا ایک طرح کا گناہ ہے، اس لیے بڑھ چڑھ کر ووٹ میں حصہ لینا چاہئے، مسلمانوں کی حیثیت سے ہماری ذمہ داری بنتی ہے کہ ہم نیکی کی حمایت کریں اور بدی کی مخالفت، اس لیے ہمارا فرض بنتا ہے کہ بااصول اور اچھے امیدوار کو ووٹ دیں۔ انیس

شرعی مسئلہ نہ ماننے والے کی امامت

غیر شرعی افعال کے مرتکب کی اقتدا کا حکم:

سوال: کیا اس شخص کی اقتدا جائز ہے، جو کئی ایسے غیر شرعی افعال کا اعلانیہ ارتکاب کر رہا ہو، جن کا تعلق اس کی ذات سے ہو، مثلا: چوری کرنا، کسی کا حق غصب کرنا، جھوٹ بولنا، غیر محرم عورتوں سے میل جول، بے ریش لڑکوں سے بلاضرورت اختلاط وغیرہ اور وہ شرعی احکام کے تقدس اور عظمت کی رعایت بھی نہ کرتا ہو، بے حیائی کی مجالس میں اس کی آمد ورفت ہو، سینما گھروں میں آنا جانا ہو، یہاں تک کہ بعض اوقات سینما گھروں میں رسمی طریقہ پر ختم قرآن بھی کراتا ہو؟

الجواب

یہ سب کام امور فسقیہ ہیں، جب تک اس شخص کا یہ کردار ہو، یا اس میں یہ افعال موجود ہوں تو اس کی اقتدا مکروہ تحریمی ہے، اس کی جگہ کسی نیک شخص کی اقتدا کرنی چاہیے، البتہ اگر وہ توبہ کرلے تو اس کے بعد اس کی اقتدا میں کوئی حرج نہیں۔

قال ابن عابدين رحمه الله تحت هٰذا القول: (ويكره إمامة عبد وأعرابي وفاسق) أي من الفسق وهو الخروج عن الإستقامة، ولعل المراد به من يرتكب الكبائر كشارب الخمر، والزاني وآكل الربا ونحو ذلك. (۱) (فتاویٰ حقانیہ: ۳/۱۵۷-۱۵۸)

شریعت کو حکم نہ تسلیم کرنے والے کی امامت:

سوال: جو شخص مولوی اور واعظ ہو کر اپنے تنازعات کو بروئے شریعت حقہ تصفیہ کرانے سے گریز کرتا ہے؛ لیکن عوام کے دریافت کرنے پر کہتا ہے کہ میں شریعت پر فیصلہ کرنے پر تیار ہوں اور موقع پر کہتا ہے کہ اگر میں شریعت کو حکم مقرر کرلوں تو میرا نقصان ہے، لہٰذا ایسے شخص کے ایمان اور امامت کا کیا حکم ہے اور اس سے تعلق رکھنا اور امداد کرنا کیسا ہے؟

---

(۱) رد المحتار على الدر المختار، باب الإمامة: ۱/۱٦٠ (مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، انيس)

وفي الهندية: تجوز إمامة الأعرابي والأعمى أو العبد وولد الزنا والفاسق، كذا في الخلاصة، إلا أنها تكره، هٰكذا في المتون. (الفتاوىٰ الهندية، باب الإمامة: ۱/۸٥)

{فسق} ... أصله الخروج عن الاستقامة وسميت بها على الاستعارة لخبثهن. (مجمع بحار الأنوار، مادة فسق: ٤/۱۳۹، مجلس دائرة المعارف العثمانية حيدر آباد. انيس)

الجواب

قال اللّٰہ تعالیٰ: ﴿فَلاَ وَرَبِّکَ لاَ یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لاَ یَجِدُوْا فِیْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجاً مِّمَّا قَضَیْتَ وَ یُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا﴾(۱)

پس جو شخص حکم شریعت پر رضامند نہ ہو اور دل سے اس کو قبول نہ کرے اس کے مومن نہ ہونے کی خبر جناب باری تعالیٰ نے دی ہے اور دوسری جگہ حکم الٰہی کے نہ ماننے والوں پر کفر وفسق کا حکم فرمایا ہے، پس وہ شخص جو فیصلۂ شریعت کو تسلیم نہیں کرتا اور اس کے مقابلہ میں فیصلۂ عدالت کو جو کہ خلافِ شریعت ہے ناطق سمجھتا ہے، ظالم وفاسق ہے اور اس کے کفر کا خوف ہے، لہٰذا شخص مذکور لائق امامت وتولیت کے نہیں ہے،(۲) اور ایسا شخص اگر تائب نہ ہو تو اس سے ارتباط واختلاط حرام ہے اور قطع تعلقات واجب ہے اور مدد کرنا کسی عاصی وفاسق کی اس کی معصیت اور فسق پر حرام ہے۔

قال اللّٰہ تعالیٰ: ﴿وَتَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی وَ لَاتَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾(۳) فقط

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۳/۱۷۹-۱۸۰)

شریعت پر رواج کو ترجیح دینے والے کی امامت وتولیت:

سوال: جو شخص عالم اور اہل حدیث ہو کر اپنی بہنوں کو باپ کے ترکہ سے حصہ نہ دے اور کہے کہ ہم رواج کے پابند ہیں؛ اس لیے ہم شرعی حصص تقسیم نہیں کرتے؛ بلکہ اس کے ایما سے اس کے جاہل بھائی نے عدالت میں بیان کیا ہے کہ چوں کہ عورتیں ناقص العقل ہیں؛ اس لیے ان کے لیے کوئی حصہ اور ترکہ نہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَلاَ تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَکُمْ﴾(۴)

نیز ایک عالم کے دریافت کرنے پر کہ اگر تم اسی خیال میں مرگئے تو نجات کی کوئی صورت ہے، وہ جواب دیتا ہے کہ ہم جہنم کو جائیں گے؛ مگر یہ کام نہیں کریں گے، ایسے شخص کی امامت وتولیت مسجد، یا اس سے رشتہ وغیرہ کرنا کیسا ہے؟

الجواب

عورت کا حصہ نصف مذکر سے نص قطعی سے ثابت ہے، **کما قال اللّٰہ تعالیٰ: ﴿یُوْصِیْکُمُ اللّٰهُ فِیْ اَوْلاَدِکُمْ لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ﴾**(۵)

(۱) سورة النساء: ٦٥، الركوع: ٩، ظفير
(۲) أن كراهة تقديمه أى الفاسق كراهة تحريم. (ردالمحتار، باب الإمامة: ١/٥٢٣، ظفير)
(۳) سورةالمائدة: ٢، الركوع: ١، ظفير
(۴) سورة النساء: ٥. انيس
(۵) سورة النساء: ١١، الركوع: ٢، ظفير

پس عورتوں کے حصہ سے انکار کرنا نص قطعی سے انکار ہے، جو کہ کفر ہے اور آیۃ ﴿وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمْ﴾ (الآیۃ)(۱) سے اس بارے میں استدلال کرنا سخت جہالت ہے اور گمراہی ہے اور مقابلہ ہے، نص قطعی کا اپنے خیال باطل سے اور یہ قول اس کا کہ ہم جہنم میں، الخ، کفر صریح ہے۔ شرح فقہ اکبر میں ہے:

" ومن قال لمن يأمر بالمعروف وينهى عن المنكر: لماذا أعرف العلم؟ أو لماذا أعرف الله؟ إني وضعت نفسي للجحيم أو قال: أعددت نفسي للجحيم، إلخ، كفر، أي لأنه أهان الشريعة، أو أيس من الرحمة فكلاهما كفر". (شرح الفقه الأكبر)(۲)

پس شخص مذکور کو امام اور متولی بنانا اور اس سے تعلق رکھنا اور رشتہ قائم رکھنا سب حرام اور ناجائز ہے۔ فقط (فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۱۸۰/۳-۱۸۱)

جرگے کا فیصلہ مقدم ہے، یا با جماعت نماز:

سوال (۱) نماز کا وقت ہوگیا تھا اور مولوی صاحب مسجد کے سامنے جرگہ میں بیٹھے تھے، مولوی صاحب کو دوبار آواز دی گئی کہ نماز کا وقت ہوگیا ہے، لوگ انتظار کر رہے ہیں، اس پر مولوی صاحب نے کہا کہ فرض نماز سے پہلے جرگہ کا فیصلہ اہمیت رکھتا ہے، آئندہ ایسے مولوی صاحب کی اقتدا جائز ہے، یا نہیں؟

(۲) عصر کی نماز کی جماعت کھڑی تھی، مولوی صاحب خود جماعت کرا رہے تھے، محلّہ میں شور جھگڑا ہوگیا، مولوی صاحب نماز فوراً توڑ کر مسجد سے باہر بھاگ گئے، ایسے مولوی صاحب کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟

الجواب

(۱) جرگے (۳) کا فیصلہ کرنے کے لیے جماعت ترک کرنا جائز نہیں ہے، الا یہ کہ مسئلہ ایسا ہو کہ اس وقت فیصلہ بیچ میں چھوڑ دینے سے کسی بڑے فتنے فساد کا اندیشہ ہو، لہٰذا مسئلے کا جواب اس فیصلے کی صحیح نوعیت پر موقوف ہے۔

(۲) صورتِ مسئولہ میں نماز توڑنا جائز نہیں تھا، جن امام صاحب نے ایسا کیا، انہیں اپنے اس عمل پر توبہ واستغفار کرنا چاہیے، (۴) اور وہ ایسا کرلیں تو ان کے پیچھے نماز پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ واللہ اعلم

احقر محمد تقی عثمانی عفی عنہ، ۱۳۹۶/۱۰/۱۵ھ۔ (فتویٰ نمبر ۲۳۴۶/۲۷ھ) (فتاویٰ عثمانی: ۴۴۳/۱)

(۱) سورة النساء: ٥، الركوع: ١، ظفير

(۲) شرح الفقه الأكبر، قبيل فصل في الكفر صريحة و كناية، ص: ٢١٥، ظفير (فصل في العلم والعلماء، انيس)

(۳) جرگہ پشتو زبان میں اسمبلی یا پنچایت کو کہتے ہیں، یہ ایک روایتی پنچایت ہوتا ہے، جرگے میں جو سردار یا بڑے ہوتے ہیں ان کو جرگہ مشران کہتے ہیں، وصیت، طلاق، منگنی، قتل، شید چوٹ اور فتنہ وفساد کے مقدمات کے فیصلے صادر کرتے تھے، جرگے کا کوئی تحریری دستور یا قانون نہ تھا، بلکہ عموماً ہر قسم کے تنازعے کے لیے روایتی سزائیں مقرر تھیں، اکثر امور شرعی قانون کے مطابق حل ہوتے تھے؛ لیکن بعض امور میں مقامی رسم کو ترجیح دی جاتی تھی، جرگے کے ارکان نامزد ہوتے تھے اور صدر کوئی اعلیٰ سرکاری افسر جس کا تعلق قانون اور امن سے ہو، جیسے مجسٹریٹ یا پولیٹکل ایجنٹ وغیرہ۔

(۴) ... أن قطع الصلاة لا يجوز إلا لضرورة، الخ. (البحر الرائق، باب إدراک فريضة الصلاة: ٧٧/٢، دار الكتاب الإسلامي بيروت. انيس)

==

فتویٰ کی خلاف ورزی کرنے والے کی امامت:

سوال: امام جامع مسجد نے جمیع علمائے کرام کے فتوے کے خلاف اور تمام مسلمانوں کی مرضی کے خلاف جامع مسجد میں دشمنانِ اسلام کی خوشی کے لیے روشنی کی، جس سے تمام مسلمانانِ شہر کی بدنامی ہوئی۔

(۲) خطبہ سے پیشتر منبر پر چڑھ کر مغلظات فاحشہ بکی ہوں۔

(۳) تمام نمازیوں کے روبرو جامع مسجد میں صرف اپنی برأت کے لیے حلفیہ بیان کیا اور وہ بالکل غلط اور جھوٹ ثابت ہوا، ایسے امام کے پیچھے نماز جائز ہے، یا نہیں؟ اس کو معزول کر کے دوسرا امام مقرر کرنا ضروری ہے، یا نہیں؟

الجواب

ایسا شخص لائق امام بنانے کے نہیں ہے؛ بلکہ معزول کرنے کے لائق ہے، نماز اس کے پیچھے مکروہ ہے، پس اس کو معزول کر کے دوسرا امام صالح و عالم مسائل شریعت مقرر کرنا چاہیے،(۱) مگر یہ کہ وہ امام اپنی حرکاتِ شنیعہ سے باز آوے اور توبہ کرے تو اس کو امامت پر قائم رکھ سکتے ہیں۔(۲) فقط (فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۱۶۴/۳۔۱۶۵)

مسئلوں کا جو انکار کرے، اس کی امامت:

سوال: جو مولوی خلاف شریعت باتیں سن کر چپ رہے، گویا لوگوں کے لحاظ سے جو مسئلہ حق ہووے، اس کو چھپاوے اور شریعت کی بے ادبی کرے اور یہ کہے کہ فتویٰ شریعت میرا کیا کر سکتا ہے، ایسے شخص کے پیچھے نماز جائز ہے، یا نہیں؟

الجواب

ایسے شخص کے پیچھے نماز نہ پڑھنی چاہیے، جو کہ شریعت کے مسئلوں کو نہ مانے اور بے ادبی کے الفاظ کہے۔(۳) فقط

(فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۱۲۰/۳۔۱۲۱)

== (یجب قطع الصلاة)ولو فرضا (باستغاثة)شخص (ملهوف) لمهم أصابه كما لو تعلق به ظالم أو وقع فی ماء أو صال عليه حيوان فاستغاث (بالمصلی)أو بغيره وقدر علی الدفع عنه و(لا)يجب قطع الصلاة (بنداء أحد أبويه) من غير استغاثة لأن قطع الصلاة لا يجوز إلا لضرورة.(مراقی الفلاح شرح نور الإيضاح،فصل فيما يجب قطع الصلاة وما يجيزه: ۱۳۷۔۱۳۸،المكتبة العصرية.انيس)

(۱) ويكره إمامة عبد،إلخ، وفاسق.(الدر المختار علیٰ هامش ردالمحتار،باب الإمامة: ۵۲۳/۱،ظفير)

(۲) قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم:''التائب من الذنب كمن لاذنب له''.(مشكاة المصابيح،باب التوبة والاستغفار: ۳۰۶،ظفير)(كتاب الدعوات،الفصل الثالث،رقم الحديث: ۲۳۶۳،انيس)

(۳) ويكره إمامة عبد،إلخ، وفاسق.(الدر المختار علیٰ هامش ردالمحتار،باب الإمامة: ۵۲۳/۱،ظفير)

شرح فقہ اکبر صفحہ: ۵۱۳ میں ہے:

''من أهان الشريعة أو المسائل التی لابد منها،كفر''.(ظفير)(فصل فی العلم والعلماء،انيس)

شرعی مسئلے کو نہ ماننے والے کی امامت کا حکم:

سوال: زید کسی جامع مسجد میں امام ہے، اس میں مندرجہ ذیل عیوب موجود ہیں:

(۱) جملہ مقتدی اس سے ناراض ہیں، ناراضگی دنیوی کاموں پر ہے، سوائے متولی کے جو کہ اس سے مجبور ہے، اس ناراضگی کی وجہ سے محلّہ کے لوگوں نے اسے لاٹھی بھی ماری، پھر بھی وہ پیش امام ہے۔

(۲) مقتدیوں پر بہتان اور ان کے عیوب کو افشاء کرنا، اس پیش امام کی عادت ہے۔

(۳) غرور سے اتنا بھرا ہوا ہے کہ اگر نماز میں کوئی خلل واقع ہو، خود نہیں جانتا اور اگر مقتدی کسی صاحب علم سے مسئلہ معلوم کر کے بتائیں تو ان کی باتوں کو نہیں مانتا، علما کو غلط کہتا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ ایسا امام امامت کا حقدار ہے، یا اس کو مسجد سے نکال دیں؟

الجواب

اگر سوال میں درج شدہ واقعات درست ہیں؛ یعنی امام خود عالم نہیں ہے اور علما کے بتائے ہوئے مسئلے کو مانتا نہیں اور مسلمانوں پر بہتان لگاتا ہے تو اسے مقتدیوں کی امامت سے الگ ہو جانا چاہیے؛ کیوں کہ حدیث میں ایسے شخص کی امامت پر اصرار کرنے پر وعید آئی ہے، (۱) اگر وہ خود مستعفی نہ ہو تو متولی مسجد کو بھی اختیار ہے کہ وہ اسے معزول کر دے۔ واللہ سبحانہ اعلم

احقر محمد تقی عثمانی عفی عنہ، ۱۹/۱۱/۱۴۰۱ھ۔ (فتویٰ نمبر ۷۷۰/۲۳/ ج) (فتاویٰ عثمانی: ۴۱۵/۱-۴۱۶)

(۱) وفي الدر المختار، ۵۵۹/۱ (طبع سعيد): ولو أم قوماًوهم له كارهو ن،لأن الكراهة لفسادفيه أو لأنهم أحق بالإمامة منه كره له ذلك تحريما لحديث أبي داؤد "لايقبل الله صلاة من تقدم قومًا و هم له كارهون".

(عن عبدالله بن عمرو أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقول: ثلاثة لا يقبل الله منهم صلاة، من تقدم قوماً وهم له كارهون، الخ. (سنن أبي داؤد، باب الرجل يؤم القوم وهم له كارهون (ح: ۵۹۳)/المعجم الكبير للطبراني، عمران بن عبدالمغافري عن عبدالله بن عمرو (ح: ۱۷٦)/مسند ابن أبي شيبة، حديث سلمان الفارسي (ح: ۴۵۳)/سنن ابن ماجة، باب من أم قوماً وهم له كارهون (ح: ۹۷۰)/صحيح ابن خزيمة، باب الزجر عن إمامة المرء من يكره إمامته (ح: ۱۵۱۸) عن عطار بن دينار الهذلي مرسلاً. انيس)

وفيه أيضاً: ۵۵۷/۱:

والأحق بالإمامة تقديماً بل نصبًا مجمع النهر الأعلم بأحكام الصلاة فقط صحة وفساداً بشرط اجتنابه للفواحش الظاهرة.

وفي البحر الرائق: ۳۴۸/۱ (طبع مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ):

وأما الكراهة فمبينة على قلة رغبة الناس في لإقتداء بهؤلاء فيؤدي إلى تقليل الجماعة المطلوب تكثيرها تكثير الأجر. (كتاب الصلاة، باب الإمامة، انيس)

غلط مسئلہ بتانے والے کی امامت:

سوال: جوشخص اکثر مسئلہ غلط بتاتا ہواور اپنے اندر عالم ہونے کا فخر رکھتا ہوتو اہلِ محلّہ کو اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے، یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــ حامدًا و مصليًا

اگر نماز صحیح پڑھادی تو نماز ادا ہو جائے گی، اگر غلط پڑھائی تو غلط ہوگی، اکثر مسئلہ غلط بتانے میں ہر نماز کے متعلق احتمال رہے گا، جب صحیح مسائل جاننے والا اور بتانے والا موجود ہوتو غلط مسئلہ بتانے والے کو امام نہ بنایا جائے۔(۱) فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۹/۱۰/۱۳۹۲ھ۔ (فتاویٰ محمودیہ:۶/۱۴۸)

احکام شریعت پس پشت ڈالنے والے کی امامت کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک شخص مسئلہ وراثت میں شریعت کی طرف استفتا کرتا ہے؛ مگر ایک مولوی صاحب کہتا ہے کہ اس شرعی مسئلہ کو نہ چھیڑو؛ کیوں کہ اس میں اس کا ذاتی نقصان تھا؛ لیکن مدعی نے شرعی استفتا حاصل کرلیا، جس کی پاداش میں مولوی صاحب نے ساری برادری کو مدعی کے خلاف کر کے ایک فتنۂ عظیم بنادیا، جس پر بہت سے فسادات خلاف شریعت رونما ہونے لگے۔ کیا ایسے مولوی سے جو رواج کا پابند ہواور شریعت کو پسِ پشت ڈالے؛ بلکہ کتمان شریعت کی تبلیغ کرتے ہوئے اپنی پارٹی بنائے، اس سے عام مسلمین کا تعلقات رکھنا، یا اس کو امام نماز بنانا، یا اس کا وعظ سننا، یا اس سے اپنے بچوں کو تعلیم دلوانا، درست ہے؟ بینوا توجروا۔

---

(۱) والأحق بالإمامة الأعلم بأحكام الصلاة فقط صحة وفساداً بشرط اجتنابه للفواحش الظاهرة، ثم الأحسن تلاوة وتجويداً للقراءة،ثم الأورع ،ثم الأسن،ثم الأحسن خلقاً،ثم الأحسن وجهاً،ثم الأشرف نسباً،ثم الأنظف ثوباً. (الدر المختار ،كتاب الصلاة،باب الإمامة: ۱/۵۵۷-۵۵۸،سعيد)

عن إبراهيم قال:يؤم القوم أقرؤهم لكتاب الله فإن كانوا فى القراءة سواء فأقدمهم هجرة فإن كانوا فى الهجرة سواء فأقدمهم سنا.

قال محمد:وبه نأخذ،وإنما قيل أقرؤهم لكتاب الله،لأن الناس كانوا فى ذلك الزمان أقرؤهم لكتاب الله أفقههم فى الدين،فإذا كانوا فى هذا الزمان على ذلك فليؤمهم أقرؤهم فإن كان غيره أفقه منه واعلم بسنة الصلاة وهو يقرأ نحوا من قراءته فأفقهما واعلمهمابسنة الصلاة أولاهما بالإمامة وهو قول أبى حنيفة رحمه الله.(كتاب الآثار لمحمد بن الحسن،باب الرجل يؤم القوم أو يؤم الرجلين (ح: ۹۱):۱۹۷،دارالكتب العلمية بيروت.انيس)

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــــــــــ

اگر واقعہ ایسا ہے، جو سوال میں درج ہے تو واقعی ایسے شخص کے ساتھ تعلقات اور اس کی امامت جائز نہیں؛(۱) لیکن واقعہ کی تحقیق مقامی طور پر کرلی جاوے، اگر استفتا کا مضمون درست نہ ہو تو مفتی اس کا ذمہ دار نہیں۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ، مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان۔ (فتاویٰ مفتی محمود: ۲۳۲/۲-۲۳۳)

فتویٰ صحیح سمجھنے کے باوجود اس پر عمل نہ کرنے والے کی امامت:

سوال: میں اپنی آنکھیں بنوانے کے سلسلے میں تیار ہی تھا کہ اتنے میں رجعت نامہ مل گیا، مرتکبین جرم کو سنایا گیا؛ لیکن ان پر جہل اس قدر غالب ہے کہ کسی مفتی کے فتویٰ پر عمل نہیں کرتے اور صاف انکار کر دیا کہ ہم توبہ نہیں کریں گے، ہندوستان کے مفتیوں کے خلاف ہیں، ایسی صورت میں ان پر شرعاً معصیت عائد ہوتی ہے، جو فسق پر دلالت کرتی ہے، مسلمانوں کی کوئی حکومت نہیں ہے اور نہ پنچائت ہی قائم رہی، کوئی کسی کی نہیں سنتا اور سخن پروری مسلط ہو چکی ہے، اب ان کی امامت کا کیا حکم ہے اور ایسے لوگوں سے معاملات رکھنے چاہئیں، یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــــــــــ حامدًا و مصليًا

فتویٰ کو صحیح سمجھنے کے باوجود اس کو تسلیم نہ کرنا بڑا جرم ہے، جس کی سخت سزا ہے۔(۲)

---

(۱) عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: من كتم علماً تلجم بلجام من نار يوم القيامة. (صحيح ابن حبان،ذكر إيجاب العقوبة في القيامة على الكاتم العلم الذى يحتاج إليه في أمور المسلمين (ح: ۹۵)/مصنف ابن أبي شيبة،في الرجل يكتم العلم (ح: ٢٦٤٥٤)/مسند الإمام أحمد،مسند أبي هريرة رضي الله عنه (ح:١٠٤٨٧)انيس)

عن عبدالله بن عمرو بن العاص رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال:من كتم علماً ألجمه الله يوم القيامة بلجام من نار.(المستدرك للحاكم: ١٨٢/١،رقم الحديث: ٣٤٦،دار الكتب العلمية بيروت.انيس)

في المقاصد الحسنة للسخاوى:"من كتم علما يعلمه ألجم يوم القيامة بلجام من نار"لجماعة وحسنه الترمذى وصححه الحاكم ويشتمل الوعيد حبس الكتب عن الطالب لا سيما عند عدم التعدد والابتلاء هذا كثير.(مرقاة المفاتيح، كتاب العلم: ٣٠٤/١،دار الفكر بيروت.انيس)

(۲) "إذا جاء أحد الخصمين إلى صاحبه بفتوى الأئمة ، فقال صاحبه:ليس كما أفتوا أوقال: لانعمل بهذا، كان عليه التعزير،كذا في الذخيرة ".(الفتاوىٰ الهندية ، كتاب السير ، باب أحكام المرتدين ، ومنها مايتعلق بالعلم والعلماء: ٢٧٢/٢،رشيدية)

إذا أخذ رجل في حادثة فتوى العلماء وجاء إلى خصمه فقال:أنا لا أعمل عليه أو قال:ليس كما أفتوا وهو جاهل إن ذكر أهل العلم بالتحقير ، وجب عليه التعزير، وإذا قذف بالتعريض ، وجب التعزير،كذا في الحاوى القدسى.(الفتاوىٰ الهندية،فصل في التعزير: ١٦٨/٢-١٦٩،دار الفكر بيروت.انيس)

امامت کا منصب تو جلیل القدر منصب ہے، ایسا آدمی اس کا اہل نہیں،(۱) البتہ کسی اہل علم کے نزدیک اس کے علم وبصیرت کی روشنی میں فتویٰ ہی صحیح نہ ہو، یا اس کے نزدیک غلط ہی سوال قائم کیا گیا ہو تو اس کا حکم یہ نہیں، توبہ واستغفار بہرحال امر خیر ہے، جس کا حکم نصِ قطعی میں موجود ہے،(۲) اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بکثرت منقول ہے۔(۳) فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفا اللہ عنہ، دار العلوم دیوبند، ۱۳۹۵/۴/۲۴ھ۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۶/۷۵-۷۶)

---

(۳) قال اللّٰه تعالیٰ: ﴿إني جاعلک للناس إماماً﴾ (سورة البقرة: ١٢٤)

"وذا ثبت أن اسم الإمامة يتناول ما ذكرناه، فالأنبياء عليهم السلام في أعلىٰ رتبة الإمامة، ثم الخلفاء الراشدون بعد ذلک، ثم العلماء والقضاة العدول ومن ألزم اللّٰه تعالىٰ الاقتداء بهم، ثم الإمامة في الصلاة ونحوها". (أحكام القرآن للجصاص: ١/٩٧-٩٨، قديمي)

والصحيح في الأثر والنظر ارتباط صلاة المأموم بصلاة الإمام فإن الإمام جعل ليؤتم به ويقتدى بأفعاله قال اللّٰه تعالىٰ: ﴿إني جاعلک للناس إماماً﴾ أي يأتمون بک هذا حقيقة الإمام لغة وشرعا فمن خالف إمامه لم يكن متبعا له. (اللباب في الجمع بين السنة والكتاب، باب من اقتدى بإمام ثم علم أنه محدث: ١/١٦٥، دار القلم. انيس)

(۱) قال اللّٰه تعالىٰ ﴿يأيها الذين آمنوا توبوا إلىٰ اللّٰه توبةً نصوحاً﴾ (سورة التحريم: ٨)

﴿توبوا الى اللّٰه﴾ يقول: ارجعوا من ذنوبكم إلى طاعة اللّٰه وإلى ما يرضيه عنكم ﴿توبة نصوحاً﴾ يقول: رجوعا لا تعودون فيها أبداً. (تفسير الطبرى، سورة التحريم: ٢٣/٤٩٣، مؤسسة الرسالة. انيس)

عن عبد اللّٰه في قوله: ﴿توبوا الى اللّٰه توبة نصوحاً﴾ قال: التوبة النصوح أن يتوب ثم لا يعود. (مسند الإمام أحمد، كلام بن مسعود رضى الله عنه (ح: ٣٤٥٦٠) انيس)

(۲) عن أبي هريرة رضي اللّٰه عنه قال: قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم: "واللّٰه إني لأستغفر اللّٰه وأتوب إليه في اليوم أكثر من سبعين مرة". (مشكوٰة المصابيح، كتاب الدعوات، باب الاستغفار، ص: ٢٠٣، قديمي) (صحيح البخاري، باب استغفار النبي صلى اللّٰه عليه وسلم (ح: ٦٣٠٧) / سنن الترمذي، باب ومن سورة محمد صلى اللّٰه عليه وسلم (ح: ٣٢٥٩) / السنن الكبرىٰ للنسائي، كم يتوب في اليوم (ح: ١٠١٩٤) / شرح معاني الآثار، باب الرجل يقول أستغفر الله وأتوب إليه (ح: ٦٩٥١) / صحيح ابن حباب، ذكر البيان بأن هذا العدد الذي ذكرناه لم يكن بعدد لم يزد عليه المصطفى صلى اللّٰه عليه وسلم (ح: ٩٢٥) / مسند الشاميين للطبراني (ح: ٣٠٤٠) / عمل اليوم والليلة لابن السني، باب الاستغفار في اليوم سبعين مرة (ح: ٣٦٧) / انيس)

عن أبي بردة يقول: سمعت رجلا من جهينة يقال له الأغر من أصحاب النبي صلى اللّٰه عليه وسلم يحدث عن ابن عمر أنه سمع رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم يقول: يا أيها الناس توبوا إلى ربكم فإني أتوب إليه كل يوم مائة مرة. (صحيح ابن حبان، ذكر الأمر بالاستغفار للّٰه عزوجل (ح: ٩٢٩) / مصنف ابن أبي شيبة، ماذكر في الاستغفار (ح: ٢٩٤٤٤) / مسند الإمام أحمد، حديث الأغر (ح: ١٧٨٤٧) انيس)

لالچ کی وجہ سے غلط فیصلہ کرنے والے کی امامت:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماءِ دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہمارے گاؤں سر بلند پورہ کے خطیب ... دوفریقوں کا ثالث مقرر ہوا، لالچ کی وجہ سے شرعی فیصلہ کے بجائے غیر شرعی فیصلہ کیا اور لوگوں کو ظاہر کیا کہ یہ فیصلہ شرعی ہے، حالاں کہ وہ دھوکہ اور فراڈ تھا، جب اس فیصلہ کو قاضی غلام سرور آف بڈنی کو پیش کیا گیا تو یہ ثالث اپنے فراڈ (دھوکہ) کی وجہ سے حاضر ہونے سے انکاری ہوا اور حاضری نہیں دی۔ کیا ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے؟ بینوا توجروا۔

(المستفتی: حاجی سفید گل سر بلند پورہ پشاور، ۲۱/ذی الحجہ ۱۴۰۲ھ)

الجواب

چونکہ اس مسئلہ متنازع فیہا میں حصص شرعی معلوم اور متیقن ہیں اور فائل میں تحریر شدہ ہیں تو اگر اس مصالح خطیب نے بلا رضا مندی طرفین یہ فیصلہ کیا ہو تو فیصلہ نامنظور اور کالعدم ہے اور فراڈ کرنے کی صورت میں نیک لوگوں کی نماز اس کے پیچھے مکروہِ تحریمی ہے۔ (۱) وہو الموفق (فتاویٰ فریدیہ: ۲/۳۷۷)

مسئلہ تنسیخ نکاح کے منکر کی امامت جائز ہے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماءِ دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو عدالت کی بار بار تنبیہات کے وجود آباد نہیں کیا اور کیس کی پیروی بھی نہیں کرتا، بالآخر عدالت نے تنسیخ نکاح کی ڈگری جاری کردی، بندہ نے دیوبند، سہارنپور، دہلی، کراچی، ملتان اکوڑہ خٹک وغیرہ سے استفتاءات کئے کہ بصورتِ مذکورہ شرعاً طلاق ہوئی، یا نہیں؟ تو سب نے لکھا کہ طلاق ہوئی ہے اور عدت کے بعد دوسری جگہ نکاح جائز ہے تو بندہ نے دوسری جگہ نکاح پڑھ دیا، اب ہمارے امام مسجد نے کہا کہ تنسیخ نکاح ہمارے مذہب میں نہیں ہے، لہٰذا یہ دوسرا نکاح حرام ہے، اب استفتا یہ ہے کہ جب مفتیوں نے فتویٰ دیا اور بعد عدت کے جائز سمجھ کر نکاح کیا تو اس کو حرام کہنے والے کے پیچھے شرعاً نماز مکروہ ہے، یا نہیں؟ بینوا توجروا۔ (المستفتی: نامعلوم......)

---

(۱) قال العلامة الحلبی: كذا فی الفتاوىٰ الحجة وفيه إشارة إلىٰ إنهم قدموا فاسقاً يأثمون بناءً علىٰ أن كراهة تقديمه كراهة تحريم. (الشرح الكبير، ص: ٤٧٥، فصل فی الإمامة)

(وكره إمامة العبد) ... ((والفاسق) لأنه لا يهتم لأمر دينه ولأن فی تقديمه للإمامة تعظيمه وقد وجب عليه إهانته شرعاً. (تبيين الحقائق، الأحق بالإمامة: ١/١٣٤، بولاق. انيس)

الجواب

اگرضرورت شدیدہ (مثلاً: عصمت کا ڈر، یا نفقہ کا عدم انتظام) کی بنا پر یہ فسخ ہوا ہو تو یہ فسخ اور حاکم کا طلاق دینا صحیح ہے اور عدت کے بعد نکاح جائز ہے،(۱) اور اس کو غلط سمجھنے والا مولوی غلطی پر ہے، اس کے پیچھے اقتدا کرنے میں کوئی نقصان نہیں ہے؛ کیوں کہ یہ مولوی اصل مذہب (۲) کی بنا پر حق بجانب ہے، اگرچہ جمِ غفیر کے فتویٰ پر بے اعتمادی کرنے سے غلطی پر ہے۔ وہوالموفق (فتاویٰ فریدیہ:۳۵۰/۲)

☆☆☆

(۱) الحيلةالناجزة للشيخ أشرف على التهانوى،ص: ۲۹،جزدوم، تفريق الزوجين بحكم حاكم

(۲) (ولا يفرق)أى لايفرق القاضى بين الزوجين (لعجزه عن النفقة)لأن التفريق إبطال حقه وفى عدمه تأخير حقها والثانى أحق صدرا من الأول فكان أولٰى على أن غاية النفقة أن تكون ديناً فى الذمة وقد أعسر الزوج بها فكانت مأمورة بالانتظار بالنص.(النهر الفائق،باب النفقة: ۵۱۰/۲،دارالكتب العلمية بيروت.انيس)

(قوله ولا يفرق بينهما بعجزه عنها)أى غائباً كان أو حاضرا (قوله بأنواعها)وهى مأكول وملبوس ومسكن ح (قوله حقها)أى من النفقة وهو منصوب مفعول المصدر وهو ايفاء (قوله ولو مؤسراً)المناسب ولو معسراً لأنه إشارة إلى خلاف الشافعى رحمه اللّٰه والأصح عنده عدم الفسخ بمنع المعسر حقها كمذهبنا (قوله باعسار الزوج)مقابل قوله ولا يفرق بينهما بعجزه ط (قوله بتضررها بغيبته)أى تضرر المرأة بعدم وصول النفقة بسبب غيبته وفى بعض النسخ وبتعزرها بغيبته أى تعذر النفقة وهى أظهر وهذا مقابل قوله ولا إيفاء حقها والحاصل أن عند الشافعى إذا اعسر الزوج بالنفقة فلها الفسخ كذا إذا غاب وتعذر تحصيلها منه على ما اختاره كثيرون منهم لكن الأصح المعتمد عندهم ان لا فسخ مادام مؤسرا وإن انقطع خبره وتعذر استيفاء النفقة من ماله كما صرح به فى الأم،قال فى التحفة بعد نقله ذلك:فجزم شيخنا فى شرح منهجه بالفسخ خبر لا مال له حاضر مخالف للمنقول كما علمت،ولا فسخ بغيبة من جهل حاله يساراً وإعساراً بل لو شهدت بينة أنه غاب معسراً فلا فسخ ما لم تشهد باعساره الآن وإن علم استنادها للاستصحاب أو ذكرته تقوية لا شكّا كمايأتى،(قوله نعم لو أمر شافعياً)أى بشرط أن يكون مأذوناً له بالاستنابة،خانية، قال فى غررالذكار:ثم اعلم أن مشائخنا استحسنوا أن ينصب القاضى الحنفى نائباً ممن مذهبه التفريق بينهما إذا كان الزوج حاضراً وأبى عن الطلاق لأن دفع الحاجة الدائمة لا يتيسر بالاستدانة إذ الظاهر أنها لا تجد من يقرضهاوغنى الزوج مألا أمر متوهم فالتفريق ضرورى إذا طلبته،وإن كان غائبا لا يفرق لأن عجزه غير معلوم حال غيبته وإن قضى بالتفريق لا ينفذ قضاء ه لأنه ليس فى مجتهد فيه لأن العجز لم يثبت،اھ.

ونقل فى البحر اختلاف المشائخ وأن الصحيح كما فى الذخيرة عدم النفاذ لظهور مجازفة الشهود كما فى العمادية والفتح،الخ.(ردالمحتار،مطلب فسخ النكاح بالعجز عن النفقة،باب النفقة:۵۹۰/۳،دارالفكر.انيس)

جاہلانہ اور غلط رسم ورواج کرنے والے کی امامت

بارات میں باجہ لے جانے والے کی امامت:

سوال: اگر کوئی امام اپنے لڑکے کی شادی میں باجہ لے جاوے اور یہ عذر بیان کرے کہ لڑکی والے نے کہا ہے کہ اگر باجہ لاوے گا تو نکاح کروں گا، یہ عذر شرعاً جائز ہے، یا نہیں؟ اور اس کے پیچھے نماز جائز ہے، یا نہ؟

الجواب

یہ عذر شرعاً مسموع نہیں ہے اور اس عذر کی وجہ سے باجہ لیجانا درست نہیں ہے، اگر امام مذکور نے ایسا کیا تو وہ فاسق ہے اور اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔(۱) فقط (فتاویٰ دار العلوم دیوبند:۳/۱۵۱)

اولاد کی شادی میں ڈھول بجوانے والے کی امامت:

سوال: زید نے اپنے پسر کی تقریب نکاح میں پندرہ بیس یوم پہلے سے ڈھول بجوایا اور دیگر رسوم بھی کی گئیں، زید افیون بھی کھاتا ہے، اس کے پیچھے نماز جائز ہے، یا نہیں؟

الجواب

زید اس صورت میں فاسق ہے، اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے اور وہ امامت کے لائق نہیں ہے، جب تک کہ وہ توبہ نہ کرے۔(۲) فقط (فتاویٰ دار العلوم دیوبند:۳/۱۸۷)

---

(۱) (و) كره (كل لهو) لقوله عليه الصلاة والسلام: "كل لهو المسلم حرام إلا ثلاثة: ملاعبته أهله وتأديبه لفرسه، ومناضلته بقوسه". (الدر المختار) (عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: كل شيء من لهو الدنيا باطل، إلا ثلاثة انتضالك بقوسك وتأديبك فرسك وملاعبتك أهلك فإنها من الحق. (المستدرك للحاكم، كتاب الجهاد (ح:٢٤٦٨) قال الذهبي: على شرط مسلم. ج:٢/ص:١٠٤، دار الكتب العلمية بيروت. انيس)

قوله: (كره كل لهو) أي كل لعب وعبث، إلخ، شامل لنفس الفعل، واستماعه كالرقص والسخرية والتصفيق وضرب الأوتار من الطنبور والبربط والرباب والقانون والمزمار والصنج والبوق، فإنها كلها مكروهة لأنها زي الكفار، واستماع ضرب الدف والمزمار وغير ذلك حرام، وإن سمع بغتةً يكون معذوراً ويجب أن يجتهد أن لا يسمع، قهستاني. (ردالمحتار، كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع: ٣٤٧/٥-٣٤٨، ظفير)

(۲) ويكره إمامة عبد، إلخ، وفاسق. (الدر المختار)

==

غیر شرعی تقریبات میں شرکت کرنے والے کی امامت:

سوال: زید ناچ ورنگ کی مجلسوں میں حصہ لیتا ہے اور غیر شرعی تقریبات میں شرکت کرکے خورد ونوش کرتا ہے اور بہت سی باتیں خلاف شرع کرتا رہتا ہے، ایسے شخص کے بارے میں شریعت کا کیا فیصلہ ہے کہ اس کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہے، یا نہیں؟ اور ایسے شخص سے ترک موالات کرنا درست ہوگا، یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــ وباللّٰہ التوفیق

نماز تو فاجر مسلمان کے پیچھے بھی جائز ہوجاتی ہے۔ حدیث شریف ہے:

"صلوا خلف كل بر وفاجر".(۱)

لیکن متقی کے پیچھے نماز افضل ہے،(۲) مسلمانوں کے آپس میں ترک موالات جائز نہیں ہے؛ لیکن بحالت مجبوری محض اصلاح کے ارادہ سے فتنہ وفساد سے بچتے ہوئے جب کہ بائیکاٹ سے اصلاح کی امید قوی ہو تو اس وقت یہ جائز ہے، جب تک کہ وہ بدکاری سے باز نہ آجائے۔(۳) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد عباس، ۱۴ر صفر ۱۳۵۷ھ۔ (فتاویٰ امارت شرعیہ: ۲ر۳۲۴-۳۲۵)

== من الفسق وهو الخروج عن الاستقامة، ولعل المراد به من يرتكب الكبائر، إلخ. (ردالمحتار، باب الإمامة: ۱/۵۲۳ ، ظفير (مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، انيس)

(۱) "صلوا خلف كل بر وفاجر" أبوداؤد، والدارقطني واللفظ له والبيهقي من حديث مكحول، عن أبي هريرة رضي الله عنه . (التلخيص الحبير: ۲/۸٤ (كتاب صلاة الجماعة، رقم الحديث: ۵۷۸، انيس)

والحديث رواه الدار قطني، كتاب العيدين، باب صفة من تجوز الصلاة معه والصلاة عليه، رقم الحديث: ۱۷٦۸ :۲/٤۰٤، مؤسسة الرسالة/وأبوداؤد : ۳٤۳ بلفظ: الصلاة المكتوبة واجبة خلف كل مسلم برًا كان أوفاجرًا وإن عمل الكبائر. كتاب الصلاة، باب إمامة البر والفاجر ، رقم الحديث: ۵۹٤ / والإمام الزيلعي في نصب الرأية: ۲/۲٦، كتاب الصلاة، باب الإمامة الحديث الثالث و الستون، رقم الحديث: ۱۹۷۹، انيس

(۲) "ولو صلى خلف مبتدع أو فاسق فهو محرز ثواب الجماعة لكن لاينال مثل ماينال خلف تقي كذا في الخلاصة" (الفتاوى الهندية: ۱/۸٤)(الباب الخامس في الإمامة، الفصل الثالث في بيان من يصلح إماماً لغيره، انيس)

(۳) قال الخطابي: رخص للمسلم أن يغضب على أخيه ثلاث ليال لقلته، ولا يجوز فوقها إلا إذا كان الهجران في حق من حقوق الله تعالى، فيجوز فوق ذلك... وأجمع العلماء على أن من خاف من مكالمة أحد وصلته مايفسد عليه دينه أو يدخل مضرة في دنياه يجوز له مجانبته... فإن هجرة أهل الأهواء والبدع واجبة على مر الأوقات مالم يظهر منه التوبة والرجوع إلى الحق". (مرقاة المفاتيح، باب ماينهى عنه من التهاجر والتقاطع واتباع العورات: ٤/۷۱٦ (كتاب الآداب، الفصل الأول، رقم الحديث: ۵۰۲۷، انيس)

وہمی کا امام بنانا کیسا ہے:

سوال (۱) ایک شخص اس قدر وہمی ہے کہ کسی سے مصافحہ نہیں کرتا، اگر کوئی مسلمان اس کو کوئی چیز دیوے تو اپنے ہاتھ میں نہیں لیتا، اس سے کہتا ہے کہ زمین پر رکھ دو، پھر وہ زمین پر سے اٹھاتا ہے، ایسے شخص سے بیعت کرنا اور اس کو امام بنانا کیسا ہے؟

قومیت بدلنے ودیگر گناہ کرنے والے کی امامت:

(۲)　ایک امام مسجد نے اپنی ذات کو تبدیل کرلیا ہے، ایسے شخص کی امامت اور بیعت درست ہے یا نہیں؟

سہرا باندھنے والے کی امامت:

(۳)　ایک شخص کے لڑکا پیدا ہوا، اس نے اپنی دیواروں پر سہرے باندھوائے، اس کی امامت وبیعت کا کیا حکم ہے؟

الجواب

ایسا وہمی شخص جس کو اتباع شریعت کا کچھ خیال نہیں ہے، لائق بیعت کرنے کے اور پیر ومقتدا بنانے کے نہیں ہے اور امام بنانا بھی اس کو نہیں چاہئے؛ لیکن اگر اس نے نماز پڑھائی تو اگر کوئی امر مفسد صلوٰۃ اس سے سرزد نہیں ہوا تو نماز ہوگئی۔(۱)

(۲)　ایسا شخص لائق امام بنانے اور پیر بنانے کے نہیں ہے۔(۲)

(۳)　ایسا شخص بھی لائق امامت وبیعت کے نہیں ہے۔(۳) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۳/۲۵۷)

جن کے گھر غلط رسمیں کی جاتی ہوں اور وہ منع نہ کریں، ان کی امامت:

سوال:　بہت سے لوگوں کے یہاں شادی بیاہ میں گھر کی عورتیں ڈھولک بجاتی ہیں، گیت گاتی ہیں اور دوسروں کے گھر کی عورتیں آکر باہم گاتی بجاتی ہیں، ان کے مردان کو اس کام سے منع نہیں کرتے، ان کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟ بہت سے لوگ تیرہ تیزی بارہ وفات اور تین وتیرہ وتیئس وآٹھ واٹھارہ واٹھائیس تاریخ کو منحوس جانتے ہیں، ان تواریخ میں بیاہ شادی نہیں کرتے، ایسے لوگوں کے پیچھے نماز کا کیا حکم ہے؟

(۱)　والأحق بالإمامة، إلخ، الأعلم بأحكام الصلاة فقط صحةً وفساداً بشرط اجتنابه للفواحش الظاهرة.(الدر المختار علی هامش رد المحتار، باب الإمامة: ۱/۵۱۸، ظفير)

(۲-۳)　ويكره إمامة عبد، إلخ، وفاسق، إلخ، ومبتدع أی صاحب بدعة.(ردالمحتار، باب الإمامة: ۱/۵۲۳، ظفير)

الجواب

جولوگ اپنی عورتوں کو افعالِ مذکورہ سے منع نہیں کرتے گنہگار ہیں، ان کو امام بنانا اچھا نہیں ہے، اگر چہ نماز ہو جاتی ہے اور جولوگ تواریخ مذکورہ کو منحوس جانتے ہیں اوران تاریخوں میں نکاح وغیرہ نہیں کرتے، یہ بے اصل ہے، سب دن اور تاریخ مبارک ہیں اور ایسے برے عقیدہ والے لائق امام ہونے کے نہیں ہیں۔(۱) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۳/۲۴۱)

شادی میں غیر شرعی رسومات اور عہد شکنی کرنے والے امام کو معزول کرنا مناسب نہیں ہے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماءِ دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ موضع پٹیال میں تمام اشخاص نے باہم یہ حلف لیا تھا کہ شادی میں غیر شرعی رسومات مثلاً ڈھول باجا، گانا بجانا، ناچنا وغیرہ نہیں کیا جائے گا، اگر کوئی اس عہد کی خلاف ورزی کرے گا تو اس کے ساتھ نشست وبرخاست اور کھانا پینا ترک کیا جائے گا، تقریباً پانچ سال تک تمام لوگ اس عہد پر پابند رہے؛ لیکن ہمارے امام مسجد نے اس عہد کو توڑا اور گانا بجانا کیا ان کو دیکھ کر ایک اور شادی میں بھی اسی طرح ہوئی اور گانے بجانے کے ساتھ مغنیہ عورتیں بھی مدعو کی گئیں اور سب کے سامنے نچوائی گئیں، اس امام مسجد نے اس کا بائیکاٹ بھی نہیں کیا اور نکاح کے لیے چلے گئے، اب اس امام کا کیا حکم ہے کہ اس کی امامت جائز ہے، یا نہیں؟ بینوا توجروا۔ (المستفتی: نامعلوم...... مانسہرہ)

الجواب

اگر عام لوگ امام کے معاون اور امام سے مدافعت کرنے والے نہ ہوں امام کو اکیلے چھوڑنے والے ہوں تو ایسے بے حمیت اور عہد شکن امام کو معزول کرنا مناسب ہے۔(۲) وهو الموفق (فتاویٰ فریدیہ:۲/۳۴۸-۳۴۹)

(۱) ویکره إمامة عبد، إلخ، و فاسق. (الدر المختار) وكراهة تقديمه أى الفاسق كراهة تحريم. (ردالمحتار، باب الإمامة: ۵۲۳/۱ ، ظفير) (مطلب فى تكرار الجماعة فى المسجد، انيس)

(۲) قال العلامة ابن عابدين: وعند الحنفية ليست العدالة شرطاً للصحة فيصح تقليد الفاسق الإمامة مع الكراهة وإذا قلد عدلاً ثم جار وفسق لاينعزل ولكن يستحب العزل إن لم يستلزم فتنة ... (قوله: ويعزل به) أى بالفسق لوطرأعليه والمراد أنه يستحق العزل كما علمت آنفاً ولذا لم يقل: ينعزل. (ردالمحتار علىٰ هامش الدر المختار: ۴۰۵/۱، باب الإمامة) (۵۴۹/۱، دارالفكر بيروت)

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشتَرى لَهوَ الحَديثِ لِيُضِلَّ عَن سَبيلِ اللَّهِ بِغَيرِعِلمٍ وَيَتَّخِذها هُزُوًا أُولٰئِكَ لَهُم عَذابٌ مُهينٌ﴾ (سورة لقمان: ٦)

جمہور صحابہ وتابعین اور عام مفسرین کے نزدیک لہو الحدیث عام ہے، جس سے مراد گانا بجانا اور اس کا ساز وسامان ہے اور ساز وسامان، موسیقی کے آلات اور ہر وہ چیز جو انسان کو خیر اور بھلائی سے غافل کر دے اور اللہ کی عبادت سے دور کر دے۔ اس میں ان بدبختوں کا ذکر ہے جو کلام اللہ سننے سے اعراض کرتے ہیں اور ساز و موسیقی، نغمہ وسرور اور گانے وغیرہ خوب شوق سے سنتے اور ان میں دلچسپی لیتے ہیں۔ خریدنے سے مراد بھی یہی ہے کہ آلاتِ طرب وشوق سے اپنے گھروں میں لاتے ہیں اور پھر ان سے لطف اندوز ہوتے ہیں- لہو الحدیث میں بازاری قصے کہانیاں، افسانے، ڈرامے، ناول اور سنسنی خیز لٹریچر، رسالے اور بے حیائی کے پرچار کرنے والے اخبارات سب ہی آجاتے ہیں اور جدید ترین ایجادات، ریڈیو، ٹی وی، وی سی آر، ویڈیو فلمیں، ڈش انٹینا وغیرہ بھی۔ اللہ ہم سب کو اپنا قریبی بننے کی توفیق دے۔ آمین (انیس)

بدگو کی امامت

کلمات بد بولنے والے کا امام ہونا کیسا ہے:

سوال: اگر کوئی مسلمان حافظ قرآن پابند صوم وصلوٰۃ چند مسلمانوں کے روبرو بآواز بلند کہے نام لے کر کہ اگر خداوند تعالیٰ مجھے فلاں مولوی مردود کی وجہ سے جنت دیوے تو میں ہرگز قبول نہ کروں؛ بلکہ اس خبیث کے عوض دوزخ کا خواستگار ہوں اور مولوی موصوف جس پر لفظ مردود بولا گیا، ایسا بہمہ صفت موصوف ہو کہ جس کو نصف دنیا کے آدمی اچھا جانتے ہوں اور اعتقاد بھی رکھتے ہوں، یہ شخص کس گناہ کا مرتکب ہوا اور اس کے پیچھے نماز درست ہے، یا نہیں؟

الجواب

معصیت ہونا اس کا ظاہر ہے اور ایسے کلمات میں خوف کفر ہے، بدون توبہ کے اس کے پیچھے نماز پڑھنے سے احتراز کیا جاوے اور اگر وہ مولوی ہے تو مصداق اس حدیث کا ہے: ''إن شر الشر شرار العلماء'' (۱) کہ سب سے بدتر شریر علما ہیں تو جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدتر فرمادیں، اس کو بدتر کہنا بیجا نہیں ہے۔ فقط (فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۲۸۶/۳)

امام اعظم کو برا بھلا کہنے والے کے پیچھے نماز کا حکم:

سوال: بعد تھوڑے عرصہ کے جناب حافظ صاحب مسجد میں نماز مغرب کے قبل تشریف لاکر مصلیوں سے کہنے لگے کہ دیکھئے دیکھئے صاحبو! اس کتاب نام لامعلوم میں لکھا ہے، کیا لکھا ہے: مسئلہ، مردود امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک زنا کی خرچی حلال عینی کی شرح میں موجود ہے، پس مصلیوں میں سے ایک شخص بول اٹھا کہ جناب حافظ صاحب! آپ شاید امام صاحب کے حالات سے واقف نہیں، امام صاحب وہی ہیں کہ ایک وضو سے چالیس برس تک نماز فجر کی پڑھی تو حافظ صاحب نے جواب دیا کہ امام صاحب نے بدعت کیا تو اسی مصلی نے کہا کہ اونماز یو دیکھوا اعتقاد حافظ صاحب کا معلوم ہو گیا اور ان کے پیچھے نماز ہرگز نہ ہوگی؛ کیوں کہ اس روز مالا بدمنہ کو پدوڑی بنایا اور آج امام صاحب کو زنا کی

(۱) مشکوۃ، کتاب العلم، الفصل الثالث، ص: ۳۷، ظفیر (رقم الحدیث: ۲۶۷)/عن حکیم قال: سأل رجل النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم عن الشر فقال: لا تسألونی عن الشر واسألونی عن الخیر یقولها ثلاثاً، ثم قال: ألا إن شر الشر شرار العلماء وإن خیر الخیر خیار العلماء. (سنن الدارمی، باب التوبیخ لمن یطلب العلم لغیر اللّٰہ (ح: ۳۸۲) انیس)

تہمت لگایا اور بدعتی بنایا، افسوس: جناب حافظ صاحب آپ اگر جماعت مسلمان علم والوں میں ہوتے تو اس گفتگو پر جماعت سے گوشمالی دے کر نکال دیئے جاتے اور امام بننے کے لائق نہ رہتے اور دیکھو بھائیو! میں ان کے پیچھے نماز نہ پڑھوں گا اور اگر جماعت ہوتی رہے گی تو وارکعوا مع الراکعین کے خیال سے جماعت میں شریک ہوکر نماز اپنی دہرالوں گا، چوں کہ حافظ صاحب اس محلّہ کے امام ہیں، خلاصہ یہ ہے کہ اظہار حق ہو، اس شخص کا کلام ارقام سے باہر ہے، ایسے کو امام بنانا جائز ہے، یا نہیں؟ اور ایسے اعتقاد والے کو کیا کہنا چاہیے، صاف صاف مدلل تحریر ہو؟

الجواب

جس نے امام اعظمؒ کی شان میں ایسے الفاظ استعمال کئے، وہ خود مردود ہے، (۱) اس کے پیچھے نماز درست نہیں، مسلمانوں کو کوئی اور امام صالح حنفی متقی تلاش کرنا چاہیے۔ واللہ اعلم

۴؍رجب ۱۳۴۱ھ۔ (امداد الاحکام: ۱۲۳/۳-۱۲۴)

---

(۱) ... وفي رواية الشيخين عن أبي هريرة: "والذي نفسي بيده لو كان الدين معلقا بالثريا لتناوله رجل من فارس" وليس المراد بفارس البلاد المعروفة بل جنس من العجم، وهم الفرس، لخبر الديلمي: "خير العجم فارس" وقد كان جد أبي حنيفة من فارس ما عليه الأكثرون، قال الحافظ السيوطي: هذا الحديث الذي رواه الشيخان أصل صحيح يعتمد عليه في الإشارة لأبي حنيفة وهو متفق على صحته وبه يستغني عما ذكره أصحاب المناقب ممن ليس له دراية في علم الحديث، فإن كان سنده كذابين ووضاعين، آه ملخصا. (ردالمحتار، مقدمة: ۵۳/۱، دار الفكر. انيس)

قرأت خلف الامام سے متعلق حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی امام ابوحنیفہ سے روایت کے متعلق دارقطنی نے لکھا کہ اس روایت کو حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ابوحنیفہ اور حسن بن عمارہ کے کسی نے روایت نہیں کیا ہے اور وہ دونوں ضعیف راوی ہیں، اس پر نوٹ لکھتے ہوئے علامہ عینیؒ شرح ابوداؤد میں لکھتے ہیں:

قلت: قد ظهر لك تحامل الدار قطني على أبي حنيفة وتعصبه الفاسد فمن أين للدار قطني تضعيف مثل أبي حنيفة؟ والحال أنه بهذا يستحق التضعيف ثم هو يضعف حديث أبي حنيفة وقد روى هو في سننه أحاديث سقيمة معلولة وأحاديث غريبة منكرة وأحاديث موضوعا، الخ. (شرح سنن أبي داؤد، من ترك القراءة في صلاته: ۴۹۷/۳، مكتبة الرشد الرياض. انيس)

قلت: لو تأدب الدار قطني واستحىٰ لما تلفظ بهذه اللفظة في حق أبي حنيفة فإنه إمام طبق علمه الشرق والغرب ولما سئل إبن معين عنه فقال: ثقة مأمون ماسمعت أحدا ضعفه، هذا شعبة بن الحجاج يكتب إليه أن يحدث وشعبة شعبة. وقال أيضاً: كان أبو حنيفة ثقة من أهل الدين والصدق ولم يهتم بالكذب وكان مأموناً على دين الله تعالىٰ صدوقا في الحديث وأثنى عليه جماعة من الأئمة الكبار مثل عبدالله بن المبارك ويعد من أصحابه وسفيان بن عيينة وسفيان الثوري وحماد بن زيد وعبدالرزاق ووكيع وكان يفتي برأيه والأئمة الثلاثة مالك والشافعي وأحمد وآخرون كثيرون وقد ظهر لك من هذا تحامل الدارقطني وتعصبه الفاسد، الخ. (عمدة القاري شرح البخاري، باب وجوب القراءة للإمام والمأموم في الصلاة: ۱۲/۶، دار إحياء التراث العربي بيروت. انيس)

صاحب ہدایہ کو مشرک کہنے والے کی امامت:

سوال: جو شخص صاحب ہدایہ کو مشرک کہتا ہے اور ہدایہ کو منطق فلسفہ بتلاتا ہے اور صاحب مذہب کو بدعتی کہتا ہے اور نیز اس کو لقب ہذا کے ساتھ خط لکھتا ہے: ''**السلام علیکم من اتبع بهداية محمد صلى الله عليه وسلم**''، ایسے شخص کے پیچھے نماز جائز ہے، یا نہیں؟

الجواب

وہ شخص فاسق ہے، نماز اس کے پیچھے مکروہ تحریمی ہے۔ (۱) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۱۴۶/۳)

عالمگیری کو گرنتھ کہنے والے کی امامت:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس شخص کے بارے میں جو کہ دورانِ گفتگو ایک مسئلہ کے بلاتحاشا و بلاخوف فتاویٰ عالمگیری کے حق میں جو کہ علم فقہ کی معتبر اور مستند کتاب ہے، گرنتھ (مصنفہ گرونانک جو کہ سکھوں کا پیرو ومقتدا ہے) کہہ دیتا ہے اور پھر اس پر اس کا اصرار ہے، ایسے شخص کے پیچھے نماز درست ہے، یا نہیں؟

الجواب

ایسا شخص فاسق اور سخت عاصی ہے، جب تک توبہ نہ کرے، اس کے پیچھے نماز نہ پڑھیں، (۲) اور امام نہ بناویں، کتب فقہ کی توہین کو علما نے کفر لکھا ہے۔ (**والعياذ بالله تعالىٰ**) (۳) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۱۲۱/۳-۱۲۲)

(۱) كما صرح به في الشامي: أن إمامة الفاسق مكروه تحريمًا: أي كراهة تحريم. (ردالمحتار، باب الإمامة: ۵۲۳/۱، ظفير) (مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، انيس)

قال سهل بن عبدالله التستري: لا يزال الناس بخير ما عظموا السلطان والعلماء فإن عظموا هذين أصلح الله دنياهم وأخراهم وإن استخفوا بهذين أفسد دنياهم وأخراهم. (عقيدة المسلم في ضوء الكتاب والسنة. (تفسير القرطبي: ۲۶۰/۵، انيس)

أن الاستهزاء بالعلماء والصالحين لأجل ما هم عليه من العلم الشرعي واتباعهم للقرآن الكريم والسنة النبوية الصحيحة هو في حقيقته استهزاء بآيات الله تعالىٰ وسخرية بشرائع دين الله عزوجل ولا شك أن هذا الاستهزاء كفر يناقص الإيمان يقول الله تعالىٰ: ﴿وإذا علم من آياتنا شيئا اتخذها هزوا أولئك لهم عذاب مهين﴾ (الجاثية: ۹) ولم يجيء إعداد العذاب المهين إلا في حق الكفار. (الصارم المسلول لابن تيمية، : ۵۲، انيس)

وفي الخلاصة: من قال: قصصت شاربك وألقيت العمامة على العاتق استخفافاً يعني بالعالم أو بعلمه كفر. (الموسوعة العقدية-الدرر السنية، المطلب الثاني: الإستهزاء بالعلماء: ۶۱/۷، انيس)

عن أبي ذر قال: إن خليلي أوصاني أن أسمع وأطيع وإن كان عبداً مجدع الأطراف. (مسلم (ح: ۱۸۳۷) انيس)

(۲) ويكره إمامة عبد، إلخ و فاسق. (الدر المختار علىٰ هامش ردالمحتار، باب الإمامة: ۵۲۳/۱)

(۳) من أهان الشريعة أو المسائل التي لابد منها، كفر. (شرح فقه الأكبر، ص: ۵۱۵، ظفير) (فصل في العلم والعلماء، وكذا في تهذيب ألفاظ الكفر، ص: ۲۶، انيس)

==

امام کو برا بھلا کہنے والے کا حکم:

سوال: ہمارے یہاں ایک پیش امام با مشاہرہ مقرر ہیں، لوگ ان کو کہتے ہیں کہ تم میرے نوکر ہو اور ان کو برا بھلا کہتے ہیں، اس کے متعلق شرعا کیا حکم ہے؟

الجواب ـــــــــــــــــــ وباللّٰہ التوفیق

پیش امام جو مشاہرہ پاتے ہیں، بلا شبہ وہ نوکر و ملازم ہیں؛ لیکن وہ عزت دار نوکر ہیں، ان کی تعظیم وتکریم تمام مقتدیوں پر لازم ہے، جس طرح استاد (جو نوکر ہو) کی تعظیم کی جاتی ہے، چوں کہ پیش امام ایسا شخص مقرر کیا جاتا ہے، جو متقی ہو اور مسائل نماز وطہارت سے واقف ہو، قرآن صحیح پڑھتا ہو، ان ہی باتوں کی وجہ سے ان کی تعظیم کرنی چاہئے اور ان کی اہانت اور برا کہنا اور گالیاں دینا کسی طرح جائز نہیں ہے۔ حدیث شریف میں ہے: کامل مسلمان وہی ہے، جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان کو تکلیف نہ پہنچے۔(۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد عباس (فتاویٰ امارت شرعیہ: ۲/۳۲۳-۳۲۴)

جو امام جاہلانہ جواب دے، اس کی امامت کیسی ہے:

سوال: جب زید سے صبح کو یہ بات کہی کہ رات تم نے کواڑ کیوں نہیں کھولے تو زید نے غصہ ہوکر جواب دیا کہ نماز پڑھنا مسجد ہی میں منحصر نہیں ہے، گھر پڑھ لی ہوتی اور جب زید کو وہ حدیث سنائی، جس میں یہ ارشاد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر مجھ کو اپنی امت کا خیال نہ ہوتا تو میں حکم کرتا کہ جو لوگ گھروں میں مسجد کے ہوتے ہوئے اور تندرست ہوتے ہوئے نماز پڑھتے ہیں، ان کے گھروں میں آگ لگا دو۔ زید نے کہا کہ ایسی حدیثیں بہت ہیں، میں نہیں سنتا۔ ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنی درست ہے، یا نہیں؟

== الاستهزاء بالعلم والعلماء كفر. (الأشباه والنظائر لابن نجيم: ۱۹۱، انيس)

والاستخفاف بالعلماء لكونهم علماء استخفاف بالعلم العلم صفة اللّٰه تعالىٰ منحه فضلا على خيار عباده ليدلوا خلقه على شريعته نيابة عن رسوله فاستخفافه بهذا يعلم أنه إلى من يعود. (الفتاوىٰ البزازية على هامش الفتاوىٰ الهندية: ٦/٣٣٦، انيس)

(۱) واضح رہے کہ امامت یا امامت کی طرح کے دوسرے ملی اور اجتماعی کاموں کی ذمہ داریاں سنبھالنے والے لوگ اصل میں کار عبادت انجام دے رہے ہیں؛ لیکن انہیں اس کار عبادت میں مشغول ہونے اور اس کی وجہ سے محبوس و پابند ہونے کی وجہ سے بصورت اجرت نفقہ احتباس دیا جاتا ہے؛ اس لئے انہیں تنخواہ دار ملازم اور نوکر تصور کرنا غیر اسلامی فکر ہے، عام نوکر کو بھی یہ کہہ کر اس کی توہین کرنا جائز نہیں، چہ جائے کہ امام جو ایک دینی ضرورت کو پورا کرنے کی خاطر ایک دینی منصب پر فائز ہے، اس کو نوکر کہہ کر اس کی توہین کرنا بڑا گناہ ہے۔ [مجاہد]

عن عبد اللّٰه بن عمرو رضى اللّٰه عنه قال: قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم: ''المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده. (مشكوٰة المصابيح: ١/١٢) (كتاب الإيمان، الفصل الأول، رقم الحديث: ٦، انيس)

الجواب

زید کا جواب جاہلانہ ہے، ایسا شخص لائق امام بنانے کے نہیں ہے، اگر وہ توبہ نہ کرے تو اس کے پیچھے نماز نہ پڑھیں۔(۱)
(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۲۳۵/۳-۲۳۶)

اگر کوئی کسی کو حرام زادہ کہے تو اس کی امامت کیسی ہے:

سوال: شخصے معروف النسب وثابت النسب را حرامزادہ گفت ودشنام ناسزا یافتہ داد شرعاً فاسق گردد وامامتش جائز است یانہ؟(۲)

الجواب

درفسق وکراہت امامتش کلام نیست، إلا أن یتوب، **کذا فی کتب الفقه.** (۳)(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۹۹/۳)

گالی دینے والے کو امام بنانے کا حکم:

سوال: ایک امام بدگو، جلد مشتعل ہوجانے والا اور غصہ میں آپے سے باہر ہوجانے والا ہے؛ نیز غیبت ودروغ گوئی کا بھی عادی ہے، ایسے امام کی اقتدا میں نماز ہوجاتی ہے، یا نہیں؟ ایک امام جس کے پیچھے اس کی اخلاقی پستیوں کی بنا پر نماز پڑھنے کی طرف دل مائل نہ ہو اور دوسری مسجد بھی نزدیک نہ ہو تو کیا ایسے امام کے پیچھے نماز جماعت پڑھنے سے نماز ادا ہوجائے گی؟

الجواب

سب وشتم کا عادی، جھوٹ بولنے اور غیبت کرنے والا فاسق ہے، اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے؛ (۴) تاوقتیکہ وہ ان گناہوں سے توبہ نہ کرے، البتہ جو نمازیں اس کے پیچھے پڑھ لی گئی ہوں وہ ادا ہوجاتی ہیں، ان کا لوٹانا ضروری نہیں ہے۔ واللہ سبحانہ اعلم

احقر محمد تقی عثمانی عفی عنہ، ۱۳۸۷/۱۱/۲۷ھ۔ (فتویٰ نمبر:۱۳۷۲/۱۸،الف)(فتاویٰ عثمانی:۴۳۴/۱-۴۳۵)

---

(۱) **”التائب من الذنب کمن لاذنب له“. (مشکاة المصابیح، باب التوبة والاستغفار، الفصل الثالث، ص:۲۰۶، ظفیر)(رقم الحدیث:۲۳۶۳، انیس)**

(۲) خلاصہ سوال: ایک شخص نے ایک معروف النسب اور ثابت النسب شخص کو حرام زادہ کہا اور سخت قسم کی گالی دی تو کیا وہ شرعاً فاسق ہوگیا اور اس کی امامت جائز ہے، یا نہیں؟ (انیس)

(۳) **ویکره تقدیم الفاسق لتساهله فی الأمور الدینیة فلایؤمن من تقصیره فی الإتیان بالشرائط. (غنیة المتملی شرح منیة المصلی، ص:۳۵۱، ظفیر)**

ایسے شخص کے فسق اور امامت کے مکروہ ہونے میں کوئی کلام نہیں ہے، جیسا کہ کتب فقہ میں مذکور ہے۔

(۴) **وفی الدر المختار: ۵۵۹/۱-۵۶۰، ایچ ایم سعید (باب الإمامة، مطلب: البدعة خمسة أقسام، انیس): ویکره إمامة عبد... وفاسق، إلخ.**

==

---

(۱)

گالی بکنے والے کی امامت:

سوال: ایک شخص اولاد کو ماں بہن کی گالیاں دیتا ہے، حرامی بچہ اور حرام کی اولاد کہتا ہے اور نطفہ میں فرق ہونا بتلاتا ہے، ایک دختر جوان ہے، جس کا پردہ بالکل نہیں کراتا، ایسے شخص کیلئے کیا حکم ہے؟ امامت اس کی کیسی ہے؟

الجواب

شخص مذکور کے اکثر افعال خلافِ شریعت اور حرام اور معصیت ہیں، لہٰذا اس پر حکم فسق عائد ہوتا ہے، وہ فاسق ہے اور نماز اس کے پیچھے مکروہ تحریمی ہے۔(۱) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۳/۱۵۷)

گالی کے عادی کی امامت:

سوال: جس آدمی کی عادت ہو کہ وہ بات کرنے میں گالی دیتا ہو اور مقتدیوں کو گالی دیتا ہو، منافق کہتا ہو تو کیا وہ شخص امامت کے قابل ہے؟

الجواب حامدًا و مصليًا

یہ وصف ہرگز امام کے لئے زیبا نہیں، اس کا منصب جلیل ہے، شانِ امامت کے خلاف ہے، اس کو اصلاح کرنی چاہیے، ورنہ تو وہ امامت سے الگ کئے جانے کے قابل ہوگا۔(۲)

تنبیہ: مقتدیوں کے لئے سخت ابتلاء ہوتا ہے، جب ان کو ایسے امام ملتے ہیں، حق تعالیٰ کی رحمت ہو تو مقتدیٰ بھی اچھے ہوں۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند۔ (فتاویٰ محمودیہ:۶/۱۶۲)

== وفي الدر المختار، أيضاً: ۵۶۲/۱ : صلّى خلف فاسق أو مبتدع نال فضل الجماعة. وقال الشامي رحمه الله تحته قوله: نال فضل الجماعة. أفاد أن الصلاة خلفهما أولٰى من الإنفراد لكن لا ينال كما ينال خلف تقي ورع. (وكذا في البحر الرائق: ۳۴۹/۱ ـ ۳۵۰، والفتاوىٰ الهندية: ۸٤/۱)

(۱) ويكره إمامة، إلخ، وفاسق. (الدر المختار)

بل مشٰى في شرح المنية أن كراهة تقديمه كراهة تحريم. (ردالمحتار، باب الإمامة: ۵۲۳/۱) (مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، انيس)

حدیث نبوی ہے: "سباب المسلم فسوق وقتاله كفر". (رواه مسلم. ظفير) (كتاب الإيمان، باب: بيان قول النبي صلى الله عليه و سلم، سباب المسلم فسوق وقتاله كفر، رقم الحديث: ٦٤، انيس)

(۲) "ويعزل به إلا لفتنة". (الدر المختار)

وفي ردالمحتار: "قوله: (يعزل به): أي بالفسق لو طرأ عليه، والمراد أنه يستحق العزل". (كتاب الصلاة، باب الإمامة: ۵٤۹/۱، سعيد) (مطلب: شروط الإمامة الكبرىٰ، انيس)

کسی شخص کی قسم پر اعتماد نہ کرنے اور اسے گالی دینے والے کی امامت:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماءِ دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک متدین متشرع شخص قرآن کریم کی تلاوت کررہا تھا اور امام مسجد نے آکر اسے کچھ کہا، اس نے جواب میں قرآن مجید بند کر کے کہا کہ میرے ہاتھوں میں کلام اللہ شریف ہے، حلفیہ کہتا ہوں کہ نہ میں نے یہ بات کہی ہے اور نہ یہ کام کیا ہے تو امام نے جواب میں کہا کہ تو تو کافر ہے، منافق ہے، ابلیس ہے، تیرے اس کلام پر بھی مجھے اعتماد نہیں تو اس امام مذکورہ کا کیا حکم ہے؟ قابل امامت ہے، یا نہیں؟ دائرہ اسلام سے خارج ہے، یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

(المستفتی: عبدالمنان چمیالی ہزارہ.....۳۰رنومبر۱۹۷۴ء)

الجواب ــــــــــــــــــــ

چونکہ اس امام کا اس پہلے شخص کی قسم پر اعتماد نہیں ہے، کلام اللہ پر باقاعدہ اعتماد رکھتا ہے، لہٰذا یہ امام کافر نہیں ہوا ہے، البتہ سباب (گالی) کی وجہ سے فاسق ہوا ہے۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "سباب المسلم فسوق". (رواه مسلم)(۱)

ان کے پیچھے صالحین کی اقتدا مکروہ ہے، **كما صرح به في إمامة البحر. (۲) وهو الموفق** (فتاویٰ فریدیہ: ۲/۴۰۲)

مسجد میں گالی گلوچ کرنے والے کی امامت:

سوال: جو امام مسجد میں گالی گلوچ کرے اور مسجد کا احترام نہ کرے، ایسے امام کی امامت کیسی ہے؟

الجواب ــــــــــــــــــــ حامدًا و مصليًا

ایسی حرکت سے تو ہر مسلمان کو بچنا لازم ہے، (۳) امام کا منصب تو بلند ہے، اگر امام باز نہ آئے تو اس کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ (۴) فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۶/۱۶۲-۱۶۳)

---

(۱) الصحيح لمسلم: ۱/۵۸، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: سباب المسلم فسوق وقتاله كفر.

(۲) قال العلامة ابن نجيم: فالحاصل أنه يكره لهؤلاء التقدم ويكره الاقتداء بهم كراهة تنزيهية فإن أمكن الصلاة خلف غيرهم فهو أفضل وإلافالاقتداء أولىٰ من الإنفراد. (البحر الرائق: ۱/۹٤۹، باب الإمامة)

(۳) عن عبد الله بن مسعود قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "سباب المسلم فسوق، وقتاله كفر". (مشكوة المصابيح، كتاب الآداب، باب حفظ اللسان والغيبة و الشتم: ۲/٤۱۱، قديمي)(الفصل الأول، رقم الحديث: ٤٨١٤، انيس)

فالحاصل أن المساجد بنيت لأعمال الآخرة مما ليس فيه توهم اهانتها وتلويثها مما ينبغي التنظيف منه، ولم تبن لأعمال الدنيا ولو لم يكن فيه توهم وتلويث وإهانة. (الحلبي الكبير، فصل في أحكام المساجد، ص: ٦۱۱، سهيل اكيڈمی، لاهور)

(۴) ويكره إمامة عبد و أعرابي وفاسق وأعمىٰ".)

==

فحش گو اور نقال کی امامت درست ہے، یا نہیں:

سوال: زید ہمیشہ فحش بکتا ہے؛ بلکہ کبھی مسجد کے اندر بھی الفاظ فحش کا استعمال کرتا ہے اور گالیاں بھی بکتا ہے اور غیبت کرتا ہے اور دوسرے نمازیوں کی نیت نماز کی نقلیں کرتا ہے، جس سے نمازیوں کو نماز میں ہنسی آجاتی ہے اور بعض دفعہ نماز میں ہنستا ہے، آیا یہ شخص قابل امامت ہے، یا نہیں؟

الجواب

نماز اس کے پیچھے ادا ہو جاتی ہے، **لقوله عليه الصلاة والسلام: صلوا خلف كل بر وفاجر.** (۱) لیکن اولیٰ والیق امامت کے وہ شخص ہے کہ اعلم واقرأ ہونے کے ساتھ صالح ومتقی ہو؛ کیونکہ فاسق کے پیچھے نماز اگرچہ صحیح ہے؛ مگر مکروہ تحریمی ہے اور شامی میں ہے کہ فاسق کو امام مقرر کرنا ممنوع ہے؛ کیوں کہ امام بنانے میں اس کی تعظیم ہے اور تعظیم فاسق کی ممنوع ہے۔ (۲) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۲۳۹/۳)

== قال ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ "قوله: (وفاسق) من الفسق: وهو الخروج عن الاستقامة، ولعل المراد به من يرتكب الكبائر كشارب الخمر، والزاني وأكل الربا، ونحو ذلك. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الصلاة، باب الإمامة: ٥٦٠/١، سعيد) (مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، انيس)

(۱) سنن الدارقطني، كتاب العيدين، باب صفة الصلاة من تجوز الصلاة معه: ٤٠٤/٢، رقم الحديث: ١٧٦٨، مؤسسة الرسالة، انيس

(۲) وأما الفاسق فقد عللوا كراهة تقديمه بأنه لايهتم لأمر دينه، وبأن في تقديمه للإمامة تعظيمه، وقد وجب عليهم إهانته شرعاً، ولا يخفىٰ أنه إذا كان أعلم من غيره لاتزول العلة، فإنه لايؤمن أن يصلي بهم بغير طهارة، فهو كالمبتدع تكره إمامته بكل حال، بل مشىٰ في شرح المنية علىٰ أن كراهة تقديمه كراهة تحريم لما ذكرنا، قال: ولذا لم يجز الصلاة خلفه أصلا عند مالك ورواية عن أحمد. (رد المحتار، باب الإمامة: ٥٢٣/١، ظفير) (مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، انيس)

ويقدم في الإمامة كل من كان أفضل والفقيه أولىٰ من القارىء ولا تجوز إمامة الفاسق ولا المرأة ولا الصبي إلا في نافلة، الخ. (التلقين في الفقه المالكي، باب الإمامة والجماعة: ٤٨/١، دار الكتب العلمية. انيس)

وكذلك أكره إمامة الفاسق والمظهر البدع ومن صلى خلف واحد منهم أجزأته صلاته ولم تكن عليه إعادة إذا أقام الصلاة. (الأم للشافعي، إمامة ولد الزنا: ١٩٣/١، دار المعرفة بيروت. انيس)

قال في الوجيز: ولا تصح إمامة الفاسق وهو المشهور. (الإنصاف في معرفة الراجح من الخلاف، باب صلاة الجماعة: ٣٥٥/٤، هجر جمهورية مصر. انيس)

والفاسق؛ لأنه لايهتم بأمر دينه وقال مالك لاتجوز الصلاة خلفه لما ظهره منه، الخيانة في الأمور الدينية لايؤتمن في أهم الأمور. (فتح القدير، باب الإمامة: ٢٤٧/١، انيس)

فحش بولنے والے کی امامت:

سوال: بلاتفریق مسلک وعقائد ایک مسجد میں نماز ادا کی جاتی رہی؛ لیکن چند سالوں کے بعد عقائد میں اختلاف رونما ہوا، موجودہ امام نے جمعہ کے روز اولیاء کرام اور بزرگوں کے خلاف لایعنی کلمات نکالے اور امام صاحب نے مسجد کے اندر فحش گالیاں دیں، اس ضمن میں درج ذیل سوالات کے جوابات مطلوب ہیں؟

(۱) کیا جو امام مسجد کے اندر فحش گالیاں بکے اس کی اقتدا درست ہے؟ اور وہ امامت کے لائق ہے؟

(۲) کیا اہل سنت والجماعت کی نماز اس طرح کے عقائد رکھنے والے امام کے پیچھے درست ہے؟

(۳) کیا سنی صحیح العقیدہ کے پیچھے دیوبندی اور غیر مقلد کی نماز ہوسکتی ہے؟

(۴) ایک مسجد میں دو فریق کے عقائد میں اختلاف کی بنا پر دونوں فریق یکے بعد دیگرے دو جماعت قائم کر سکتے ہیں، یا نہیں؟

هو المصوب

اگر مذکورہ امام نے واقعی اولیاء اللہ کی شان میں گستاخی کی ہے تو یہ سنگین گناہ ہے، حدیث میں آتا ہے کہ ایسا شخص خدا سے جنگ کے لیے تیار ہوجائے، (۱) ایسے گناہ میں مبتلا ہونے والے امام نے اگر اپنی اس غلطی پر توبہ نہیں کی تو اس کی امامت مکروہ تحریمی ہوگی، البتہ نماز درست ہوجائے گی۔

(۲-۳) ایسے عقائد کے حامل امام کے پیچھے اہل سنت والجماعت کے عقائد رکھنے والوں کی نماز ہوجائے گی۔ حدیث میں آتا ہے: ''صلوا خلف کل بر وفاجر''. (۱) (یعنی ہر نیک اور فاسق وفاجر کے پیچھے نماز پڑھ لو۔) جس سے معلوم ہوتا ہے کہ فاسق وفاجر کے پیچھے بھی نماز درست ہوجائے گی۔

(۴) ایک مسجد میں دو جماعت کرنا کراہت سے خالی نہیں، (۳) اختلاف عقائد اور اختلاف آرا کی صورت میں الگ الگ مسجدوں میں نماز پڑھنا بہتر ہے۔

تحریر: محمد ظفر عالم ندوی رتصویب: ناصر علی ندوی۔ (فتاویٰ ندوۃ العلماء: ۲/۳۷۲-۳۷۳)

(۱) عن أبی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله عليه وسلم: إن الله قال: من عادیٰ لی وليًا فقد آذنته بالحرب. (صحيح البخاری، كتاب الرقائق، باب التواضع (ح: ۶۵۰۲)

(۲) سنن الدارقطنی، كتاب العيدين، باب صفة الصلاة من تجوز الصلاة معه (ح: ۱۷۸۸) قال الدار قطنی: مكحول لم يسمع من أبی هريرة ومن دونه ثقات. (السنن الكبریٰ للبيهقی، كتاب الجنائز، باب الصلاة علیٰ من قتل نفسه (ح: ۷۰۸۰)

(۳) ويكره تكرار الجماعة بأذان وإقامة فی مسجد محلة لا فی مسجد طريق أو مسجد لا إمام له ولا مؤذن. (الدر المختار مع رد المحتار: ۲/۲۸۸) (كتاب الصلاة، باب الإمامة، انيس)

امام کا مقتدی کو کتا کہنا:

سوال: کیا امام کے لئے جائز ہے کہ مقتدی کو کتا کہے اور یہ بھی کہے کہ دفع ہو جاؤ اور کہیں جا کر نماز پڑھو اور یوں کہے کہ اگر مجھے ہٹا دیا گیا، میرا قائم مقام لایا گیا تو مسجد میں خون کی ندیاں بہادوں گا اور میں اپنے مخالف کو ہلاک کر دوں گا، میرے پاس ایسے بہت لوگ ہیں، جو یہ کام کر سکتے ہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــ حامدًا و مصلیًا

امام صاحب سے ہرگز توقع نہیں کہ وہ اپنے مقتدی کو بلا وجہ کتا کہیں اور مسجد سے نکالیں، امام صاحب کے لیے تو لازم ہے کہ وہ مقتدیوں کے لیے بھی دعاء خیر کیا کریں اور مسجد کو اور زیادہ آباد کرنے کی کوشش کریں اور اگر مقتدی نے کچھ نالائقی کی ہو اور اس پر ڈانٹ دیا ہو تو یہ ممکن ہے؛ تاہم مقتدیوں کے ذمہ امام کا ادب واحترام واجب ہے۔(۱)

اور امام صاحب کو بھی چاہیے کہ سب سے اخلاق ومروت کا معاملہ کریں، سخت الفاظ خصوصاً خلافِ شرع الفاظ بولنے سے پوری طرح احتیاط برتیں۔(۲) فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دار العلوم دیوبند، ۲۰/۴/۱۴۰۱ھ۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۳۹۴/۶-۳۹۵)

---

(۱) قال اللّٰہ تعالیٰ: ﴿إنی جاعلک للناس إماماً﴾(سورۃالقبرۃ: ۱۲٤)

"وإذا ثبت أن إسم الإمامة یتناول ماذکرناہ،فالأنبیاء علیهم السلام فی أعلیٰ رتبة الإمامة،ثم الخلفاء الراشدون بعد ذلک ، ثم العلماء والقضاة العدول ومن الزم اللّٰہ تعالیٰ الاقتداء بهم ، ثم الإمامة فی الصلاة ونحوها".(أحکام القرآن للجصاص: ۹۷/۱-۹۸،قدیمی)

"وتعظیم أولی الأمر واجب"،کذا فی الفتح.(ردالمحتار،باب الامامة: ۲۲۰/۲،سعید)

(۲) وفی روایة له: قال لعائشة رضی اللّٰہ عنها:"علیک بالرفق،وإیاک والعنف والفحش،إن الرفق لا یکون فی شئ إلازانه،ولا ینزع من شئ إلا شانه"..."عن عبد اللّٰہ بن عمرو رضی اللّٰہ عنه قال:قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم:"أن من أحبکم إلیَّ أحسنکم أخلاقاً".رواہ البخاری".(مشکوٰة المصابیح،کتاب الآداب،باب الرفق و الحیاء وحسن الخلق: ٤۳۱/٤،الفصل الأول،قدیمی)(حدیث عائشة رواہ البخاری،باب لم یکن النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم، الخ (ح: ٦۰۳۰)بلفظ: مهلا یا عائشة علیک بالرفق وإیاک والعنف والفحش/ورواہ مسلم باب فضل الرفق (ح:۲۵۹٤) بلفظ:إن الرفق لا یکون فی شئ إلازانه،ولا ینزع من شئ إلا شانه/حدیث عبداللّٰہ بن عمر بلفظ:إن من خیارکم أحسنکم أخلاقا،.رواہ البخاری،باب صفة النبی صلی الله علیه وسلم (ح:۳۵۵۹)انیس)

عن العلاء بن کثیر أن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم قال:إن محاسن الأخلاق مخزونة عند اللّٰہ فإذا أحب اللّٰہ عبداً منحه منها خلقاً حسناً أو خلقاً صالحاً.(الجامع لابن وهب،ت:مصطفی أبوالخیر،باب العزلة (ح: ٤۹۱) : ۵۹۱/۱،دارابن الجوزی الریاض.انیس

ناواقف شخص کا وعظ کہنا اور ممبر پر گالیاں زبان سے نکالنے والے کی امامت:

سوال: ایک شخص شاہ محمد اردو وعربی کو روانی سے بھی نہیں پڑھ سکتا۔صرف ونحو عربی سے نابلد حدیث وقرآن کے معانی سے بیگانہ جمعہ کے روز قرآن شریف سورہ جمعہ رکوع آخر،آیت شریفہ:﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ﴾ سے شروع کرکے تعلمون تک پڑھنے کے بعد ممبر شریف پر وعظ فرمانے لگے تو پنجابی دہقانوں کے حسب رواج کچھ گالیاں بھی استعمال کیں،مثلاً ہم پنجابی (گالی) لوگ حقہ نوشی میں مصروف رہتے ہیں۔

جو شخص امام سے عقیدت نہ رکھے اور وقت آنے پر امام سے جھگڑا کرے، باوجود اس کے امام کے پیچھے نماز پڑھنے سے اس کی نماز ہوگی ، یا نہیں:

(۲) جو شخص امام مسجد کا قلبی طور پر تو مقلد نہ ہو،مگر ظاہر داری کے طور پر اس کے پیچھے نماز ادا کرے اور جب موقع ملے،تب ہی فساد پر آمادہ ہوجائے اور بلاوجہ چھیڑ چھاڑ شروع کردے تو کیا ایسے شخص کی نماز امام کے پیچھے جائز ہے۔

(۳) جو شخص قانون شریعت سے قطعی ناواقف اور قانون رائج الوقت سے بھی قطعی واقفیت نہ رکھتا ہو تو اگر وہ فرقان حمید کا یہ حلف اٹھا کر اقرار کرے کہ میں پنجاب میں بیٹھ کر انصاف کردوں گا،ایسے شخص کے واسطے کیا حکم ہے؟

امام کی دودھ سے تواضع کرنا اور مقتدی کا امام کو مارنے دوڑنا کیسا ہے:

(۴) موجودہ رمضان المبارک کی ایک رات کا واقعہ ہے کہ بعد ختم نماز عشاء امام مسجد نے کہا کہ مجھے تکلیف ہے،اگر دیہاتی نمازی میرے واسطے پچھلے سال کی طرح دودھ کا انتظام کردیں تو ان کی مہربانی ہے،مقتدی رضامند ہوگئے،مگر شاہ محمد نامی ایک شخص نے کہا کہ تم آیتوں کو بیچتے ہو۔الغرض امام صاحب نے شاہ محمد کی منت ساجت کی،مگر وہ بار بار یہی کہتا ہے اور امام صاحب کے لوٹا اٹھا کر مارنے کو دوڑا مگر خود گر گیا،نمازیوں نے اس واقعہ کی تصدیق کی ہے، اس بارے میں شاہ محمد کا ایسا کرنا کیا حکم رکھتا ہے؟

(المستفتی:۲۰۴۷،حافظ عباس حسین صاحب (ضلع لودھیانہ) ۱۳ رمضان ۱۳۵۶ھ،مطابق ۱۸ نومبر ۱۹۳۷ء)

الجواب

(۱) ایسے ناواقف اور بے علم شخص کو وعظ کہنا نہیں چاہیے اور ممبر پر گالیاں زبان سے نکالنا حرام ہے۔(۱)

---

(۱) سباب المؤمن فسوق و قتاله كفر.(الصحيح لمسلم: ۵۸/۱،ط:قديمي كتب خانة،كراچی)/مسند أبي داؤد الطيالسي،ماأسند عبدالله بن مسعود (ح: ۲۵۶)/مسند الإمام أحمد،مسند عبدالله بن مسعود (ح: ۳٦٤۷)/ صحيح البخاری،باب ما ينهى من السباب واللعن (ح:٦٠٤٤)انیس)

(۲-۳) نماز تو ہو جائے گی؛ مگر امام سے جھگڑا فساد کرنا ناجائز ہے۔(۱)

(۴) اس معاملے میں اگر یہ بیان صحیح ہو تو شاہ محمد کی زیادتی ہے، اگر امام کی لوگ دودھ سے تواضع کردیں تو یہ آیات بیچنا نہیں ہے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی۔(کفایت المفتی:۳/۱۰۶-۱۰۷)

نماز قضا ہو جانے پر امام کا یہ جواب کہ ''حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی نماز قضا ہوئی تھی'':

سوال: ایک مولوی صاحب کی فجر کی نماز قضا ہوگئی جب لوگوں نے ان سے کہا کہ جب تم نے نماز قضا کردی تو ہم لوگوں کا کیا حال ہوگا تو برجستہ انہوں نے کہا کہ نماز حضور کی بھی قضا ہوئی ہے، اس جملے سے لوگوں پر غلط اثر پڑا، ایسے شخص کے بارے میں کیا رائے ہے علما کی؟

الجواب ـــــــــــــــــــ حامدًا و مصليًا

ایک جہاد سے واپس تشریف لاتے ہوئے ایک مقام پر پورے انتظام کے باوجود فجر کی نماز قضا ہوگئی تھی،(۲) نیز ایک جہاد کی مشغولی میں نماز کی مہلت ملی نہیں، اس وقت نماز قضا ہوئی، جس کا حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بے حد افسوس ہوا اور قلق ہوا، حتیٰ کہ آپ نے بددعا بھی فرمائی کہ ''اللہ تبارک وتعالیٰ ان دشمنوں کی قبروں کو آگ سے بھر دے، انہوں نے ہم کو نماز بھی نہ پڑھنے دی''۔(۳)

لیکن آج اگر کسی کی نماز قضا ہو جائے تو اس کو چاہیے کہ اس قضا ہوئی نماز پر افسوس کرے، پشیمان ہو کر خدا سے معافی مانگیں، نہ یہ کہ جسارت سے کہہ دے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بھی نماز قضا ہوئی ہے، ایسا کہنے والے کو پورا اجتناب لازم ہے، ورنہ مطلب یہ ہوگا کہ جس قصور میں یہ شخص مبتلا ہے، نعوذ باللہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی

(۱) عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "المسلم من سلم المسلمون من لسانه و يده.(صحيح البخاري، باب المسلم من سلم المسلمون من لسانه (ح:١٠)/الصحيح لمسلم(ح:٤١)/ سنن أبي داؤد (ح:٢٤٨١)/سنن الترمذي(ح:٢٦٢٧)/سنن النسائي (ح:٤٩٩٥)انيس)

(۲) عن عبد الله بن قتادة عن أبيه رضي الله عنه قال: سرنا مع النبي صلى الله عليه وسلم ليلة،فقال بعض القوم: لوعرّست بنايا رسول الله!قال:"أخاف أن تناموا عن الصلاة"قال بلال رضي الله عنه: أناأوقظكم فاضطجعوا وأسند بلال رضي الله عنه ظهره إلى راحلته،فغلبته عيناه فنام،فاستيقظ النبي صلى الله عليه وسلم وقد طلع حاجب الشمس،فقال:يابلال أين ما قلت"قال:ما ألقيت على نومة مثلها قط،قال:"إن الله قبض أرواحكم حين شاء، وردها عليكم حين شاء،يا بلال!قم فأذن بالناس بالصلاة".فتوضأفلماارتفعت الشمس وابياضت ،قام فصلى".(صحيح البخاري، كتاب مواقيت الصلاة، باب:الأذان بعد ذهاب الوقت: ٨٣/١ (ح:٥٩٥)انيس)

(۳) عن علي رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم:أنه قال يوم الخندق:"ملأ الله عليهم بيوتهم وقبورهم ناراً، كماشغلونا عن صلاة الوسطى حتى غابت الشمس".(صحيح البخاري،باب غزوة الخندق وهي الأحزاب: ٥٩٠/٢(ح:٤١١١،انيس)

اس میں مبتلا ہوئے، یا یہ مطلب ہوگا کہ نماز کا قضا کردینا دنیا میں سنت ہے۔ (استغفر اللہ العظیم) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز قضا ہونے میں بھی شرعی حکم اور تعلیمات ہیں۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۱۵۹/۶-۱۶۰)

امامت پر لعنت بھیجنے والے کی امامت:

سوال: ہماری مسجد میں ایک امام ہیں اور ان کی عادت یہ ہے کہ وہ پانچ منٹ دیر سے آتے ہیں، نماز پڑھاتے ہیں، لہٰذا ابھی چند دن ہوئے ہیں کہ ظہر کی نماز میں امام آئے نہیں تو امام کے چھوٹے بھائی نے نماز پڑھائی؛ لیکن بعد میں امام صاحب بھی تشریف لے آئے تو وہ مؤذن پر بہت ناراض ہوئے اور یوں کہا کہ تمہاری آنکھیں نہیں تھیں دیکھنے کے لئے، جو تم نے مجھے دیکھا نہیں، میں حوض پر وضو کر رہا تھا، بہر حال میں نے مؤذن کی حمایت کی اور کہا کہ جب آپ نہیں تھے تو آپ کے بھائی نے نماز پڑھادی، آپ مؤذن پر بے کار گرم ہو رہے ہیں، لہٰذا انہوں نے نماز پڑھانی چھوڑ دی۔

اس کے بعد نمازیوں نے ان سے کہا کہ آپ نماز کیوں نہیں پڑھاتے؟ تو انہوں نے کہا ”لعنت ہے ایسی امامت پر“ اور کئی مرتبہ کہا تو آپ بتائیں کہ کیا ایسے امام کے پیچھے نماز ہو سکتی ہے، جب کہ وہ تین سال سے امامت کر رہے ہیں اور کئی دفعہ ایسا ہی ہو چکا ہے؟

الجواب ـــــــــــــــــــ حامدًا و مصلیًا

جن امام صاحب کے متعلق آپ کو تشویش ہے اور ان کی خرابی لکھ کر فتویٰ دریافت کیا ہے تو پھر آپ کو موقع مل گیا ہے کہ ان امام صاحب نے خود ہی نماز پڑھانا چھوڑ دیا ہے، غنیمت جانئے ان سے امامت کے لیے دوبارہ عرض کر دیا گیا، انہوں نے قبول نہیں کیا؛ بلکہ ایسی امامت پر لعنت کی۔ اب بہتر ہے کہ کوئی دوسرا امام جو عقائد کے اعتبار سے صحیح ہو اور مسائل طہارت وصلوٰۃ سے واقف ہو، قرآن پاک صحیح پڑھتا ہو، متبعِ سنت ہو تجویز کر لیا جائے، موجودہ امام صاحب کو لعنت سے بچایا جائے۔ (۱) فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۱۶۷/۶-۱۶۸)

”میں ان لوگوں کے ساتھ شریعت نہیں کرنا چاہتا“ کہنے والے کی امامت کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین دامت برکاتہم کہ ایک عالم جو ایک گاؤں کی مسجد کے امام

(۱) ویکره إمامة عبد وأعرابی وفاسق وأعمٰی“. (الدر المختار) ”قوله: (وفاسق) من الفسق، وهو الخروج عن الاستقامة، و لعل المراد به من یرتکب الکبائر کشارب الخمر، والزانی وأکل الربا ونحو ذلک“. (الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الصلاة، باب الإمامة: ۵۵۹/۱-۵۶۰، سعید) (مطلب فی تکرار الجماعة فی المسجد، انیس) ==

بھی ہیں کسی پنچائتی فیصلہ کے بعد اس کی زبان سے دو تین دفعہ یہ کلمہ نکلا ہے کہ میں ان لوگوں کے ساتھ شریعت نہیں کرنا چاہتا، کیا اس امام کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہے، یا نہ؟ اگر وہ امام توبہ کرے تو کیا اس کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہو جائے گا، یا نہ؟ حوالہ کتب سے جواب تحریر فرما کر ممنون فرماویں۔

الجواب

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم! سوال میں مندرجہ الفاظ کہ میں ان لوگوں کے ساتھ شریعت نہیں کرنا چاہتا، بہت سنگین الفاظ ہیں، اس شخص کو فوراً توبہ کرکے تائب ہونا چاہیے، ورنہ امامت سے ہٹا دیا جائے، اگر وہ توبہ کرکے تائب ہو جائے تو اس کی امامت بلا کراہت جائز ہے؛ **لقوله علیه الصلاة والسلام: "التائب من الذنب کمن لاذنب له"**. (الحدیث)(۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ مفتی محمود: ۱۹۴/۲)

یہ کہنے والے کی امامت کا حکم کہ حدیث صحیح نہیں:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص مسجد میں نماز پڑھاتا تھا، دیگر ایک شخص نے بیان کیا، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے والد کے لئے بارگاہ الٰہی میں دعا کی تو ان کو معلوم ہوا کہ میرے والد کی شکل بجو کی ہے، اس پر پہلے نماز پڑھانے والے نے کہا کہ پہلے تو حدیث صحیح نہیں ہے، اگر ہے تو بار بار کہنا مناسب نہیں کہ اس مسئلہ میں جھگڑا معلوم ہوتا ہے، مسئلہ بیان کرنے والے نے کہا: یہ شخص حدیث کا قائل نہیں، کافر ہے، جو اسی جھگڑے پر عیب جوئی کرنے لگے اور جماعت میں تفرقہ ڈالا، ان شخصوں کے واسطے کیا حکم شرع ہے؟ دیگر ان چند اشخاص نے امام کے پیچھے نماز نہ پڑھی اور اسی امام کے لڑکے کو امام مقرر کرلیا، باپ بیٹے کو منع کرتا ہے کہ جب مجھ کو یہ لوگ کافر سمجھتے ہیں تو ان کو نماز نہ پڑھاؤ لڑکے کے پیچھے باپ اور چند لوگ نماز نہیں پڑھتے، کیا اس کے پیچھے نماز جائز ہے، یا نہیں؟

الجواب

واقعی یہ حدیث صحیح بخاری شریف، صفحہ: ۴۷۳(۲) پر موجود ہے؛ لیکن جس نے یہ کہا کہ پہلے تو حدیث صحیح نہیں، اس

== (والأحق بالإمامة الأعلم بأحکام الصلاة) فقط صحةً وفساداً بشرط اجتنابه للفواحش الظاهرة (ثم الأحسن تلاوة) وتجویداً (للقراءة ثم الأورع)" آه. (الدر المختار، کتاب الصلاة، باب الإمامة: ۱/ ۵۵۷، سعید)

(۱) مشکاة الصابیح، باب التوبة والاستغفار، الفصل الثالث، ص: ۲۰۶، رقم الحدیث: ۲۳۶۳، انیس

(۲) عن أبي هریرة رضی اللّٰه عنه عن النبي صلی الله علیه وسلم قال: یلقی إبراهیم أباه آزر یوم القیامة وعلی وجه آزر قترة وغبرة فیقول له إبراهیم: ألم أقل لک لا تعصني، فیقول أبوه: فالیوم لا أعصیک فیقول إبراهیم: یا رب إنک وعدتني أن لا تخزیني یوم یبعثون فأی خزی أخزی من أبي الأبعد فیقول اللّٰه تعالیٰ: إني حرمت الجنة علی الکافرین ثم یقال: یا إبراهیم! ما تحت رجلیک؟ فینظر فإذا هو بذیخ ملتطخ فیؤخذ بقوائمه فیلقی في النار. (صحیح البخاري، باب قول اللّٰه تعالیٰ: واتخذ اللّٰه إبراهیم، الخ (ح: ۵۵۳۰) انیس)

کا یہ مطلب ہے کہ اس کی سند ٹھیک نہیں تو یہ اس کو غلط فہمی لگی تھی، اس وجہ سے اس نے انکار کیا ہے، بہر حال یہ امام کافر نہیں ہے اور غلط فہمی کی وجہ سے گنہگار بھی نہیں ہوگا، جن لوگوں نے امام سے الگ ہوکر نماز پڑھنی شروع کی ہے، وہ حق پہ نہیں، بشرطیکہ امام سابق میں کوئی دوسرا عیب نہ ہو۔ واللہ اعلم (فتاویٰ مفتی محمود:۲/۱۹۵)

غصہ میں یہ کہنے والے کی امامت کا حکم ''میں توحید بیان نہیں کروں گا'':

سوال: کیا فرماتے ہیں علماءِ دین دریں مسئلہ کہ ایک امام مسجد کو ایک شخص نے کہا آپ توحید کا مسئلہ بیان کریں، امام مسجد نے جواب دیا: میں توحید بیان نہیں کروں گا، میں تو شرک بیان کروں گا، مسجد کے امام نے کہا کہ مجھے کہتے ہیں اور دوسرے اماموں کو نہیں کہتے، یہ الفاظ غصے میں کہے ہیں، کیا عند الشرع ان الفاظ کے کہنے سے ایمان میں کچھ نقصان تو نہیں ہوا، امامت کے قابل رہا، یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــــ

ان کلمات سے اگر چہ کفر کا حکم نہیں دیا جاتا؛ لیکن امام صاحب کو لازم ہے کہ اپنے الفاظ پر نادم ہوکر توبہ وتائب ہو، اگر اس میں کوئی دوسرا عیب نہ ہو تو اس کی امامت درست ہے۔ فقط واللہ اعلم

بندہ محمد اسحاق غفرلہ، نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان۔ الجواب صحیح: محمد انور شاہ غفرلہ، ۱۸/رجب ۱۳۹۷ھ۔ (فتاویٰ مفتی محمود:۲/۱۹۶)

''جھوٹ کہوں تو ابوجہل سے زیادہ بُرا میرا حشر ہو'' کہنے والے کی امامت:

سوال: ایک صاحب جو فاضل عربی یعنی مولوی ہیں اور پیش امام بھی، نیز ایک دینی دارہ میں تعلیم بھی دیتے ہیں، ایک دوسرے معلم کے بارے میں جو کافی دنوں سے امام شہر بھی تھے، ان پر اغلام بازی اور مشت زنی کا چرچا ہوا، اس سے پہلے بھی چند بار ہو چکا تھا، جب معاملہ کی تحقیق وتفتیش کا موقع آیا تو مذکورہ فاضل عربی امام نے کہا کہ میں نے دیکھا نہیں، البتہ جو باتیں میں نے سنی ہیں، ان الفاظ کو دہراتے ہوئے واقعہ کی سچائی اور ثبوت میں ان الفاظ سے قسم کھائی کہ ''جو میں کہہ رہا ہوں اس میں جھوٹ کہوں تو ابوجہل سے زیادہ بُرا میرا حشر ہو'' اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ موصوف نے جو قسم کھائی ہے، کچھ صاحبان کو شبہ ہے کہ ان کی امامت درست ہے، یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــــ حامدًا و مصلیاً

کسی کو مجرم قرار دینے کے لیے اس کا اقرار ضروری ہے، یا شرعی ثبوت (چشم دید گواہوں کا بیان) ضروری ہے، جب تک ان میں سے کوئی بات نہ ہو اس کو مجرم قرار نہیں دیا جا سکتا ہے، (۱) پھر ایسی صورت میں یہ کہنا کہ ''جو کچھ میں

(۱) ومن نظائره: لو ادعى على رجلين عمداً فأقر أحدهما بالخطاء والآخر بالعمد فالدية عليهما". (الفتاوىٰ الهندية، كتاب الجنايات، الباب الخامس في الشهادة في القتل والإقرار: ١٩/٦، رشيدية)

==

کہہ رہا ہوں اس میں جھوٹ کہوں تو ابوجہل سے زیادہ بُرا میرا حشر ہو" نہایت خطرناک ہے۔ امام صاحب فاضل عربی موصوف یہ بھی کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا نہیں، محض سنی ہوئی بات پر بغیر خود دیکھے اور بغیر گواہی کے ایسی سخت بات کہنا اپنے ایمان کو تباہ کرنے کے ہم معنی ہے، (۱) ان کو لازم ہے کہ فوراً اپنی اس غلطی پر نادم ہو کر سچے دل سے توبہ کریں اور جن کے سامنے ایسا کہا ان کے سامنے بھی اپنی توبہ کا اظہار کریں، (۲) ورنہ امامت سے علاحدہ کئے جانے کے مستحق ہوں گے۔ (۳) فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۲۰/۴/۱۳۹۶ھ۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۱۶۸/۶-۱۶۹)

"اگر کوئی میرا گلا گھونٹ کر مار دے" کہنے والے کی امامت:

سوال: جس امام کو یہ کہا گیا کہ دو حجرے ہیں ایک میں جو سامان مسجد کا ہے، اس کو رکھ لو، وہ یہ جواب دے دے کہ "جو کوئی میرا گلا گھونٹ کر مار گئے تو اس کا ذمہ دار کون ہے" اس نے اللہ کی ذمہ داری ختم کردی اور انسان کی ذمہ داری طلب کرے، وہ شخص کون ہوتا ہے، خواہ امام ہو، یا عام مسلمان، اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب ـــــــــــــــــــ حامدًا و مصليًا

یہ انتظام اور تدبیر کی بات ہے، اللہ کی ذمہ داری ختم کرنا نہیں ہے۔ (۴) فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۲/۵/۱۳۹۶ھ۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۱۷۰/۶)

== "وإذا شهد شاهدان علىٰ رجل أنه ضرب رجلاً بالسيف فلم يزل صاحب فراش حتىٰ مات فعليه القصاص".
(الفتاوىٰ الهندية، كتاب الجنايات، الباب الخامس فى الشهادة فى القتل والإقرار: ١٦/٦ .رشيدية)

(١) إذا كان المقذوف رجلاً، يكون القذف أيضاً من الكبائر ، ويجب الحد أيضاً". (مرقاة المفاتيح، باب الكبائر وعلامات النفاق، الفصل الأولىٰ: ٣٥/١، رشيدية)

(٢) قال الله تعالىٰ: ﴿يأيها الذين آمنوا توبوا إلى الله توبةً نصوحاً﴾ (التحريم: ٨)

"وعن عائشة رضى الله عنها قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "ان العبد إذا اعترف ثم تاب، تاب الله عليه". (مشكاة المصابيح، باب التوبة والاستغفار، الفصل الأول، ص: ٢٠٣، قديمى)(رقم الحديث: ٢٣٣٠ ، انيس)

(٣) "ويكره إمامة عبد وأعرابى وفاسق". (الدر المختار، كتاب الصلاة، باب الامامة: ٥٦٠/١، سعيد)

(٤) عن ابن عباس رضى الله عنهما قال: كان النبى صلى الله عليه وسلم يحرس، وكان يرسل معه أبوطالب كل يوم رجالاً من بنى هاشم يحرسونه حتىٰ نزلت: ﴿و الله يعصمك من الناس﴾ (تفسير روح المعانى: ١٩٩/٦، دار إحياء التراث العربى، بيروت)

وقال الجصاص الرازى: ولم يدفع أحد من علماء الأمة وفقهائها سلفهم وخلفهم وجوب ذلك (أى الدفاع) إلا قوم من الحشو وجهال أصحاب الحديث" إلخ. (أحكام القرآن: ٥٠/٢، قديمى)

بڑوں کی توہین کرنے والے کی امامت:

سوال: ایک شخص دعوت وتبلیغ سے وابستہ ہے، وہ اپنی مقامی مسجد میں امامت بھی کرتا ہے، اس نے معمولی جھگڑے میں اپنے سالے کو گالیاں دی اور سسر کو مغلظات وغیرہ اور کافی عرصہ تک اسی طرح بکتا رہا۔

(۱) اس کا نکاح درست ہے، یا فاسد؟

(۲) اس کی اقتدا درست ہے؟

(۳) مسلمانوں کو اس کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہیے؟

هوالمصوب

مذکور شخص کا نکاح درست ہے، مذکور شخص کو چاہئے کہ وہ اپنے اس فعل پر ندامت اور آئندہ نہ کرنے کے پورے عزم کے ساتھ توبہ کرے، توبہ واستغفار کے بعد بلا کراہت مذکور شخص کی اقتدا درست ہوگی، (۱) مسلمانوں کو چاہیے کہ حکمت عملی کے ساتھ اس کو عمل سے باز رکھیں۔

تحریر: محمد طارق ندوی۔ تصویب: ناصر علی ندوی۔ (فتاویٰ ندوۃ العلماء: ۲/۴/۳۷)

مسجد کی بے ادبی کرنے والے کے پیچھے نماز جائز ہے، یا نہیں:

سوال: ایک شخص امام مسجد ہے، اس پر خیانت وغیرہ کا الزام ہے اور ایک شخص نے امام مذکور سے کہا کہ آپ مسجد کی صفائی وغیرہ کا خیال رکھیں، امام نے کہا: میں تو یہاں موتوں گا (پیشاب کروں گا)، لہٰذا ایسے شخص کے پیچھے نماز جائز ہے، یا نہیں؟

الجواب

ایسا شخص لائق امام بنانے کے نہیں ہے، اس کو معزول کرنا چاہیے اور دوسرا امام عالم وصالح مقرر کیا جاوے، جس

(۱) عن عبدالله بن عمرو عن النبی صلی الله علیه وسلم قال: من لم یرحم صغیرنا ویعرف حق کبیرنا فلیس منا. (سنن أبی داؤد، کتاب الأدب، با ب الرحمة، رقم الحدیث: ٤٩٤٣)

عن عبدالله أن النبی صلی الله علیه وسلم قال: سباب المسلم فسوق وقتاله کفر. (صحیح البخاری، کتاب الأدب، بـاب ماینهی من السباب واللعن، رقم الحدیث: ٦٠٤٤)/ الصحیح لمسلم، باب بیان قول النبی صلی الله علیه وسلم سباب المسلم فسوق وقتاله کفر (ح: ٦٤)/ سنن ابن ماجة، باب فی الإیمان (ح: ٦٩)/ سنن الترمذی، باب ماجاء فی سباب المسلم فسوق (ح: ٢٦٣٥)/ مسند البزار، مارواه أبو وائل شقیق بن سلمة عن عبدالله (ح: ١٦٦٠)/ سنن النسائی، قتال المسلم (ح: ٤١٠٨) انیس)

میں اوصاف امامت موجود ہوں، امام مذکور کا یہ کلمہ کہ ’’میں تو یہاں موتوں گا‘‘ کلمہ کفر کا ہے؛ کیونکہ اس میں توہین مسجد کی ہے،(۱) لہٰذا اگر اس نے اس سے توبہ نہ کی تو اس کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے،(۲) بہر حال امام مذکور کا عزل کرنا واجب ہے اور مؤذن رکھنا بھی اس کو بحالتِ مذکورہ درست نہیں ہے۔ فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۳/۱۹۲-۱۹۳)

عالم امام کا حکم، جو دوسرے عالم کی توہین کرے:

سوال: ایک عالم مفتی صاحب بھی ہیں، ایک شب یہاں کی جامع مسجد میں تقریر کرتے ہوئے کچھ علمائے دین کو نام لے کر برا بھلا کہا اور غیبت بھی کی، یہاں تک کہ جب ان کے نام لینا اور جن کے نام سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسم مبارک کے ساتھ ہوتا ہے تو سرکار کے اسم مبارک کو معاذ اللہ گالی میں تبدیل کر کے ان کے نام کو لیتا، جیسے احمق (معاذ اللہ) تبدیل کر کے بار بار ان کے ناموں کو لیتا، کیا ایسی حرکت درست ہے اور تاوقت کہ وہ اپنے اس جرم کی تلافی نہ کرے، کیا اس کے پیچھے نماز درست ہے؟

الجواب ــــــــــــــــــــ و باللہ التوفیق

عالم کی عالم ہونے کی حیثیت سے توہین کرنا سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کو لازم ہے، بڑی خطرناک غلطی ہے، سخت گناہ ہے، کفر تک کا خطرہ ہے، ایسے شخص کو عالم کہنا جو منصب علم کو نہ برتے، جائز نہیں ہوگا، ایسے شخص پر لازم ہے کہ وہ توبہ کرے اور ایسی حرکت سے باز آئے، ورنہ آخرت کی باز پرس اور عذاب کے لیے اپنے آپ کو تیار رکھے، اگر تائب ہو کر باز نہ آئے تو اس کو امام بنانا بھی درست نہ ہوگا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ العبد نظام الدین الاعظمی عفی عنہ، مفتی دارالعلوم دیوبند، الجواب صحیح: محمد ظفیر غفرلہ۔ (نظام الفتاویٰ:۵/۲۲۷-۲۲۸)

جو امام مارنے کی دھمکی دے، اس کی امامت کیسی ہے:

سوال: ایک مسجد کا امام یہ کہتا ہے کہ جو اس مسجد میں نماز پڑھنے آوے گا، اس کو ماردوں گا تو ایسے شخص کی امامت جائز ہے، یا نہیں؟

---

(۱) وفی تتمة الفتاوی: "من استخف بالقرآن أوبالمسجدأوبنحوه ممايعظم فی الشرع كفر". (شرح فقه أكبر: ۲۰۵. ظفير)

(۲) اس لئے کہ جو حکماً کافر ہو گیا اس کی امامت جائز نہ ہوگی، وقيده إلخ بأن لاتكون بدعته تكفره فإن كانت تكفره فالصلاة خلفه لاتجوز. (البحر الرائق، باب الإمامة: ۱/۳۷۰، ظفير)

اور باقی امور جو خیانت کے متعلق ہیں ان سے وہ فاسق ہو گیا اس وجہ سے اس کی امامت مکروہ ہے۔ أن كراهة تقديمه (أی الفاسق) كراهة تحريم. (ردالمحتار، باب الإمامة: ۱/۵۲۳، ظفير) (مطلب فی تكرار الجماعة فی المسجد، انيس)

الجواب

ایسا امام فاسق ہے، اس کو معزول کر دینا چاہیے، نماز اس کے پیچھے مکروہ ہے۔ (۱) فقط (فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۱۹۸/۳)

جو مقتدی کو منافق بتائے، اس کی امامت درست ہے، یا نہیں:

سوال: جو پیش امام مسلمانوں کو عموماً اور اپنے مقتدیوں کو منافق بتائے اور یہ بھی کہے کہ آج کل تمام نمازیوں کے دل بوجہ منافق ہونے کے ٹیڑھے ہو چکے ہیں؛ اس لیے صف سیدھی کرنے کی ضرورت نہیں ہے، اس امام کے لیے کیا حکم ہے؟

الجواب

یہ اس امام کی بڑی جہالت ہے اور وہ سخت عاصی ہے، ایسے امام کو معزول کر دینا چاہیے، اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔ (۲) فقط (فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۱۹۱/۳-۱۹۲)

مذاہب اربعہ کو جو گمراہی سے تعبیر کرے، اس کی امامت:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس شخص کے حق میں، جس کا عقیدہ ذیل کے اشعار میں درج ہے ؎

بجاں نفور زاہل مذاہب شتی		کہ غرق بحر ضلال اند وحرق نار ہوا
نہ شافعی نہ حنفی نہ مالکی مذہب		نہ نقش بندی وچشتی ونے کذا وکذا
منم کہ غرۂ نامم بنام صاحب نشست		علی ولی وملقب بخاتم الخلفاء

ایسے شخص کے پیچھے نماز میں اقتدا جائز ہے، یا نہیں؟

الجواب

اگر یہ واقعی اس کا عقیدہ ہے اور مذاہب ائمہ وطرق مشائخ اربعہ کو ضلال وگمراہی جانتا ہے اور اس کا معتقد ہے تو وہ فاسق ومبتدع ہے، اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے اور عجب نہیں کہ ایسا شخص بوجہ انکار نصوص قطعیہ کفر وارتداد تک پہونچ گیا ہو، ایسی حالت میں اس کے پیچھے نماز صحیح نہ ہوگی، بہر حال اجتناب اس کی اقتدا سے لازم ہے اور معزول کرنا ایسے امام کا لازم وواجب ہے۔ (۳) فقط (فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۱۰۰/۳)

(۱) أن كراهة تقديمه (أي الفاسق) كراهة تحريم. (ردالمحتار، باب الإمامة: ۵۲۳/۱، ظفير (مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، انيس)

(۲) ويكره تقديم العبد، إلخ، والأعرابي، إلخ، والفاسق. (الهداية، باب الإمامة: ۱۱۰/۱، ظفير)

(۳) ويكره إمامة العبد، إلخ، والفاسق، إلخ، والمبتدع، إلخ. (الدر المختار)

==

گنہگار کی امامت بعد توبہ کیسی ہے:

سوال: ایک شخص بہت گنہگار رہے، مگر وہ توبہ کرتا ہے تو امامت اس کی درست ہے، یا نہیں؟

الجواب

ایسی حالت میں جب کہ وہ تائب ہوتا ہے، امامت اس کی درست ہے اور اس کے گھر کا کھانا درست ہے، **لقوله عليه الصلاة والسلام: "التائب من الذنب كمن لاذنب له".** (رواه ابن ماجة)(۱)

وأخرجه لفسق وخيانة فبعد مدة تاب إلى اللّه وأقام بينةً أنه صار أهلاً لذلك، فإنه يعيده. (الفتاویٰ الهندية مصری: ۲/ ۲۳۹) (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۱۹۹/۳)

گناہ سے توبہ کے بعد امامت کا حکم:

سوال: شروع میں داڑھی کتروا رہا تھا؛ لیکن اب نہیں کترواتا تو اس کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

توبہ کرنے کے بعد فسق ختم ہو جاتا ہے، لہٰذا اب نماز پڑھانے میں کوئی حرج نہیں ہے، امام بنا سکتے ہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم
حررہ العبد حبیب اللہ القاسمی۔ (حبیب الفتاویٰ: ۸۷/۴)

رقص وسرور سے توبہ کرنے والے کی امامت درست ہے:

سوال: ایک امام مسجد ہے، اکثر رقص وسرور میں جاتا ہے، اگر ایسا شخص توبہ کرلے تو اس کے پیچھے نماز پڑھنا کراہت سے خالی ہوگا، یا نہیں؟

الجواب

امام مذکور فاسق ہے اور فاسق کے پیچھے نماز مکروہ ہے، اگر وہ توبہ کرلے تو کراہت مرتفع ہو جاوے گی۔
"التائب من الذنب كمن لاذنب له". (۲) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۲۴۷/۳)

== أما الفاسق فقد عللوا كراهة تقديمه بأنه لايهتم لأمر دينه، وبأن في تقديمه للإمامة تعظيمه، وقد وجب عليهم إهانته شرعاً، ولايخفى أنه إذا كان أعلم من غيره لاتزول العلة، فلايؤمن أن يصلي بهم بغير طهارة، فهو كالمبتدع تكره إمامته بكل حال، بل مشى في شرح المنية على أن كراهة تقديمه كراهة تحريم لماذكرنا. (ردالمحتار، باب الإمامة: ۱/ ۵۲۳، ظفير (مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، انيس)

(۱-۲) مشكوة، باب التوبة والاستغفار، الفصل الثالث، ص: ۲۰۶، ظفير (رقم الحديث: ۲۳۶۳، انيس) ==

امام کی توہین کرنے والے کی اسی امام کے پیچھے نماز:

سوال: گاؤں کے معززین کا ایک اجتماع برائے فلاح و بہبود منعقد ہوا، جس میں امام مسجد شریک ہوئے، باتوں باتوں میں ایک شخص نے مولوی صاحب کے اعتراض پر کہا کہ مولوی بکواس کرتا ہے اور جھوٹ بولتا ہے، کیا یہ شخص مجمع عام کے سامنے امام کی بے عزتی کر کے دوبارہ کسی جگہ فرض، واجب وغیرہ ان امام صاحب کی اقتدا میں نماز ادا کرسکتا ہے، اس کے لیے شرعی تعزیر، یا سزا کیا ہے؛ تاکہ آئندہ کے لیے سد باب ہوسکے اور امام صاحب کی عزت محفوظ رہ سکے، یادرہے کہ مذکورہ امام صاحب عرصہ دس سال سے فی اللہ دینی خدمات، عیدین، جمعہ، جنازہ، دعا وغیرہ سرانجام دے رہے ہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــــــــ

امام کی ناحق توہین کر کے وہ شخص گناہ کا مرتکب ہوا ہے، اس کو اس سے توبہ کرنی چاہیے اور امام صاحب سے معافی مانگنی چاہیے۔(۱) نماز اس کی امام صاحب کے پیچھے جائز ہے۔(آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۳/۴۶۴)

== ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْتَرِى لَهْوَ الحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَن سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيرِعِلمٍ وَيَتَّخِذها هُزُوًا أُولٰئِكَ لَهُم عَذابٌ مُهِينٌ﴾(سورة لقمان:٦)

جمہور صحابہ وتابعین اور عام مفسرین کے نزدیک لہو الحدیث عام ہے، جس سے مراد گانا بجانا اور اس کا ساز وسامان ہے اور ساز وسامان، موسیقی کے آلات اور ہر وہ چیز جو انسان کو خیر اور بھلائی سے غافل کردے اور اللہ کی عبادت سے دور کردے۔ اس میں ان بدبختوں کا ذکر ہے جو کلام اللہ سننے سے اعراض کرتے ہیں اور ساز وموسیقی، نغمہ وسرور اور گانے وغیرہ کو خوب شوق سے سنتے اور ان میں دلچسپی لیتے ہیں۔ خریدنے سے مراد بھی یہی ہے کہ آلاتِ طرب کو شوق سے اپنے گھروں میں لاتے ہیں اور پھر ان سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ لہو الحدیث میں بازاری قصے کہانیاں، افسانے، ڈرامے، ناول اور سنسنی خیز لٹریچر، رسالے اور بے حیائی کے پرچار کرنے والے اخبارات سب ہی آجاتے ہیں اور جدید ترین ایجادات، ریڈیو، ٹی وی، وی سی آر، ویڈیو فلمیں، ڈش، انٹینا وغیرہ بھی اور ایسا شخص فاسق ہے۔(انیس)

(۱) (قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: المسلم من سلم المسلمون من لسانه) أى بالشتم واللعن و الغيبة والبهتان والنميمة والسعى إلى السلطان وغيره ذلك (ويده)بالضرب والقتل والهدم والدفع والكتابة بالباطل.(مرقاة شرح المشكوة: ٦٣/١)(كتاب الإيمان،رقم الحديث: ٦،انيس)

قال رسول اللّٰه صلى الله عليه وسلم:(المسلم)اى المسلم الكامل فى إسلامه (من سلم المسلمون من لسانه ويده)بأن لا يتعرض لهم بما حرم من دمائهم وأموالهم وأعراضهم وإنما خص اللسان واليد لأن أكثر الإيذاء يحصل بهما.(شرح المصابيح لابن الملك،كتاب الإيمان: ٣٠/١،إدارة الثقافة الإسلامية.انيس)

قوله:المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده يعنى المسلم الكامل فى إسلامه من لا يؤذى أحداً بلسانه بالشتم والغيبة والبهتان ولا يأخذ مال أحد ولا يضرب أحدا بغيرحق ولا يمد يده إلى امرأة ليست منكوحة ولا مملوكة له،وإنما اختص اللسان واليد لأن أكثر الإيذاء والضرر يحصل بهذين العضوين وإلا يمكن إيذاء الناس بالعين والرجل بأن ينظر إلى بيت أجنبى أو يمشى إلى موضع يتأذى أهل ذلك الموضع من دخوله عليهم.(المفاتيح شرح المصابيح،كتاب الإيمان: ٦٦/١،دارالنوادر.انيس)

امام کی برائی کرنے والے کا اسی امام کی اقتدا میں نماز پڑھنا:

سوال: ایک شخص امام کے پیچھے ہر وقت برائی کرتا ہے اور پھر اس کے پیچھے نماز بھی پڑھتا ہے، یہ جائز ہے، یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــ

پیش امام لائق احترام ہے، اس کی بے عزتی کرنا جائز نہیں، برائی کرنا تو ہر مسلمان کا برا ہے، خاص طور سے پیش امام کی برائی کرنا اور بھی قبیح ہے؛ لیکن اس سے اس پیش امام کے پیچھے برائی کرنے والے کی نماز فاسد نہیں ہوتی۔(۱)

سوال: ایک شخص پیش امام کے مارنے کے لیے ہاتھ اٹھالیتا ہے اور پھر بھی وہ اس کے پیچھے نماز پڑھتا ہے، جائز ہے، یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــ

سابق میں ملاحظہ کیجئے۔ واللہ اعلم

احقر محمد تقی عثمانی عفی عنہ، ۱۷/۱/۱۳۸۸ھ۔ (فتویٰ نمبر ۱۷/۷۷-۱۹-الف) (فتاویٰ عثمانی: ۱/۴۳۵)

☆☆☆

---

(۱) (وقوله صلى الله عليه وسلم: من سلم المسلمون من لسانه ويده) معناه: من لم يؤذ مسلماً بقول ولا فعل وخص اليد بالذكر لأن معظم الأفعال بها، الخ. (شرح النووى لمسلم، باب بيان تفاضل الإيمان: ۲/ ۱۰، دار إحياء التراث العربى بيروت. انيس)

عن أبى الدرداء رضى الله عنه أن النبى صلى الله عليه وسلم قال: ماشيئى أثقل فى ميزان المؤمن يوم القيامةمن حسن خلق وإن الله ليبغض الفاحش البذى. (سنن الترمذى باب ماجاء فى حسن الخلق (ح: ۲۰۰۲) انيس)

عن عبد الله رضى الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ليس المؤمن بالطعان ولا اللعان ولا الفاحش ولا البذىء. (سنن الترمذى، باب ماجاء فى اللعنة (ح: ۱۹۷۷) انيس)

فتنہ پرداز کی امامت

فتنہ پرداز کی امامت جائز ہے، یا نہیں:

سوال: ایسے مفسد شخص کو جو مسلمان لوگوں کے آپس میں جھگڑا کرادے اور غلط مسئلہ بتاوے، امام بنانا جائز ہے، یا نہیں؟

الجواب

ایسے مفسد کو امام نہ بنایا جاوے۔(۱) (فتاویٰ دارالعلوم دیو بند:۲۳۴/۳)

فسادی شخص کی امامت:

سوال: اس بارے میں کیا رائے ہے کہ میرے گاؤں کی مسجد میں ایک پرہیزگار، دیندار، شریعت پرست، نہایت صحیح قرآن خواں اور حاجت مند شخص امام مقرر تھے اور ساتھ ہی ساتھ سرکاری پرائمری مکتب کے معلم بھی تھے اور سرکاری نوکری کی وجہ سے دوسری جگہ ان کو سرکاری قانون کے مطابق ملازمت کی خاطر بدلی ہوگئی، مقرر امام صاحب جاتے وقت مسجد میں اپنی جگہ دوسرے کو اپنا قائم مقام مقرر کر گئے تھے، اس شرط پر کہ جب میں دوبارہ اپنی بدلی ہوکر یہاں آجاؤں گا، اسی وقت امامت بھی لے لوں گا، قائم مقام امام بھی اس شرط پر راضی تھے اور اپنی خواہش کے مطابق اب پھر بدلی اسی سابقہ جگہ پر ہوگئے ہیں، اب مقرر امام صاحب سابق صاحب امام کو عہدہ امامت واپس کردیا جاوے تو اسی روز عشاء کے وقت سے دوسرے امام امامت چھوڑی اور سابق امام کی غیر حاضری کی وجہ سے کسی دوسرے شخص کی امامت پر نماز ادا کرتے رہے، قائم مقام امام نے بھی مصلیوں کے ساتھ دوسرے کی امامت میں شرکت دی اور یہی حالت تین چار روز تک قائم رہی ہے، اس کے بعد ایک صبح کو فجر کی نماز کے وقت قائم مقام امام صاحب اچانک امامت کے لئے کھڑے ہوگئے اور کمیٹی کی تحریک کو پامال کرڈالی ہے، بعدہ باضابطہ امامت کررہے ہیں اور وہ کسی پیر عالم باعمل

(۱) اس لئے کہ یہ فاسق ہوا اور فاسق کی امامت مکروہ ہے:
ویکره إمامة عبد،إلخ، وفاسق.(الدر المختار علی هامش رد المحتار،باب الإمامة: ۵۲۳/۱،ظفیر)
﴿وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْأَرْضِ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ﴾(سورة القصص:۷۷.انیس)
أی لا تعمل فیها بمعاصی اللّٰه،إن اللّٰه لا یحب المفسدین فی الأرض.(فتح القدیر للشوکانی،تفسیر سورة القصص:۲۱۵/۴،دار ابن کثیر.انیس)

کی خدمت میں حاضر ہوکر کمیٹی کے خلاف فتویٰ طلب کیا؛ لیکن پیر صاحب موصوف بھی کمیٹی کی رائے پر ان کو عمل کرنے کا حکم دئے؛ تاہم وہ اپنی ضد اور ہٹ دھرمی میں جمے ہوئے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم امامت کر رہے ہیں اور ایک فساد برپا کرنے کے لئے کمربستہ ہیں، آیا ایسے امام کے پیچھے مقتدی کی نماز درست ہے، یا نہیں؟

الجواب ـــــــــــــــــــ وباللّٰہ التوفیق

جب کہ منتظمہ اور سب مقتدیوں نے ان کو امامت سے علاحدہ کردیا اور سابق امام صاحب مستقل وہیں موجود ہیں تو علیٰحدہ شدہ شخص کو زبردستی نماز پڑھانے کا حق نہیں ہے؛ تاہم جو نمازیں ان کے پیچھے پڑھی گئیں ہیں، وہ ادا ہوگئیں، آپ کو بھی چاہئے کہ تنہا نماز نہ پڑھیں؛ بلکہ مسجد میں جاکر جماعت سے پڑھا کریں اور سابق امام کو بھی نماز پڑھانے کے لئے تجویز کریں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ: العبد نظام الدین الاعظمی عفی عنہ، مفتی دارالعلوم دیوبند، ۱۹/۷/۱۳۸۶ھ۔

الجواب صحیح: سید احمد علی سعید، نائب مفتی دارالعلوم دیوبند، الجواب صحیح: بندہ محمود عفی عنہ۔ (نظام الفتاویٰ: ۲۰۶/۵-۲۰۷)

فراڈی شخص کی امامت:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے فراڈ کا کام کیا ہے، اس کا ایک کیس ایک عدالت میں چل رہا ہے، اسی کیس کے سلسلے میں جیل ہوگئی تھی، اب ضمانت پر آیا ہوا ہے، موجودہ کیس یہ ہے کہ چند روپے چاندی کے سکے لے کر بنئے کے پاس گیا اور کہا کہ میرے پاس چاندی کے ایک ہزار روپے ہیں، ستاون ہزار روپئے میں معاملہ ہوگیا، دھوکہ سے بنئے سے ستاون ہزار روپے لے لیے اور تھیلی میں ایک ہزار روپئے گیلٹ کا دے دیا، موقعہ پر پکڑا گیا کیا، ایسے شخص کے پیچھے نماز ہوسکتی ہے؟

الجواب ـــــــــــــــــــ وباللّٰہ التوفیق

اگر واقعہ صحیح ہے تو یہ شخص گناہ کبیرہ کا مرتکب ہے، (۱) اور گناہ کبیرہ کا ارتکاب کرنے والے کو منصب امامت نہ دینا چاہیے اور اس کو امام نہ بنانا چاہیے، یہاں تک کہ اس کا مقدمہ ختم ہوکر یہ تائب نہ ہوجائے اور اس کے حالات توبہ سے اطمینان نہ ہوجائے؛ کیوں کہ ایسے شخص کے پیچھے نماز بکراہت ادا ہوتی ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ: العبد نظام الدین الاعظمی عفی عنہ، مفتی دارالعلوم دیوبند، ۲۰/۱۲/۱۴۰۹ھ۔

الجواب صحیح: حبیب الرحمٰن خیرآبادی، مفتی دارالعلوم دیوبند۔ (نظام الفتاویٰ: ۲۰۷/۵-۲۰۸)

---

(۱) عن عبداللّٰہ رضی اللّٰہ عنہ عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال: إن الصدق یھدی إلی البر وإن البر یھدی إلی الجنة وإن الرجل لیصدق حتی یکون صدیقا وإن الکذب یھدی إلی الفجور وإن الفجور یھدی إلی النار ==

مسلمانوں میں انتشار پھیلانے والے کی امامت:

سوال (۱) قصبہ میں پہلے ایک جگہ جمعہ ہوتا تھا، زید جو کہ عالم ہے، اس نے کچھ لوگوں کو سابق امام کو بدعتی کہہ کر دوسری جگہ جمعہ کے قیام پر ابھارا اور جمعہ قائم کروادیا، امام کے انتقال کے بعد زید خود امام ہوگیا تو دوسرے جمعہ کی مخالفت شروع کردی اور عدم جواز کا فتویٰ دے دیا، حتی کہ اختلاف کی نوبت آ گئی، بالآخر لوگوں نے تیسرا جمعہ قائم کرلیا؟

(۲)　زید صرف جمعہ کا امام ہے، مسجد میں سالانہ تبلیغی جلسہ ہوا، جس میں زید پنجوقتہ نماز پڑھانے پر ضد کی، جبکہ جماعت کے ذمہ دار امام متعین کرنا چاہتے تھے، زبردستی ظہر وعصر پڑھائی، مغرب، عشا اور فجر حکمت عملی سے جماعت والوں نے دوسرے سے پڑھوائی؟

(۳)　زید کھلم کھلا ظالمین وقاتلین کی حمایت کرتا ہے؟

هو المصوب

اگر واقعتاً مذکور شخص امت میں انتشار پھیلاتا ہے اور ظالموں وقاتلوں کی حمایت کرتا ہے وہ فاسق ہوگا اور فاسق کی امامت مکروہ ہوتی ہے، لہٰذا مذکور شخص کی امامت مکروہ ہوگی، (۱) اور اگر اپنے اعمال بد سے توبہ کرلیتا ہے اور امت میں انتشار پھیلانے کا کام نہیں کرتا ہے تو امامت مکروہ نہ ہوگی۔ بہر حال حکمت عملی سے وہ راہ اپنائی جائے، جس سے کہ باہمی اختلاف کو بڑھاوا نہ ملے اور حتی الامکان موجودہ انتشاری کیفیت کو دور کرنے کی کوشش کی جائے، ذاتی رنجشوں کو انتشار دینی کا سبب نہ بنایا جائے، ورنہ سخت گنہگار رہوں گے، اللہ سرائر کا جاننے والا ہے۔

تحریر: محمد مستقیم ندوی۔ تصویب: ناصر علی ندوی۔ (فتاویٰ ندوۃ العلماء: ۲/۳۸۵-۳۸۶)

== و إن الرجل ليكذب حتى كتب عند الله كذابا. (صحيح البخاري، باب قول الله اتقوا الله وكونوا مع الصادقين (ح: ٦٠٩٤)/الصحيح لمسلم،باب قبح الكذب وحسن الصدق وفضله (ح: ٢٦٠٧)انيس)

عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم مر على صبرة طعام فأدخل يده فيها فنالت أصابعه بللاً فقال: ما هذا يا صاحب الطعام؟قال: أصابته السماء يا رسول الله قال: أفلا جعلته فوق الطعام كي يراه الناس ،من غش فليس منا. (صحيح لمسلم،باب قال النبي صلى الله عليه وسلم من غش فليس منا (ح: ١٠٢)انيس)

(۱)　عن أبي هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: المسلم أخو المسلم لايظلمه ولايخذله ولايحقره ... بحسب إمرء من الشر أن يحقر أخاه المسلم، كل المسلم على المسلم حرام دمه وماله وعرضه. (الصحيح لمسلم، كتاب البر والصلة والآداب،باب تحريم ظلم المسلم وخذله واحتقاره،رقم الحديث: ٢٥٦٤)

ويكره تنزيهًا إمامةً عبد ... وفاسق. (الدرالمختارمع ردالمحتار: ٢٩٨/٢)(كتاب الصلاة،باب الإمامة،انيس)

جھگڑالو اور فسادی کی امامت:

سوال: گزارش ہے کہ اس سے قبل خط روانہ کر چکا ہوں، اس میں آپ نے پانی کے متعلق تو تحریر کر دیا؛ لیکن حافظ جی کے متعلق کچھ نہیں تحریر کیا، جو حافظ جھگڑے فساد گالی وغیرہ سے پیش آتا ہو، اس کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے، ان کے پیچھے نماز ہوگی، یا نہیں ہوگی؟

الجواب ــــــــــــــــ حامدًا و مصلیًا

بے وجہ جھگڑا فساد کرنا اور گالی دینا بہت بُرا ہے،(۱) امام اور مقتدی سب کو اس سے باز آ جانا چاہئے، توبہ کرنا چاہئے، (۲) جو نمازیں اس امام کے پیچھے پڑھی گئی ہیں، ادا ہوگئیں ہیں، آئندہ ایسا نہ کریں۔ فقط واللہ سبحانہ تعالی اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند۔ الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ، دارالعلوم دیوبند۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۱۶۵/۶)

جس کی وجہ سے گروہ بندی ہو، اس کی امامت:

سوال: کسی امام کی وجہ سے مسلمانوں میں گروہ بندی اور جھگڑے ہوجاویں، اس کو امامت پر رکھنا اولیٰ ہوگا، یا علاحدہ کر دیا جاوے؟

الجواب ــــــــــــــــ

ایسے شخص کا علاحدہ ہوجانا امامت سے بہتر ہے۔ (۳) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۱۸۲/۳-۱۸۳)

---

(۱) عن عبد الله بن مسعود رضى الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "سباب المسلم فسوق، وقتاله كفر". {متفق عليه} (مشكاة المصابيح، كتاب الآداب، باب حفظ اللسان والغيبة والشتم: ٤١١/٢، قديمي (الفصل الأول، رقم الحديث: ٤٨١٤)/صحيح البخارى، باب خوف المؤمن من أن يحبط عمله وهو لا (ح: ٤٨)/ الصحيح لمسلم، باب قول النبى صلى الله عليه وسلم: سباب المسلم فسوق (ح: ٦٤) انيس)

﴿وأحسن كما أحسن الله إليك ولا تبغ الفساد فى الارض ان الله لا يحب المفسدين﴾ (سورة القصص: ٧٧)

(۲) علىٰ أن التوبة من جميع المعاصى واجبة وأنها واجبة على الفور لايجوزتاخيرها سواء كانت المعصية كبيرة أوصغيرة. (شرح النووى على الصحيح لمسلم، كتاب التوبة: ٣٥٤/٢، قديمى)

(۳) "ولو أم قوماً وهم له كارهون إن الكراهة لفساد فيه أو لأنهم أحق بالإمامة منه كره" إلخ. (ردالمحتار، باب الإمامة: ٥٢٢/١)

اور کچھ نہ ہو تو یہی بات کافی ہے کہ اس کی وجہ سے مسلمانوں میں باہم اختلاف ہے جو نہایت بری چیز ہے۔ واللہ اعلم (ظفیر)

اس لئے کہ امامت کا منشا باہم رشتۂ اتحاد و اتفاق کا مضبوط کرنا ہے اور یہاں وہی منشا ختم ہو رہا ہے۔

"ومن حكمها نظام الألفة وتعلم الجاهل من العالم". (الدر المختار علىٰ هامش رد المحتار، باب الإمامة: ٥١٥/١. ظفير)

خلافت کے مخالف کی امامت:

سوال: جو شخص خلافت سے قطع تعلق کرے اور اس کے متعلق نہ کوئی کوشش کرے، نہ کسی جلسہ میں شریک ہو اور اگر اس سے سبب دریافت کیا جائے تو اس کو غیر اہم اور خلاف مصلحت بتلاوے اور اپنے زیر اثر اشخاص کو بھی اس کی تلقین کرتا رہے اور فرقہ بندی قائم کردے، کیا یہ شخص مسلمان ہے؟ اگر ہے تو اس کی امامت جائز اور اولیٰ ہوسکتی ہے؟(۱)

الجواب

وہ شخص غلطی پر ہے، اسلام اور سلطنت وخلافت اسلام کے ساتھ ہمدردی مسلمانوں کا اولین فرض ہے، مسلمان ہوکر خلافت اسلامیہ سے ہمدردی نہ رکھنا سخت خطا ہے، تفصیل کا یہ موقعہ نہیں ہے۔(۲) بالاجمال یہ ہے کہ خیال مذکور اس شخص کا غلط ہے اور باطل ہے، باقی تکفیر اس کی درست نہیں ہے اور جھگڑا کرنا مناسب نہیں ہے اور کچھ تعرض اس کے ساتھ نہ کیا جاوے اور فتنہ وفساد نہ بڑھایا جاوے، صبر وسکون کے ساتھ اپنا کام کئے جاؤ، جو شریک ہو فبہا اور جو شریک نہ ہو، وہ اس کے ذمہ ہے، اس کے ساتھ کچھ تعرض کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۱۳۳/۳-۱۳۴)

غلط مسائل کی تبلیغ کرنے والے کی امامت کا حکم:

سوال: وزیراعلی سرحد کی وساطت سے آپ کا یہ استفتاء ہمیں ملا، سوال میں امام مسجد مولوی عبدالرحمٰن صاحب پر مندرجہ ذیل الزامات کا ذکر ہے:

(۱) مسلمانوں میں تفرقہ پیدا کرنے میں مصروف ہے۔

(۲) قرآن مجید غلط پڑھتا ہے۔

(۳) غلط مسائل کی تبلیغ کرتا ہے۔

(۴) جھوٹ سے کام لیتا ہے۔

---

(۱) ۱۹۰۰ء میں خلافت ترکی کے خاتمہ کے بعد ہندوستان میں اس کی بحالی کی تحریک چلائی جارہی تھی، اسی کے بارے میں سوال ہے۔ انیس

(۲) عن ابن عمر قال: خطبنا عمر بالجابية فقال: ... عليكم بالجماعة وإياكم والفرقة فإن الشيطان مع الواحد وهو من الإثنين أبعد، الخ. (سنن الترمذی، باب جاء فی لزوم الجماعة (ح: ۲۱۶۵)

إذا تحققت الإمامة الكبرىٰ لأحد فلايجوز لأحد البغاة الخروج عليه ويجب اتباعه وتعبر الشريعة هذا الاتباع بلزوم الجماعة. (العرف الشذی: ۳۹۸/۳، دار التراث العربی بیروت. انیس)

وظاهر عبارة خزانة الفتاوىٰ لزوم إطاعة من استوفى شروط الإمامة. (ردالمحتار، كتاب الأشربة: ٦/٤٦٠، دارالفكر بيروت. انيس)

---

(۱)

(۵)　تحریری معاہدہ سے منحرف ہوگیا ہے، وغیرہ۔

الجواب

مسجد کی منتظمہ کمیٹی ومعتمد علیہ نمازی تحقیق کرلیں، اگر واقعی یہ الزامات درست ہیں تو ایسا شخص لائق امامت نہیں، (۱) اس کو امامت سے ہٹادیا جاوے اور کسی معتمد علیہ دیندار حنفی المسلک عالم کو امام مقرر کردیا جاوے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ۔ الجواب صحیح: محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ، ۷/ ذوالقعدہ ۱۳۹۲ھ۔ (فتاویٰ مفتی محمود: ۲/ ۱۶۷)

☆☆☆

---

(۱)　﴿وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْأَرْضِ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ﴾(سورة القصص:۷۷)أی لا تعمل فيها بمعاصی الله، إن الله لا يحب المفسدين فی الأرض.(فتح القدير للشوكانی،تفسير سورة القصص:۲۱۵/۴،دارابن كثير.انيس)

﴿واعتصموا بحبل الله جميعا ولا تفرقوا واذكروا نعمة الله عليكم إذ كنتم اعداء فالف بين قلوبكم فاصبحتم بنعمته اخوانا وكنتم على شفا حفرة من النار فانقذكم منها كذلك يبين الله لكم اياته لعلكم تهتدون﴾(سورةآل عمران:۱۰۳)

(ترجمہ: اور مضبوط پکڑے رہو اللہ کی رسی کو جس طور پر کہ باہم سب متفق بھی رہو اور آپس میں نااتفاقی نہ کرو اور تم پر جو اللہ تعالیٰ کا انعام ہے اس کو یاد کرو جب کہ تم دشمن تھے اللہ تعالیٰ نے تمہارے قلوب میں الفت ڈال دی سو تم خدا تعالیٰ کے انعام سے آپس میں بھائی بھائی ہوگئے اور تم لوگ دوزخ کے گڑھے کے کنارے کھڑے تھے، سواس سے خدا تعالیٰ نے تمہاری جان بچالی، اسی طرح اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو اپنے احکام بیان کرکے بتلاتے ہیں تا کہ تم لوگ راہ ہدایت پر قائم رہو۔ انیس)

عن مرثد بن أبی مرثد الغنوی وكان بدريا قال:قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:إن سركم أن تقبل صلاتكم فليأمكم خياركم،الخ.(المعجم الكبير للطبرانی،ماأسند مرثد بن أبی مرثد الغنوی (ح:۷۷۷)انيس)

إذا لحن فی الإعراب لحناً فهو على وجهين:إما أن لاتغير المعنى بأن قرأ﴿لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ﴾(الحجرات: ۲) ... وفی هذا الوجه لا تفسد صلاته بالإجماع، وأما إن غير المعنى بأن قرأ﴿هو الخالق البارىء المصور﴾(الحشر: ۲۴) بنصب الواو ورفع الميم ... وفی هذا الوجه اختلف المشايخ، قال بعضهم:لا تفسد صلاته وهكذا روی عن أصحابنا وهو الأشبه لأن فی اعتبار الصواب فی الإعراب إيقاع الناس بالحرج والحرج مرفوع شرعاً وروی عن هشام عن أبی يوسف إذا لحن القارىء فی الإعراب وهو إمام قوم وفتح عليه رجل إن صلاته جائزة وهذه المسئلة دليل على أن أبا يوسف كان لايقول بفساد الصلاة بسبب اللحن فی الإعراب فی المواضع كلها، الخ.(المحيط البرهانی،الفصل العاشر فی اللحن فی الإعراب:۳۳۱/۱-۳۳۲،دارالكتب العلميةبيروت.انيس)

عن عبدالله بن عمرو بن العاص رضی الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال:من كتم علماً ألجمه الله يوم القيامة بلجام من نار.(المستدرک للحاكم:۱۸۲/۱،رقم الحديث:۳۴۶،دارالكتب العلمية بيروت.انيس)

عن عبدالله رضی الله عنه عن النبی صلى الله عليه وسلم قال :إن الصدق يهدی إلى البر وإن البر يهدی إلى الجنة وإن الرجل ليصدق حتى يكون صديقا وإن الكذب يهدی إلى الفجور وإن الفجور يهدی إلى النار و إن الرجل ليكذب حتى كتب عند الله كذابا.(صحيح البخاری، باب قول الله اتقوا الله وكونوا مع الصادقين (ح:۶۰۹۴)/الصحيح لمسلم،باب قبح الكذب وحسن الصدق وفضله (ح:۲۶۰۷)انيس)

نس بندی کرانے والے کی امامت

نس بندی کرنے والے کی امامت:

سوال: جو شخص جان بوجھ کر نس بندی کرائے، اس کی امامت کیا ہے؟ حرام، یا مکروہ؟

الجواب ــــــــــــــــــــ وباللّٰہ التوفیق

جان بوجھ کر ایسا کرانا ممنوع وحرام ہے، ایسے شخص کی امامت مکروہ تحریمی ہوتی ہے۔(۱) فقط واللہ اعلم بالصواب

کتبہ: محمد نظام الدین اعظمی، مفتی دارالعلوم دیوبند سہارنپور۔ (منتخبات نظام الفتاویٰ:۱/۲۸۶)

نس بندی کرانے والے کی امامت:

سوال: احقر نے آپریشن کرالیا ہے، سات اولاد ہونے کے بعد، احقر کے پانچ لڑکے اور دو لڑکیاں ہیں، احقر صوم وصلوٰۃ کا پابند ہے، امامت کرسکتا ہے، یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــ وباللّٰہ التوفیق

اولاد زیادہ ہونے کے خوف سے نس بندی کرالینا خدا کی صفت رزاقیت اور ربوبیت پر اعتماد نہ کرنا ہے، ہر نماز میں الحمد للہ رب العالمین پڑھ کر خدا کی ربوبیت اور اس کی رزاقیت کا انسان اقرار کرتا ہے، پھر نس بندی کا کیا کام، جو خدا اولاد دیتا ہے، وہی اس کے لیے رزق کا وعدہ بھی کرتا ہے؛(۲) اس لیے آپ نے آپریشن کرا کے بہت بڑا گناہ کیا ہے،

(۱) ﴿لاَ تَقْتُلُوْا أَوْلاَدَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلاَقٍ﴾(سورة الإسراء:۳۱-انیس)

قال عبدالله: كنا نغزو مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وليس لناشيء ،فقلنا:ألا نستخصي؟فنهانا عن ذلک ثم رخص لنا أن ننكح المرأة بالثوب ثم قرأ علينا﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لاَ تُحَرِّمُوْا طَيِّبَاتِ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلاَ تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لاَ يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ﴾(سورةالمائدة: ۸۷).(صحيح البخارى، كتاب النكاح،باب مايكره من التبتل و الخصاء (ح: ۵۰۷۵)/ الصحيح لمسلم،باب نكاح المتعة وبيان أنه أبيح ثم نسخ (ح: ۱۴۰۴)/السنن الكبرىٰ للنسائى، قوله تعالىٰ: لاتحرموا طيبات ماأحل الله،الخ (ح:۱۱۰۸۵)/مسندأبى يعلىٰ،مسند عبدالله بن مسعود (ح:۵۳۸۲)انيس)

فدل على أنه حرام فى الآدمى صغيرًاكان أوكبيرًالأن فيه تغير خلق الله تعالىٰ،ولمافيه من قطع النسل وتعذيب الحيوان.(عمدةالقارى شرح الصحيح للبخارى،باب قول الرجل لأخيه،الخ (ح:۱۷۰۵):۲۰/۷۱. انيس)

(۲) ﴿ومامن دابة فى الأرض إلاعلىٰ الله رزقها﴾(سورة هود:۶)

آپ کو چاہئے کہ بارگاہ الٰہی میں رو کر گڑگڑا کر توبہ واستغفار کریں، اگر آپ صدق دل سے توبہ کرلیں تو آپ کے پیچھے نماز درست وصحیح ہے۔(۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

عبداللہ خالد مظاہری، ۳/۸/۱۴۰۱ھ۔ (فتاویٰ امارت شرعیہ: ۴۲۶/۲)

نس بندی کرائے ہوئے شخص کی امامت:

سوال: نس بندی کرائے ہوئے آدمی کے پیچھے امامت کا کیا حکم ہے، جب کہ آدمی اس وقت صوم وصلوۃ کا پابند ہے؟

هو المصوب

نس بندی کرانا حرام ہے، (۲) اس کی امامت مکروہ ہے، (۳) توبہ استغفار کرے، اگر تائب ہوجائے اور آثار توبہ ظاہر ہوجائیں تو امامت کرسکتا ہے۔(۴)

تحریر: محمد ظہور ندوی۔ (فتاویٰ ندوۃ العلماء: ۲۹۸/۲)

کثرت اولاد کے خطرے سے نس بندی کرانا شرعا درست نہیں:

سوال: جس کا خاندانی منصوبہ بندی کا آپریشن ہوا ہو (جس نے برضا ورغبت کیا ہو) اور وہ اس وقت امامت کا خواہاں بھی ہو، کیا اس کے پیچھے نماز ہوسکتی ہے؟ نیز ایک شخص ہے، جو کثرت اولاد کے ڈر سے اپنی بیوی کا آپریشن کروالیا ہو اور اب امامت کرتا ہے، کیا ایسے شخص کے پیچھے نماز ہوسکتی ہے؟

(۲) دو سگی بہنوں کا ایک شخص کے نکاح میں ہونا شریعت کی نگاہ میں کیسا ہے؟ دونوں بہنیں ایک ہی ماں باپ کی اولاد ہیں اور ایک مرد کے نکاح میں حیات ہیں، کیا ایسے شخص کو امام بنایا جاسکتا ہے؟

---

(۱) عن عبد اللّٰه بن مسعود قال قال رسول اللّٰه صلى الله عليه وسلم: "التائب من الذنب كمن لا ذنب له". {رواه ابن ماجة} (مشكوة المصابيح، باب الاستغفار والتوبة، الفصل الثالث: ۲۰۶/۱ (رقم الحديث: ۲۳۶۵، انيس)

(۲) خصاء بني آدم حرام بالاتفاق. (الفتاوى الهندية: ۳۵۷/۵) (الباب التاسع عشر في الختان و الخصاء وقلم الأظفار، إلخ، انيس)

أما خصاء الآدمي فحرام. (الدر المختار مع رد المحتار: ۳۴۲/۵، كتاب الحظر و الإباحة. انيس)

ومرتكب الحرام فاسق. (الطحطاوي على المراقي: ۲۷، مصري، انيس)

(۳) ويكره تنزيهًا إمامة عبد... وفاسق. (الدر المختار مع رد المحتار: ۲۹۸/۲ (كتاب الصلاة، باب الإمامة، انيس)

(۴) ﴿فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهِ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ اِنَّ اللّٰه غَفُوْرٌ رَحِيْمٌ﴾. (سورة المائدة: ۳۹) انيس)

﴿اِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَحِيْمًا. (سورة الفرقان: ۷۰) انيس)

(۳) ایک شخص ہے، جو عرصہ سے امامت کررہا ہے، نیز وہ اپنی روزی کے لیے دوسرا کاروبار دست کاری بھی کرتا ہے، اچانک مشین کے ذریعہ سے ایک ہاتھ کا آدھا پنجہ اس کا کٹ جاتا ہے، حالات صحیح ہوجانے پر کیا وہ امامت کے فرائض انجام دے سکتا ہے؟

هو المصوب

(۱) نس بندی اگر اپنی مرضی سے کرایا ہے تو یہ ایک بڑا گناہ ہے،(۱) اس کے بعد امامت مکروہ ہے، بعد کو توبہ واستغفار کرے اور اس کے آثار بھی ظاہر ہوں تو اس کی امامت کرسکتا ہے، کثرت اولاد کے خطرے سے نس بندی کرانا شرعاً درست نہیں،(۲) اس کی امامت مکروہ ہوگی۔(۳)

(۲) جو دو بہنوں سے نکاح کرکے دونوں سے تعلق رکھے، وہ امامت نہیں کرسکتا ہے، اس کی امامت مکروہ ہے۔(۴)

(۳) مشین کے ذریعہ ہاتھ کا پنجہ کٹ جائے تو وہ امامت کرسکتا ہے۔

تحریر: محمد ظہور ندوی۔ (فتاویٰ ندوۃ العلماء: ۲/۲۹۹-۳۰۰)

بیوی کا آپریشن کرانے والے کی امامت:

سوال: زید نے شدید مجبوری کی وجہ سے بیوی کا آپریشن کرایا ہے اور زید کی فی الحال امامت کی ذمہ داری ہے۔ کیا امامت صحیح ہوئی؟

هو المصوب

اگر ماہر مسلم ڈاکٹر کے مشورہ سے آپریشن کرایا ہے تو بربنائے ضرورت کوئی گناہ نہیں ہے، رہا! امامت کا مسئلہ تو اس پر کوئی اثر نہیں پڑے گا، امامت درست ہوگی۔(۵)

تحریر: محمد ظفر عالم ندوی۔ تصویب: ناصر علی ندوی۔ (فتاویٰ ندوۃ العلماء: ۲/۳۰۳)

(۱) خصاء بني آدم حرام بالاتفاق. (الفتاویٰ الهندية: ٥/٣٥٧) (الباب التاسع عشر في الختان والخصاء، انیس)

(۲) (وكذا تكره خلف أمرد)... وكذا أجذم ... ومجبوب وحاقن ومن له يد واحدة، فتاویٰ الصوفية عن التحفة، والظاهر أن العلة النفرة، الخ. (ردالمحتار: ٢/٣٠٢) (كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب في إمامة الأمرد، انیس)

(۳) (قوله: "وكره إمامة العبد والأعرابي والفاسق...")... أما الكراهة فمبنية علىٰ قلة الناس رغبة الناس في الإقتداء بهؤلاء فيؤدي إلىٰ تقليل الجماعة المطلوب تكثيرها تكثيرًا للآجر ... والفاسق لايهتم لأمر دينه. (البحر الرائق: ١/٦١٠) (كتاب الصلاة، باب الإمامة، انیس)

(۴) ﴿حرمت عليكم... أن تجمعوا بين الأختين﴾ (سورة النساء: ٢٣) (انیس)

(۵) خصاء بنی آدم بالاتفاق حرام ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری: ۵/۳۵۷، انیس)

==

فیملی پلاننگ سے توبہ کرنے والے کی امامت:

سوال: یہ تو معلوم ہے کہ فیملی پلاننگ ناجائز ہے اور ﴿خشية إملاق﴾ قلتِ رزق کی وجہ سے آپریشن، یا مانع حمل ادویہ استعمال کرنا، یا عزل یہ سب چیزیں ممنوع ہیں۔

البتہ سوال یہ ہے کہ اگر کوئی نیم تعلیم یافتہ آپریشن کرائے اور بعد میں جب پوچھ تاچھ شروع ہو تو وہ مولوی صاحب مجمعِ عام میں جامع مسجد کے ایک مفتی صاحب کے سامنے اعلانیہ توبہ کریں اور مفتی صاحب اس کو توبہ کرانے کے بعد اس کے پیچھے نماز جائز قرار دے تو آیا اس کی توبہ قبول ہے، یا نہیں؟ اور اس کے پیچھے نماز درست ہے، یا نہیں؟ اس مسئلہ میں شدید اختلاف ہے؛ اس لیے مفصل ومدلل جواب جلد از جلد عنایت فرما کر مشکور فرمائیں؟

(۲) صورتِ ثانیہ اس مولوی صاحب سے جب مفتیوں نے دریافت کیا کہ آپ نے یہ آپریشن کیوں کرایا؟ تو مولوی صاحب حلفیہ بیان دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ میری صحت ہمیشہ کمزور رہتی تھی اور اہلیہ کی بھی تو میں نے چند اشخاص کے کہنے پر یہ آپریشن کرالیا، بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ علماء لوگ اس کو بھی تسلیم نہیں کرتے تو میں اب آپ مفتی حضرات کے سامنے اور تمام مقتدیوں کے سامنے جامع مسجد میں توبہ کرتا ہوں اور اپنے کئے کی معافی مانگتا ہوں اور اپنے فعل پر خود نادم اور پشیماں ہوں۔

لہٰذا خدارا! میری توبہ قبول ہونے کا فتویٰ صادر فرما کر ممنون فرمائیں، مفتی صاحب نے جو کہ دار العلوم کے فاضل ہیں، عام لوگوں کے سامنے اس مولوی صاحب سے اعلانیہ توبہ کرائی اور اس کے بعد اس کے پیچھے نماز جائز ہونے کا حکم فرمایا، ان صورتوں کی علاحدہ علاحدہ تشریح فرما کر مدلل جواب عنایت فرمائیں؟

الجواب ـــــــــــــــــــــــ حامدًا ومصليًا

توبہ جب سچے دل سے ہوگی، ان شاء اللہ تعالیٰ توبہ قبول ہوگی، اللہ پاک کا وعدہ ہے، کسی کو کہنے کا حق نہیں کہ فلاں کی توبہ قبول نہیں، (۱) البتہ اگر کوئی شخص اس لیے توبہ کا اعلان کرے کہ اس کو امامت سے الگ کر دیا گیا اور اس کے پیچھے

== العلاج لإسقاط الولد إذا استبان خلقه كالشعر والظفر ونحوهما لا يجوز و إن كان غير مستبين الخلق يجوز. (الفتاوى الهندية: ٣٥٦/٥) (الباب الثامن عشر في التداوی والمعالجات وفيه العزل واسقاط الولد، انيس)

إمرأة مرضعة ظهر بها حبل و انقطع لبنها و تخاف علىٰ ولدها الهلاك و ليس لأبي هٰذا الولد سعة حتىٰ يستأجر الظئر يباح لها أن تعالج في استنزال الدم مادام نطفة أو مضغة أو علقة. (الفتاویٰ الهندية: ٣٥٦/٥) (الباب الثامن عشر في التداوی والمعالجات وفيه العزل واسقاط الولد، انيس)

(۱) قال اللّٰه تعالىٰ: ﴿وإني لغفار لمن تاب و آمن وعمل صالحاً ثم اهتدىٰ﴾ (سورة طٰه: ٨٢) ==

نماز پڑھنی چھوڑ دی اور اب وہ گویا کہ بے روزگار رہو، یا اس کا اقتدار جاتا رہے تو ظاہر ہے کہ یہ توحقیقی توبہ نہیں، نمازی اس کو تسلیم کرنے کے مکلّف بھی نہیں؛ مگر دل کا حال اللہ تعالیٰ کو معلوم۔(۱) فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیو بند۔ (فتاویٰ محمودیہ:۶/۱۰۸-۱۰۹)

حمل ساقط کرانے والے کی امامت:

سوال: ایک شخص نے کنواری لڑکی سے نکاح کیا، بعد دو ماہ کے پتہ چلا، تشخیص کرائی تو معلوم ہوا کہ منکوحہ کو پانچ چھ ماہ کا حمل حرام سے ہے، تب اس حمل کو ایک ناگوار سمجھ کر قصداً ساقط کرا کر، پھر دوبارہ الٹا کر نکاح کیا، اب اس کے پیچھے نماز جائز ہے، یا نہیں؟

(حافظ عظمت اللہ، مقام مصطفیٰ آباد، محلّہ قاضیان، ضلع انبالہ)

الجواب ــــــــــــــــــــ حامدًا و مصليًا

صورت مسئولہ میں نکاح صحیح ہو چکا تھا، حمل ساقط کرا کے دوبارہ نکاح کی ضرورت نہ تھی، البتہ وضع حمل سے پہلے صحبت کرنا درست نہ تھا، (۲) قصداً حمل کو ساقط کرنا ایسی صورت میں سخت گناہ ہے، (۳) اگر باوجود علم کے ایسا کیا ہے تو

== عن عبد اللّٰه بن مسعود رضى اللّٰه عنه قال: قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم: "التائب من الذنب كمن لاذنب له". {رواه ابن ماجة} (مشكوة المصابيح، كتاب الدعوات، باب الاستغفار والتوبة: ١/٢٠٦، قديمى) (الفصل الثالث، رقم الحديث: ٢٣٦٥، انيس)

(١) وقوله صلى اللّٰه عليه وسلم: "أفلا شققت عن قلبه حتى تعلم أقالها أم لا"؟... ومعناه: أنك إنما كلفت بالعمل بالظاهر وما ينطق به اللسان وأما القلب فليس لك طريق إلى معرفة ما فيه فأنكر عليه إمتناعه من العمل بما ظهر باللسان وقال: أفلا شققت عن قلبه لتنظر هل قالها القلب واعتقدها و كانت فيه أم لم تكن، بل جرت على اللسان فحسب، إلخ. (شرح النووى على الصحيح لمسلم، كتاب الإيمان، باب تحريم قتل الكافر بعد قوله: لا إله إلا اللّٰه: ١/٦٨-٦٩، قديمى)

(٢) (و) صح نكاح حبلى من زنى لا) حبلى (من غيره) وإن حرم وطئها) ودواعيه، (حتى تضع) متصل بالمسئلة الأولى لئلا يسقى ماؤه زرع غيره. (الدرالمختار، كتاب النكاح، فصل فى المحرمات: ٣/ ٤٨-٤٩، سعيد)

(٣) قال اللّٰه تعالى: ﴿وَإِذَا الْمَوْؤُدَةُ سُئِلَتْo بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ﴾ (سورة التكوير: ٨-٩)

إسقاط الحمل حرام بإجماع المسلمين، وهو من الوأد الذى قال فيه: ﴿وَإِذَا الْمَوْؤُدَةُ سُئِلَتْ o بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ﴾ (فتاوىٰ ابن تيمية: ٤/٢١٧) (مسألة إسقاط الحمل، انيس)

(فائدة) الوأد كبيرة لأنه قتل النفس بغير حق وفى حكمه إسقاط الحمل بعد أربعة أشهر لتمام خلقة الجنين ونفخ الروح فى تلك المدة وأقل منه وزراً إسقاط الحمل قبل أربعة أشهر لكنه حرام، ولذلك تجب الغرة إجماعا فيما ضرب بطن امرأة حبلى فسقط جنينا كامل الخلقة أو ناقصا إذ تصور فيها خلق آدمى إذا انفصل ميتاً وأما إذا انفصل حياً فمات ففيه كمال دية الكبير، الخ. (التفسير المظهرى، تفسير سورة التكوير: ١٠/٢٠٦، مكتبة الرشدية الباكستان. انيس)

(۱)

توبہ کرنا لازم ہے،(۱) اگر توبہ نہ کرے تو اس کو امام نہ بنایا جائے، بشرطیکہ دوسرا شخص امامت کا اہل ہو اور یہ جب صدق دل سے توبہ کر لے تو اس کو امام بنانے میں بھی مضائقہ نہیں ۔(۲) فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ، معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور،۱۲/۸/۱۳۵۳ھ۔ الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہ، الجواب صحیح: عبد اللطیف، مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور،۱۳/شعبان/۱۳۵۳ھ۔ (فتاویٰ محمودیہ:۶/۲۳۴-۲۳۵)

☆☆☆

---

(۱) واتفقوا علٰى أن التوبة من جميع المعاصي واجبة وأنها واجبة علٰى الفور لا يجوز تأخيرها سواءٌ كانت المعصية كبيرة أو صغيرة .(شرح مسلم للنووی، کتاب التوبة : ۲/۳۵٤،قدیمی)

عن أبی سعيد عن النبی صلی اللّٰه عليه وسلم: كان فی بنی اسرائيل رجل قتل تسعة وتسعين إنساناً ثم خرج يسأل فأتى راهباً فسأله فقال له: هل من توبة فجعل يسأل فقال له رجل ائت قرية كذا وكذا فأدركه الموت فناء بصدره نحوها فاختصمت ملائكة الرحمة وملائكة العذاب فأوحى اللّٰه إلى هذه أن تقربی وأوحى إلى هذه أن تباعدی وقال: قيسوا ما بينهما فوجد إلى هذه أقرب بشبر فغفر له. (صحيح البخاری، رقم الحديث: ۳٤۷۰، انيس)

وفی الحديث مشروعية التوبة من جميع الكبائر حتى من قتل النفس. (عمدة القاری شرح البخاری، رقم الحديث: ٥٦/١٦، دار إحياء التراث العربی بيروت. انيس)

(۲) ويكره إمامة عبد وأعرابی وفاسق وأعمٰى. (الدر المختار)

"فإن أمكن الصلاة خلف غيرهم فهو أفضل، وإلا فالإقتداء أولٰى من الانفراد ... (قوله: وفاسق) من الفسق: وهو الخروج عن الاستقامة، ولعل المراد به من يرتكب الكبائر كشارب الخمر والزانی و آكل الربا ونحو ذلك". (ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب الإمامة: ۱/٥٥۹-٥٦۰، سعيد) (مطلب فی تكرار الجماعة فی المسجد، انيس)

والأحق بالإمامة الأعلم بأحكام الصلاة فقط صحةً وفساداً بشرط اجتنابه للفواحش الظاهرة". (الدر المختار مع ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب الإمامة: ۱/٥٥۷، سعيد)

عبادات میں کوتاہی برتنے والے کی امامت

تارک صلوٰۃ کو امام و پیشوا بنانا:

سوال: ایک شخص خود کو عالم اور مرشد کہتا ہے؛ لیکن تندرستی کے باوجود وہ گھر ہی میں رہتا ہے، گاہے گاہے جلسوں میں، محفلوں میں، نکاحوں میں جنازوں میں جاتا ہے، شہر سے باہر کا بھی سفر کرتا ہے؛ لیکن گھر کے سامنے ہی مسجد ہے، وہاں جماعت سے نماز نہیں پڑھتا اور نہ پڑھاتا ہے، نہ جمعہ کی نماز کے لیے جاتا ہے، نہ تراویح کے لئے مسجد میں جاتا ہے۔

(۱) کیا ایسے شخص کو امام یا پیشوا بنایا جا سکتا ہے؟
(۲) کیا ایسا شخص واجب التقلید ہے؟
(۳) نماز جماعت کے ساتھ نہ پڑھنے والے کے لئے کیا حکم ہے؟
(۴) کیا ایسا شخص مرید کر سکتا ہے؟
(۵) کیا ایسا شخص نکاح، یا جنازہ پڑھا سکتا ہے؟

هو المصوب

(۱،۲،۴) نہیں۔(۱)
(۳) مستقل تارک جماعت فاسق ہے (اگر بلا عذر تارک نہ ہو۔)(۲)
(۵) دوسرے کو پڑھانا چاہیے۔(۳)

تحریر: محمد ظہور ندوی۔ (فتاویٰ ندوۃ العلماء: ۲/۳۰۴-۳۰۵)

(۱) عن أبي هريرة، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم، فَقَدَ ناسًا في بعض الصلوات فقال: لقد هممت أن أمر رجلاً يصلي بالناس، ثم أخالف إلى رجال يتخلفون عنها، فأمربهم فيحرقوا عليهم، بحزم الحطب، بيوتهم، ولو علم أحدهم أنه يجد عظما سمينًا لشهدها. (الصحيح لمسلم، كتاب المساجد، باب فضل صلاة الجماعة (ح: ٦٥١)

وذكر في غاية البيان معزيًا إلى الأجناس أن تارك الجماعة يستوجب إساءة ولا تقبل شهادته إذا تركها استخفافًا بذلك مجانة أما إذا تركها سهوا...فلا يستوجب الإساءة وتقبل شهادته. (البحر الرائق: ٦٠٣/١)(كتاب الصلاة، باب الإمامة، انيس)

==

نماز چھوڑنے والے کی امامت:

(الجمعیۃ مورخہ ۵؍نومبر ۱۹۲۹ء)

(۱) زید ایک شہر کی جامع مسجد کا امام اور کونسل کا ممبر بھی ہے، جمعہ اور عیدین بھی پڑھاتا ہے؛ مگر وہ ظہر، عصر کی نماز نہیں پڑھتا اور جب کونسل میں جاتا ہے تو کئی وقت کی نمازیں غائب کر دیتا ہے؟

مؤذن کی امامت جائز ہے، یا نہیں:

(۲) ایک شخص ایک مسجد میں مؤذن ہے اور امامت بھی کر لیتا ہے، جمعہ اور پنج وقتی نماز پڑھا دیتا ہے، کیا اس کے پیچھے نماز صحیح ہو جاتی ہے؟

الجواب

(۱) ترک نماز موجب فسق ہے اور فاسق کو امام بنانا مکروہ ہے۔(۱)

(۲) ایک شخص مؤذن بھی ہو، وہی امامت بھی کرے، اس میں کوئی کراہت نہیں۔(۲)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی۔ (کفایت المفتی: ۱۳۳/۳-۱۳۴)

تارکِ نماز فجر کی امامت:

سوال: امام مسجد کو وقف سے پندرہ روپیہ ماہوار تنخواہ ملتی ہے؛ لیکن وہ ہمیشہ فجر کی نماز پڑھانے کے لئے حاضر نہیں ہوتے؛ کیوں کہ آٹھ بجے تک سوتے ہیں، کیا ایسا شخص فاسق ہے اور اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے، یا نہیں؟

==(۲) لأن ترک الصلاة والزکاة معصية.(البحر الرائق،توبة الزنديق: ۱۳۷/۵،دارالكتاب الإسلامي.انيس)

تارک الصلاة متعمداً فإنه يقتل في قول الشافعي وفي قول أبي حنيفة وصاحبيه وأبي عبدالله لا يقتل ويعزر على ذلک.(النتف في الفتاویٰ،تارک الصلاة: ۶۹۴/۲،مؤسسة الرسالة بيروت.انيس)

من ترک الصلاة بالجماعات استخفافاً بها و هواناً بترکها فلا عدالة له لأن الجماعة واجبة.(بدائع الصنائع،فصل في شرائط رکن الشهادة: ۲۶۹/۶،دارالکتب العلمية.انيس)

(۳) عن مالک بن الحويرث قال:أتيت النبي صلى الله عليه وسلم في نفر من قومي، فأقمنا عنده عشرين ليلة وكان رحيما رفيقا فلما شوقنا إلى أهالينا قال:ارجعوا فكونوا فيهم وعلموهم وصلوا فإذا حضرت الصلاة فليؤذن لكم أحدكم وليؤمكم أكبركم.(صحيح البخاري،باب من قال ليؤذن في السفر مؤذن واحد (ح:۶۲۸)انيس)

حاشية صفحه هذا:

(۱) ويكره إمامة عبد وأعرابي وفاسق وأعمىٰ.(الدر المختار مع ردالمحتار: ۵۵۹/۱-۵۶۰)

(۲) الأفضل كون الإمام هو المؤذن.(الدر المختار،باب الأذان: ۴۰۱/۱)

الجواب ـــــــــــــــــــ

ایک وقت کی امامت نہ کرنے سے بوجہ نوم وغیرہ کے اس کو تنخواہ لینا ممنوع نہیں ہے اور نہ یہ وجہ کراہت امامت کی ہوسکتی ہے، جیسا کہ حدیث شریف میں ہے:

" لا تفریط فی النوم إنما التفریط فی الیقظة ". (الحدیث)(۱)

البتہ اگر تارک صلوٰۃ فجر ہونا محقق ہوجاوے تو پھر وہ فاسق ہے، اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے؛(۲) لیکن اگر وہ کہے کہ میں نماز پڑھتا ہوں تو پھر تکذیب جائز نہیں ہے۔ فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۱۴۵/۳-۱۴۶)

نماز میں کوتاہی کرنے والے کی امامت:

سوال: ہمارے گاؤں میں علما کی تعداد اچھی خاصی ہے، جن میں سے بعض گھر پر ہی نماز پڑھ لیتے ہیں اور بعض کبھی کبھار وہ بھی نوافل کو ترک کر کے پڑھتے ہیں؛ لیکن جب جماعت کا وقت آتا ہے تو وہ امامت کے لیے آگے بڑھ جاتے ہیں اور ہم لوگ ان کے ادب واحترام میں ان کی اقتدا کر لیتے ہیں، شرعی نقطۂ نظر سے وہ امامت کے حقدار ہیں، یا نہیں؟

ھو المصوب ـــــــــــــــــــ

نفل نماز کے ترک سے امامت پر کوئی اثر نہیں پڑے گا، (۳) اس کی امامت درست ہے، البتہ علما، یا کسی کو بلا عذر جماعت ترک کرنا، بڑا گناہ ہے۔ (۴)

تحریر: مسعود حسن حسنی۔ تصویب: ناصر علی ندوی۔ (فتاویٰ ندوۃ العلماء: ۳۰۶/۲)

---

(۱) مشکوٰۃ، باب تعجیل الصلوات، ص: ٦١، ظفیر

مشکوٰۃ میں روایت اس طرح ہے: لیس فی النوم تفریط، إنما التفریط فی الیقظة. (الفصل الأول، رقم الحدیث: ٦٠٤)
والحدیث بلفظه رواه الإمام أحمد فی مسنده، حدیث أبی قتادة الأنصاری (ح: ٢٢٥٤٦)/ وکذا فی سنن أبی داؤد، باب فی من نام عن الصلاة أو نسیها (ح: ٤٣٧)/ صحیح ابن خزیمة، باب الأذان للصلوات بعد ذهاب الوقت (ح: ٤١٠) انیس)

(۲) (وتارکها) -أی الصلاة- (عمداً مجانة) أی تکاسلا فاسق. (الدر المختار علیٰ هامش رد المحتار، کتاب الصلاة، ظفیر) (٣٥٢/١، دار الفکر بیروت. انیس)

(۳) وفی النهایة قال مشائخنا: العالم إذا صار مرجعا فی الفتاویٰ یجوز له ترک سائر السنن لحاجة الناس إلیٰ فتواه إلا سنة الفجر. (البحر الرائق: ٨٤/٢) (کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، انیس)

(۴) وفی النهر عن المفید: الجماعة واجبة، وسنة لوجوبها بالسنة... إلا أن هٰذ یقتضی الاتفاق علیٰ إن ترکها مرةً بلاعذر یوجب إثمًا مع أنه قول العراقیین، و الخراسانیون علیٰ أنه یأثم إذا اعتاد الترک کما فی القنیة، آھ. وقال فی شرح المنیة: والأحکام تدل علی الوجوب، من أن تارکها بلاعذر یعزر وترد شهادته، ویأثم الجیران بالسکوت عنه. (رد المحتار: ٢٨٧/٢) (کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب شروط إمامة الکبریٰ، انیس)

پابند نماز شخص کے غیر پابند نماز کی اقتدا کا حکم:

سوال: ایک حافظ قرآن صحیح پڑھتا ہے، مگر نماز کا پابند نہ تھا، کبھی پڑھ لیتا تھا اور اکثر چھوڑ دیا کرتا تھا۔اب وہ ماہ رمضان میں تراویح کی نماز پڑھانا چاہتا ہے، ایسے حافظ کے پیچھے ان لوگوں کی نماز جو برابر نماز کے پابند ہیں، بلا کراہت ہوگی، یا بکراہت؟ اگر مکروہ ہوتی ہو اور وہ اس وقت توبہ کرے کہ اب نماز ہم نہیں چھوڑیں گے اور جتنی نمازیں قضا ہوگئی ہیں، ان کی قضا پڑھ لیں گے تو کراہت زائل ہوسکتی ہے، یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــ

توبہ سے کراہت زائل ہوجاوے گی؛ کیوں کہ علت کراہت کی فسق ہے اور توبہ سے فسق زائل ہوجاتا ہے اور مطالب بالحقوق (۱) رہنا موجب فسق نہیں وہذا ظاہر۔فقط

۲۴؍شعبان ۱۳۲۵ھ۔(امداد:۱/۹۰)(امدادالفتاویٰ جدید:۱/۳۸۷)

نماز چھوڑنے والے اور اس کی امامت کا حکم:

سوال: زید نے دوران تقریر سامعین کو یہ بتایا کہ اگر کوئی شخص ایک وقت کی نماز چھوڑ دے تو وہ کافر ہوجاتا ہے، جب کہ زید اکثر وبیشتر فجر کی نماز ترک کرتا ہے، زید امامت بھی کرتا ہے، شریعت مطہرہ کا ایسے مقرر اور امام کے بارے میں کیا حکم ہے، ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھنا چاہیے، یا نہیں؟ اس پر روشنی ڈالیں۔

الجواب ــــــــــــــــــــ وباللّٰہ التوفیق

نماز تمام عبادات میں اہم اور عظیم عبادت ہے، اس کو دیگر تمام عبادات پر خاص اہمیت حاصل ہے، اسی وجہ سے نماز کو دین کا عظیم ترین شعار اور امتیازی نشان قرار دیا گیا ہے اور اس کے ترک کرنے پر سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں۔

"عن جابر رضی اللّٰہ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم: بین العبد وبین الکفر ترک الصلاۃ".{رواہ مسلم}(مشکوۃ المصابیح:۱/۵۸)(۲)

(۱) یعنی اگر شبہ یہ ہو کہ اس بے نمازی نے توبہ کرلی ہے لیکن ابھی فوت شدہ نمازیں قضاء نہیں کی ہیں اور جب اس کے ذمہ قضا باقی ہے تو فسق کیسے ختم ہوا؟ تو حضرت مجیب قدس سرہ جواب دیتے ہیں کہ حقوق (مثلاً نماز کی قضا) کا ذمہ پر واجب رہنا فسق کا سبب نہیں ہے۔(سعید)

عن عبد اللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ عنہ قال:قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم:"التائب من الذنب کمن لاذنب لہ".(سنن ابن ماجة،باب ذکر التوبة (ح:٤٢٥٠)/ مسند الشهاب القضاعي،التائب من الذنب کمن لا ذنب له (ح:١٠٨)/ شعب الإيمان،معالجة كل ذنب بالتوبة (ح:٦٧٨٠)انیس)

(۲) مشكاة المصابيح ، كتاب الصلاة ، الفصل الأول،رقم الحديث: ٥٦٩/الصحيح لمسلم،باب بيان إطلاق إسم الكفر على من ترك الصلاة (ح:٨٢)/سنن ابن ماجة،باب ماجاء فيمن ترك الصلاة (ح:١٠٧٨)انیس)

{حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بندہ اور کفر کے درمیان نماز چھوڑ دینے ہی کا فاصلہ ہے۔}

اس سلسلہ میں اکثر ائمہ کی رائے یہ ہے کہ ترک نماز گرچہ کافرانہ عمل ہے، جس کی اسلام میں کوئی گنجائش نہیں ؛لیکن اگر کسی نے صرف غفلت سے نماز چھوڑ دی ہے ؛مگر اس کے دل میں نماز سے انکار اور عقیدہ میں کوئی انحراف نہیں پیدا ہوا ہے تو بہر حال وہ مسلمان ہے، البتہ سخت گنہگار ہے۔(۱)

نماز چھوڑ دینا گناہ کبیرہ ہے؛ لیکن گناہ کبیرہ کا مرتکب اہل سنت کے نزدیک کافر نہیں ہوتا، (۲) پس ایسا شخص اگر امامت کرے تو اس کے پیچھے نماز درست ہوجائے گی ؛لیکن کراہت کے ساتھ۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

سہیل احمد قاسمی ،۱۴۰۹/۱۲/۴ھ۔(فتاویٰ امارت شرعیہ:۲/ ۴۲۵-۴۲۶)

کاروبار کی وجہ سے تارکِ جماعت کی امامت:

سوال: زید کاروباری مصروفیات کی بنا پر جماعت سے نماز نہیں پڑھتا۔ایسی حالت میں اس کے پیچھے نماز کا کیا حکم ہے؟

الجواب ــــــــــــــــ حامدًا و مصليًا

نماز ہوجائے گی ؛مگر اس کو امام بنانا مکروہ ہے۔(۳) فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ۔(فتاویٰ محمودیہ:۶/ ۱۴۹)

---

(۱) ”(ويكفر جاحدها) لثبوتها بدليل قطعي (وتاركها عمدًا مجانة)أي تكاسلا فاسق“.(الدر المختار علىٰ هامش ردالمحتار،كتاب الصلاة:۲/ ۵)

(۲) قوله (ولا يخرج العبد من الإيمان إلا بجحوده ما أدخله فيه) يشير الشيخ إلى الرد على الخوارج والمعتزلة في قوله بخروجه من الإيمان بارتكاب الكبيرة.(شرح العقيدة الطحاوية لصدر الدين الحنفي الأذرعي الصالحي الدمشقي، الجمع بين الخوف والرجاء:۲/ ۴۵۸،مؤسسة الرسالة بيروت.انيس)

(۳) (الجماعة سنة مؤكدة للرجال)قال الزاهدي:أرادوا بالتأكيد الوجوب “.(الدر المختار)

وقال في شرح المنية:والأحكام تدل على الوجوب،من أن تاركها بلا عذر يعزر و ترد شهادته،ويأثم الجيران بالسكوت عنه.(ردالمحتار،كتاب الصلاة،باب الإمامة: ۱/ ۵۵۲،سعيد)(مطلب:شروط الإمامة الكبرىٰ،انيس)

ويكره إمامة فاسق“.(الدر المختار)

وقال ابن عابدين رحمه اللّٰه تعالىٰ:”(قوله:وفاسق)من الفسق، وهو الخروج عن الاستقامة“.(رد المحتار، كتاب الصلاة،باب الإمامة: ۱/ ۵۶۰،سعيد)(مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، انيس)

==

---

(۱)

جو شخص نماز کا عادی نہ ہو، اس کو امام مقرر کرنا:

سوال: زید کو نماز پڑھنے کی عادت نہیں؛ مگر وہ امامت کرانے کی لیاقت رکھتا ہے تو اگر اہل محلّہ اس کے واسطے کچھ ٹھہرا کر اس کو امام بنالیں اور وہ اس لالچ کی وجہ سے امام بن جائے اور نماز کا عادی ہو جائے تو آیا اس کے پیچھے نماز پڑھنی جائز ہے، یا نہیں؟ اگر جائز ہے تو وہ مکروہ ہوگی، یا نہیں؟ اگر ہوگی تو وہ مکروہِ تحریمی ہوگی، یا تنزیہی؟ اگر بغیر کچھ ٹھہرائے، اس خیال سے امام بن جائے کہ لوگ میری عزت کریں گے اور نماز کا عادی ہو جائے؟

الجواب ـــــــــــــــــــ حامدًا و مصليًا

جب تک زید نماز کا عادی نہیں تو فاسق تھا تو اس کی امامت مکروہِ تحریمی تھی، (۱) جب توبہ کر کے نماز کا عادی ہو گیا تو اس کی امامت جائز ہوگی، کچھ ٹھہرا کر امامت کرائے، یا بلا ٹھہرائے، دونوں حالتوں میں اس کی امامت صحیح ہے۔ (۲) رہا نیت کا حال، سو وہ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے، محض قیاس سے اس کی نیت کو فاسد کہہ کر اس کی امامت کو ناجائز نہیں کہا جا سکتا۔ (۳) فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ محمودیہ: ۱۵۵/۶-۱۵۶)

== وأما بيان من يصلح للإمامة في الجملة فهو كل عاقل مسلم... كابن عمر وغيره والتابعون اقتدوا بالحجاج في صلاة الجمعة وغيرها، مع أنه كان أفسق أهل زمانه... ولأن جواز الصلاة متعلق بأداء الأركان، وهؤلاء قادرون عليها إلا أن غيرهم أولىٰ". (بدائع الصنائع، كتاب الصلاة، فصل في بيان من يصلح للإمامة: ٦٦٦/١-٦٦٧، دار الكتب العلمية، بيروت)

(۱) ويكره إمامة عبد وأعرابي وفاسق و أعمىٰ". "قوله: (وفاسق) من الفسق، أي الخروج عن الاستقامة، ولعل المراد به من يرتكب الكبائر كشارب الخمر و الزاني وأكل الربا، ونحو ذلك... على أن كراهة تقديمه كراهة تحريم. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الصلاة، باب الإمامة: ٥٥٩/١-٥٦٠، سعيد) (مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، انيس)

(۲) و الأحق بالإمامة الأعلم بأحكام الصلاة) فقط صحةً وفساداً بشرط إجتنابه للفواحش الظاهرة، ثم الأحسن تلاوة و تجويداً للقراءة، ثم الأورع، آه. (الدر المختار، كتاب الصلاة، باب الإمامة: ٥٥٧/١، سعيد)

(۳) قال الله تعالىٰ: ﴿و الله عليم بذات الصدور﴾ (سورة آل عمران: ١٥٤)

عن أسامة بن زيد رضي الله عنه – وهٰذا حديث ابن أبي شيبة – قال: بعثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم في سرية ... قال: أفلا شققت عن قلبه حتىٰ تعلم أ قالها أم لا، آه.

قال الإمام النووي في شرحه: "ومعناه أنك إنما كلفت بالعمل بالظاهر وما ينطق به اللسان وأما القلب فليس لك طريق إلىٰ معرفة ما فيه فأنكر عليه إمتناعه من العمل بما ظهر باللسان وقال: أفلا شققت عن قلبه لتنظر هل قالها القلب و اعتقدها وكانت فيه أم لم تكن فيه بل جرت على اللسان فحسب يعني وأنت لست بقادر علىٰ هٰذا فاقتصر على اللسان ولا تطلب غيره. (الصحيح لمسلم مع شرحه الكامل للنووي، كتاب الإيمان، باب تحريم قتل الكافر بعد قوله: لا إله إلا الله: ٦٨/١، قديمي)

باری باری نماز پڑھانے والے امام جو درمیان کی نماز نہ پڑھیں:

سوال: ایک مسجد میں چار بھائی نمبروار نماز پڑھاتے ہیں اور اپنی باری پر نماز پڑھاتے ہیں، بعد میں نماز چھوڑ دیتے ہیں، ان کے پیچھے نماز جائز ہے، یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــــ

مکروہ ہے۔(۱) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۳/۱۶۳-۱۶۴)

مستقلاً سنت چھوڑنے والے کی امامت:

سوال: زید ایک مسجد میں امام ہے اور حفظ کے بچوں کو تعلیم بھی دیتا ہے، جس کی وجہ سے دو تنخواہیں، الگ الگ ملتی ہے، مذکورہ امام تمام وقت کی سنتیں نہیں پڑھتا، خواہ وہ مؤکدہ ہوں یا غیر مؤکدہ، کہے جانے پر کہتے ہیں کہ غیر مؤکدہ نہ پڑھنے پر کوئی بات نہیں ہے، یہ تو سب جانتے ہیں؛ لیکن ہر وقت قصداً نہ، پڑھنا کیسا ہے؟ ان کے اس فعل سے جاہل طبقہ پر بھی اثر پڑتا ہے اور ان کے شاگرد ایسا ہی کرتے ہیں، ایک نمازی صاحب نے اس کے اس فعل پر ان سے کہا بھی، جس کا انہوں نے مذکورہ جواب دیا، مسجد زیادہ تر جاہل محلے والوں کی ہے؟

الجواب ــــــــــــــــــــــ حامدًا و مصليًا

سنت مؤکدہ کا مستقلاً ترک کرنا اور ترک کی عادت ڈالنا بدنصیبی ہے، حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت سے محرومی کا سبب ہے، (۲) ایسے شخص کو امام بنانا مکروہ ہے، (۳) سنتوں کا اہتمام چاہیے، سنتِ غیر مؤکدہ کا پڑھنا بھی

---

(۱) تارک نماز فاسق وعاصی ہے:

''وتاركها عمداً مجانةً أي تكاسلاً فاسق''(الدر المختار علىٰ هامش ردالمحتار، كتاب الصلاة: ۱/۵)

اور فقہا نے فاسق کی امامت کے سلسلہ میں صراحت کی ہے:

''أن كراهة تقديمه كراهة تحريم. (ردالمحتار، باب الإمامة: ۱/۵۲۳، ظفير)(مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، انيس)

(۲) الحديث الرابع العشرون بعد المائة: قال عليه السلام:''من ترك الأربع قبل الظهر، لم تنله شفاعتي''. قلت: غريب جداً. (نصب الراية لأحاديث الهداية، كتاب الصلاة، باب إدراك الفريضة (رقم الحديث: ۲۵٦٤):۲/۱٦۲، مؤسسة الريان بيروت)

(۳) ويكره إمامة عبد وأعرابي وفاسق و أعمىٰ'' . ''قوله:(وفاسق)من الفسق:وهو الخروج عن الاستقامة،ولعل المراد به من يرتكب الكبائر كشارب الخمر والزاني وأكل الربا، ونحو ذلك...فقد عللوا كراهة تقديمه بأنه لا يهتم لأمر دينه، وبأنه في تقديمه للإمامة تعظيمه، وقد وجب عليهم إهانته شرعاً...علىٰ أن كراهة تقديمه كراهة تحريم. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الصلاة، باب الإمامة: ۱/۵۵۹-۵٦۰، سعيد)(مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، انيس)

فضیلت کی چیز ہے اور حسنات میں ترقی کا ذریعہ ہے؛(۱) لیکن اگر کوئی شخص ترک کرے تو اس پر مؤاخذہ نہیں،(۲) مگر غیر مؤکدہ کو بھی حقیر اور خفیف سمجھنا درست نہیں۔ تحفۃ الأخیار (۳) میں سنت سے متعلق نہایت اعلیٰ مضامین ومسائل مذکور ہیں، استدلال میں حدیث بھی نقل کی گئی ہے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند۔ (فتاویٰ محمودیہ:۱۵۶/۶-۱۵۷)

جو امام سنت نہ پڑھے، اس کی امامت:

سوال: ہم لوگ گاؤں کے رہنے والے ہیں، ہمارے یہاں پر ایک آدمی نماز پڑھاتا ہے اور عشا کی سنت نہیں پڑھتا ہے، اگر اس کو کہتے ہیں تو یہ جواب دیتا ہے کہ میں کہنے سے نہیں پڑھنے کا اور اذان بھی نہیں دیتا، کہتا ہے کہ میرے اوپر واجب نہیں ہے۔ دریافت یہ ہے کہ ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے، یا کہ نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــ حامدًا و مصليًا

اگر اس کے ذمہ اذان نہیں ہے؛ اس لیے وہ اذان نہیں دیتا ہے تو کوئی حرج نہیں ہے، دوسرا آدمی اذان دیا کرے، اگر وہ سنتیں وہاں نہیں پڑھتا ہے، اپنے مکان پر، یا کسی اور جگہ پڑھتا ہے، یا لوگوں کے کہنے سے نہیں پڑھتا ہے؛ بلکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے سے پڑھتا ہے تو کوئی حرج نہیں، اس سے اس کی امامت میں نقصان نہیں آتا ہے، اگر وہ سنتیں بالکل نہیں پڑھتا ہے اور نمازیوں کے کہنے سے ضد ہوگئی ہے تو اس کو سمجھا دیا جاوے کہ یہ ضد ٹھیک نہیں ہے، اس کا انجام خراب ہے اور اگر پھر بھی نہ مانے؛ بلکہ سنتوں کو مستقل ترک کردے تو اس سے بہتر متبعِ سنت کو امام تجویز کرلیا جائے، تارکِ سنت کو امام نہ بنایا جائے۔ (۴) فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

محمود غفرلہ۔ (فتاویٰ محمودیہ:۱۵۷/۶-۱۵۸)

---

(۱) "عن أم حبيبة قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "من صلى في يوم وليلة إثنتى عشرة ركعة، بُني له بيت في الجنة: أربعاً قبل الظهر، وركعتين بعدها، وركعتين بعد المغرب، وركعتين بعدا لعشاء، وركعتين قبل صلاة الفجر". (رواه الترمذى(كتاب الصلاة، باب ماجاء فيمن صلى في يوم وليلة ثنتى عشرة ركعة من السنة وماله فيه من الفضل، رقم الحديث: ٤١٥، ص: ٩٠، بيت الأفكار، انيس)

وفى رواية مسلم (كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب: فضل السنن الراتبة قبل الفرائض وبعدهن، وبيان عددهن، رقم الحديث: ٧٢٨، ص: ٢٨٧، بيت الأفكار، انيس): "ما من عبد مسلم يصلى لله كل يوم اثنتى عشرة ركعة تطوعاغير فريضة، إلابنى الله له بيتاً في الجنة". أوالأبُنى له بيت في الجنة". (مشكوة المصابيح، كتاب الصلاة، باب السنن وفضائلها: ١٠٣/١، قديمى)(الفصل الأول، رقم الحديث: ١١٥٩، انيس)

(٢) ترك السنة لايوجب فساداً ولا سهواً بل إساءة لوعامداً غير مستخف". (الدرالمختار) ==

تراویح نہ پڑھنے والے کی امامت:

سوال: ایک حافظ ہیں، قرآن کریم پورا یادنہیں، کبھی تراویح نہیں پڑھتے، کانوں سے بہرے ہیں، مگر جمعہ وعیدین کی امامت ضرور کرتے ہیں تو ایسے امام کے پیچھے نماز ہوجاتی ہے، یانہیں؟

الجواب ــــــــــــــــ حامدًا و مصليًا

اگر وہ صحیح طریقہ سے نماز پڑھا دیتے ہیں تو نماز ان کے پیچھے بھی ادا ہوجاتی ہے؛(۱) لیکن ان کو چاہئے کہ وہ خود ہی امامت سے دست بردار ہو جائیں، تراویح مستقل ترک کرنا ایک سنت کو ترک کرنا ہے، جس کا انجام عتاب الٰہی ہے۔(۲) فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۳۸۹/۱۱/۴ھ۔

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۳۸۹/۱۱/۴ھ۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۶/۱۵۸-۱۵۹)

== "قوله: (لو عامداً غير مستخف) فلو غير عامد فلا إساءة أيضاً". (ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة: ۱/۴۷۳-۴۷۴، سعيد (مطلب: سنن الصلاة، انيس)

(۳) تحفة الأخيار في إحياء سنة سيد الأبرار مع حاشية "نخبة الأنظار" من رسائل مجموعة اللكنوي، ج: ۴، ادارة القرآن، كراچی

(۴) والأحق بالإمامة الأعلم بأحكام الصلاة) فقط صحةً وفساداً بشرط إجتنابه للفواحش الظاهرة، (ثم الأحسن تلاوة) وتجويداً (للقراءة، ثم الأورع، ثم الأسن، إلخ. (الدر المختار، كتاب الصلاة، باب الإمامة: ۱/۵۵۷، سعيد)

حاشية صفحه هذا:

(۱) عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "الجهاد واجب عليكم مع كل أمير براً كان أو فاجراً، والصلاة واجبة عليكم خلف كل مسلم براً كان أو فاجراً وإن عمل الكبائر (سنن أبي داؤد، كتاب الجهاد، باب في الغزو مع أئمة الجور: ۱/۳۵۰، إمدادية، ملتان (رقم الحديث: ۲۵۳۳، انيس)

"وإن تقدموا جاز لقوله عليه الصلاة والسلام: "صلوا خلف كل بر و فاجر". (تبيين الحقائق، كتاب الصلاة، باب الإمامة: ۱/۳۴۶، دار الكتب العلمية، بيروت)

عن ابن عمر قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: صلوا على من قال: لا إله إلا الله، وصلوا خلف كل من قال: لا إله إلا الله. (سنن الدارقطني، باب صفة من تجوز الصلاة معه والصلاة عليه (ح: ۱۷۶۱) انيس)

(۲) وحكمهما يؤجر على فعله ويلام على تركه". (الدر المختار)

وقال ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ: "قوله: (يلام): أي يعاتب بالتاء لا يعاقب، كما أفاده في البحر والنهر، لكن في التلويح ترك السنة المؤكدة قريب من الحرام يستحق حرمان الشفاعة، لقوله عليه الصلاة والسلام: "من ترك سنتي لم ينل شفاعتي" آه، وفي التحرير: أن تاركها يستوجب التضليل واللوم، آه، والمراد: الترك بلا عذر على سبيل الإصرار". (ردالمحتار، كتاب الطهارة، أركان الوضوء أربعة: ۱/۱۰۴، سعيد)

کیا غیر روزہ دار، روزہ دار کی امامت کرسکتا ہے:

سوال: ایک شخص جو مسجد میں پنجگانہ نماز کی امامت کرتا ہے، وہ بوجہ بیماری رمضان کے روزے نہیں رکھتا ہے، کیا وہ روزے دار نمازیوں کی امامت کرسکتا ہے، یا کہ نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــ وباللہ التوفیق

اگر امام ایسے مرض کا مریض ہے کہ شرعاً بھی اس کو روزہ نہ رکھنا جائز ہے اور اس مرض کی وجہ سے نماز میں کوئی فتور نہیں واقع ہوتا تو اس کی امامت جائز ہے۔(۱)

کتبہ محمد نظام الدین اعظمی، مفتی دارالعلوم دیوبند سہارنپور، ۱۳۸۵/۷/۲۲ھ۔(منتخبات نظام الفتاویٰ: ۲۹۲/۱)

جو صوم وصلوٰۃ کا پابند نہ ہو اور ظلم کرتا ہو، اس کی امامت درست ہے، یا نہیں:

سوال: جو شخص صوم وصلوٰۃ کا قطعی پابند نہ ہو، جھوٹ کثرت سے بولتا ہو، ظلم وزیادتی کا عادی ہو، زانی ہو، بزرگانِ دین کو برا کہتا ہو، باوجود ان تمام بدافعالیوں کے اپنے کو ولی ظاہر کرے، اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے، یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــ

حق تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اِنْ اَوْلِيَاءُ هٗ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ﴾(۲)

اور فرمایا:

﴿اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَاخَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَاهُمْ يَحْزَنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ﴾(۳)

ان آیات سے معلوم ہوا کہ اللہ کا ولی وہ ہے، جو متقی ہو، بداعمال شخص ولی نہیں ہے اور دعویٰ اس کا کاذب ہے، وہ شخص جو نافرمان حق تعالیٰ کا ہو، دشمن اللہ کا ہے، اس سے مرید ہونا درست نہیں اور امام بنانا اس کو مکروہ ہے۔(۴)

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۲۶۴/۳)

---

(۱) ﴿فمن شهد منكم الشهر فليصمه ومن كان مريضاً أو علىٰ سفر فعدة من أيام أخر يريد الله بكم اليسر ولا يريد بكم العسر﴾...". (سورة البقرة: ۱۸۵)

اس عذر کی وجہ سے اس پر فسق کا اطلاق نہیں ہوگا۔

(۲) سورة الأنفال: الركوع: ٤، الآية: ٣٤، انيس

(۳) سورة يونس: الركوع: ٧، الآية: ٦٢-٦٣، انيس

(۴) ويكره إمامة عبد، إلخ، وفاسق. (الدر المختار علىٰ هامش رد المحتار، باب الإمامة: ٥٢٣/١، ظفير)

جس پر حج فرض ہو اور نہ ادا کرے، اس کی امامت:

سوال: زید ایک محلّہ کی مسجد میں امام ہے، زید پر بوجہ نصاب حج فرض ہے، جس کو وہ ادا نہیں کرتا اور مانع شرعی بھی موجود نہیں، دیگر یہ کہ زید اپنی داڑھی خضاب سے سیاہ کرتا ہے اور حدیث ممانعت کی طرح طرح سے تاویل کرتا ہے، تیسرے یہ کہ زید نے جشن صلح میں خوب دلچسپی سے حصہ لیا اور دیگر مخلوق کو اس میں شریک ہونے کی بہت کچھ ترغیب دی، گویا اسلامی سلطنت اور خلافت کے مٹائے جانے پر ان کی طرف سے دل کھول کر خوشی کا اظہار کیا گیا، ایسے شخص کیلئے کیا حکم ہے اور اس کی اقتدا کرنا جائز ہے، یا نہیں؟ اگر اس کے پیچھے نماز نہ ہوگی تو گذشتہ نمازوں کا کیا ہونا چاہیے؟

الجواب

درمختار و شامی میں ہے کہ اصح حج کے بارہ میں یہ ہے کہ فی الفور ادا کیا جائے؛ یعنی جس سال فرض ہو اسی سال ادا کیا جائے اور تاخیر سال اول سے گناہ صغیرہ ہے، اگر کئی سال تک تاخیر کرے گا تو فاسق ہو جائے گا،(۱) اسی طرح سیاہ خضاب کو بلا کسی داعی مشروع کے مکروہ لکھا ہے،(۲) پس یہ ہر دو امر موجب کراہت امامت شخص مذکور ہیں؛ یعنی اگر چہ نماز اس کے پیچھے ادا ہو جاتی ہے، **لقوله عليه الصلاة والسلام "صلوا خلف كل بر وفاجر"**. (الحديث) **نقله في شرح المنية**. (۳) لیکن مکروہ ہوتی ہے اور جو نمازیں اس کے پیچھے پڑھی گئی ہیں، وہ بھی ہو گئیں، ان کے اعادہ کی ضرورت نہیں ہے؛ اس لیئے کسی دوسرے صالح و عالم شخص کو امام بنانا چاہیے؛ کیوں کہ اس کے امام بنانے میں اس کی تعظیم ہے اور تعظیم فاسق کی حرام ہے،(۴) اور جشن صلح (۵) کی شرکت کو اس سے علاحدہ رکھنا چاہیے کہ اس میں شرکت کرنے میں بوجہ حکم حکام فی الجملہ رعایا کو مجبوری ہے، محض اس وجہ سے حکم فسق کا نہ کیا جاوے گا۔ فقط (فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۳/۱۲۴-۱۲۵)

---

(۱) **وهو فرض على الفور وهو الأصح فلا يباح له التأخير بعد الإمكان إلى العام الثاني فإذا أخره وأدى بعد ذلك وقع أداءً، كذا في البحر الرائق.** (الفتاویٰ الهندية، مصری، كتاب المناسک: ۱/۲۰۲، ظفير)

(۲) **ويستحب للرجل خضاب شعره ولحيته، الخ، ويكره بالسواد، وقيل: لا.** (الدر المختار علىٰ هامش رد المحتار، كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع: ۵/۳۷۵، ظفير) (باب الاستبراء وغيره، فروع: كتب إما قول الشافعي يكتب جواب أبي حنيفة، انيس)

(۳) **فصل في الإمامة وفيها مباحث، ص: ۵۱۴، درسعادت انيس**

(۴) **ويكره إمامة عبد إلخ وفاسق (الدر المختار) وأما الفاسق فقد عللوا كراهة تقديمه بأنه لا يهتم لأمر دينه وبأن في تقديمه للإمامة تعظيمه وقد وجب عليهم إهانته شرعاً إلخ، بل مشىٰ في شرح المنية كراهة تقديمه كراهة تحريم.** (رد المحتار، باب الإمامة: ۱/۵۲۳، ظفير) (مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، انيس)

(۵) جشن صلح کی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے، یہ غیر اسلامی طریقہ ہے، عہد نبوی میں صلح حدیبیہ بڑی اہمیت کا حامل رہا ہے، سیرت نبوی اور تاریخ میں کہیں اس سلسلہ میں جشن منانے کا ثبوت نہیں ملتا ہے۔ انیس

جس شخص میں خلاف شریعت عادات ہوں، یا ترک نماز کرتا ہو، اس کی شرعی حیثیت اور امامت:

سوال: جو شخص اعمیٰ حافظ قرآن ہو اور مجرد ہو اور ہمسایہ کی نامحرم عورتوں جوانوں کے پاس، بہ بہانے پڑھانے اور سنانے سوَرِ قرآن ومناجات وغزلوں کے، رات میں اور دن میں جاتا ہو اور جوان عورتوں مکارہ کو، بہ بہانے جھاڑ پھونک بعض اعضا، یا دیکھنے بعض زیور کے، بہ لمس مساس کرتا ہو اور بعض سے بعض وقت خلوت بیٹھنے کو بھی حاصل ہوتی ہو، جو بتصریح علما گناہِ کبیرہ ہے اور کسی لڑکی مراہقہ ؛ یعنی قریب بلوغ کو، جب اکثر تعلیم سبق قرآن ہو تو مکان خالی میں زنجیر لگا کر ہو اور ان مواضع تہمت سے باوصف ملامِ مردم احتراز نہ کرے اور امور مذکورہ پر مصر رہے اور تمام سال مسجد جماعت محلّہ میں بجز نماز جمعہ نہ پڑھے اور اتفاقاً کبھی پڑھے تو التزام جماعت ہرگز نہ ہو اور تیار جماعت چھوڑ کر تنہا پڑھ جاوے، یا قبل جماعت کبریٰ، ایک دو کو ساتھ لے کر تفریق جماعت کرے اور رمضان المبارک میں طالب امامت صلوٰۃ تراویح اور سنانے قرآن کا ہو اور بعض ضعیف الایمان اس کو بجہت زود خوانی (۱) واسطے امامت کے پسند کرتے ہیں اور امام صالح مرتل کو ناپسند کرتے ہیں اور بعض ؛ بلکہ اکثر اس کی امامت سے کارہ ہوں، یا ناجائز سمجھتے ہوں تو ان میں کون حق پر ہے اور اس طرح کا امام بروئے شرع محمدی کیا حکم رکھتا ہے؟ بینوا توجروا۔

اور نیز جہالت اور بے علمی کے ساتھ کلام شطحیات (۲) کرتا ہو اور راہِ الحاد [پر] چلتا ہو اور بعض حافظ قرآن ایسے بھی ہیں، کہ بالکل نماز پنجگانہ کے پابند نہیں، یا قطعاً پڑھتے ہی نہیں ؛ مگر قرآن رمضان میں سناتے ہیں اور صرف رمضان میں نماز پڑھتے ہیں اور اس طرح کے امام اور اس کے مددگار براہِ ضد وفساد، باہر فرش پر اپنے امام کو کھڑا کر کے پڑھیں اور بعض نمازی [نماز] توڑ کر باہر جا ملیں تو مسلمانوں کو ایسے نزاع میں کیا حکم ہے؟ آیا ان کو لڑ کر مسجد سے نکال دیں، یا علاحدہ علاحدہ ایک وقت میں، دونوں پڑھی جاویں؟

الجواب

یہ حافظ فاسق ہے، اس کی امامت منع ہے، اس کو امام بنانا حرام ہے۔ کتب فقہ میں لکھا ہے کہ فاسق کو امام بنانا سب مسلمین پر حرام ہے ؛ کیوں کہ ایسے فاسق کی اہانت لازم ہے اور تعظیم وتکریم اس کی حرام ہے اور امام بنانے میں اس کی تعظیم لازم ہے۔ (۳) پس جو لوگ اس کو ضد سے امام بناتے ہیں لاریب! وہ مرتکب گناہ کبیرہ کے ہو کر، فاسق بنتے ہیں

---

(۱) جس کے واسطے "رب تال للقرآن" (یہ روایت امام غزالی نے احیاء العلوم کے باب "فی ذم تلاوۃ الغافلین" کے شروع میں نقل کی ہے، مگر علامہ زبیدی نے اتحاف السادۃ میں اس کی تخریج نہیں فرمائی اور اس کا کوئی حوالہ نہیں لکھا۔ ملاحظہ ہو: یہ روایت اور کہیں نہیں ملی۔ (اتحاف السادۃ المتقین بشرح احیاء علوم الدین، ص: ۴۶۸/ج: ۴ (داراحیاء التراث العربی، بیروت) [نور] وارد ہے۔)

(۲) مخالف ظاہر شرع کے کہنا اور کلمے خلاف شریعت زبان پر لانا۔ (منتخب) [نور]

(۳) کره إمامة الفاسق، والفسق لغةً: خروج عن الإستقامة وهو معنیٰ قولهم خروج الشیء عن الشیء ==

اور علی ہٰذا القیاس جو حافظ دوازدہ ماہ نماز سے غافل ہوتے ہیں، وہ بھی فاسق ہیں، ان کو قرآن سننے کی غرض سے امام بنانا نہ چاہئے کہ فاسق کی امامت لازم آتی ہے، البتہ اگر وہ توبہ وعہد کریں کہ آئندہ ایسا نہ کریں گے اور قضاء ماسبق میں مصروف ہوں تو مضائقہ نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

رشید احمد گنگوہی۔ (بدست خاص)(۱)(باقیات فتاویٰ رشیدیہ:۱۵۸-۱۵۹)

وجوب کے باوجود قربانی نہ کرنے والے کی امامت:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ جو شخص صاحب مال وزکوٰۃ ہوتے ہوئے عمداً دیدہ دانستہ طور پر قربانی پر جانور نہ ذبح کرے؛ یعنی قربانی نہ کرے، چہ جائے کہ امام مسجد ہو۔ اگر وہ امام مسجد ہے تو اس کے پیچھے نماز کا کیا حکم ہے؟

(المستفتی: حکیم حشمت علی، قادریہ دواخانہ، ۱۲/۵۸ ایل براستہ کسووال، ضلع ساہیوال)

الجواب

قربانی واجب ہونے کے باوجود نہ کرنا سخت گناہ ہے، حدیث میں ایسے شخص کے لئے شدید وعید آئی ہے، لہٰذا امام صاحب کو چاہیے کہ سابقہ قربانیوں کا بھی تدارک کریں، مع ہٰذا توبہ واستغفار کریں۔

"من وجد سعة فلم يضح، فلايقربنّ مصلانا". (الحديث)(۲)

بصورت دیگر وہ امام بننے کے لائق نہیں۔ فقط واللہ اعلم

محمد انور عفا اللہ عنہ، نائب مفتی خیر المدارس، ملتان، ۱۸/۱۲/۱۳۹۸ھ

الجواب صحیح: بندہ عبد الستار عفا اللہ عنہ، مفتی خیر المدارس، ملتان۔ (خیر الفتاویٰ:۲/۳۷۵)

== علٰى وجه الفساد، وشرعاً: خروج عن طاعة الله تعالٰى بأرتكاب كبيرة،قال القهستاني:أى أوإصراره على صغيرة (فتجب إهانته شرعاً فلايعظم بتقديمه للإمامة) تبع فيه الزيلعي، ومفاده كون الكراهة فى الفاسق تحريمية.(الطحطاوى على مراقى الفلاح ،باب الإمامة، فصل فى بيان الأحق بالإمامة:۳۰۳،دارالكتب العلمية،انيس)

ويكره تقديم الفاسق أيضاً لتساهله فى الأمور الدينية.(غنية المستملى،ص:۳۵۱ ،انيس)

والفاسق؛لأنه لايهتم بأمردينه وقال مالك لاتجوزالصلاة خلفه لما ظهره منه،الخيانة فى الأمورالدينية لايؤتمن فى أهم الأمور.(فتح القدير ،باب الإمامة: ۲۴۷/۱،انيس)

(۱) یہ فتویٰ جو حضرت مولانا کا لکھا ہوا اور حضرت کی مہر سے مزین ہے، ہمارے ذخیرہ میں ہے۔ نور

(۲) مسند أحمدبن حنبل،تتمة أبى هريرة رضى الله عنه (ح: ۸۲۷۳) ۲۴/۱۴، مؤسسة الرسالة/سنن الدارقطنى، الصيد والذبائح والأطعمة وغير ذلك (ح:۴۷۶۲)/المستدرك للحاكم: ۲۵۸/۴،دارالكتب العلمية بيروت.انيس

فرض نماز سے پہلے کی سنتیں ادا نہ کرنے والے کی امامت:

سوال: جو امام فرضوں سے پہلے کی سنتیں ادا نہ کرے اور نماز کے لیے کھڑا ہو جائے، اس کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے، یا نہیں؟

الجواب

اس کے پیچھے نماز تو ہو جاتی ہے؛ مگر اسے ایسا بلا ضرورت کے کرنا نہ چاہئیے ۔(۱)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی۔ (کفایت المفتی: ۱۲۵/۳)

☆☆☆

(۱) عن عائشة رضي الله عنها قالت: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لايدع أربعًا قبل الظهر وركعتين قبل الغداة. (صحيح البخارى، باب الركعتين قبل الظهر (ح: ۱۱۸۲) انيس)

عن عائشة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من ثابر على ثنتى عشرة ركعة من السنة بنى له بيت فى الجنة أربع قبل الظهر، وركعتين بعد الظهر وركعتين بعد المغرب وركعتين بعد العشاء وركعتين قبل الفجر. (سنن ابن ماجة، باب ماجاء فى ثنتى عشرة ركعة من السنة (ح: ۱۱٤۰) انيس)

وأما الصلاة المسنونة فهى السنن المعهودة لصلوات المكتوبة ... فركعتان قبل الفجر وأربع قبل الظهر لا يسلم إلا فى آخرهن وركعتان بعده وركعتان بعد المغرب وركعتان بعد العشاء، كذا ذكر محمد فى الأصل، الخ. (بدائع الصنائع، فصل: الصلاة المسنونة: ۲۸٤/۱، دار الكتب العلمية. انيس)

والسنة قبل الفجر وبعد الظهر والمغرب والعشاء ركعتان وقبل الظهر والجمعة وبعدها أربع. (كنز الدقائق متن البحر الرائق، الصلاة المسنونة كل يوم: ۵۱/۲، دار الكتاب الإسلامى. انيس)

متہم کی امامت

زنا کے مرتکب شخص کی امامت مکروہ ہے:

سوال: زید پیدائشی نیک اور پابند شریعت حد درجہ کا ہے اور نماز باجماعت کا پابند بھی اسی درجہ کا ہے اور عرصہ بیس سال سے نماز فی سبیل اللہ پڑھاتا ہے؛ مگر اب کچھ دنوں سے ایک ایسے چکر میں پھنسا اور مجبوراً پھنسا کہ زنا کا مرتکب ہوگیا۔ زید عرصہ چودہ سال سے مجرد تھا، صرف نکاح کرنے کی غرض سے زنا کا مرتکب ہوا؛ مگر زید کا زنا کسی کو معلوم نہیں ہے اور واقعہ ٹھیک ہے۔ اگر زید اس فعل سے باز آجائے اور توبہ کرے تو اس صورت میں زید کی امامت درست ہوگی، یا نہیں؟

الجواب

زید زنا کا مرتکب ہوا تو اس کی امامت ناجائز ہے۔(۱)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی۔ (کفایت المفتی: ۱۲۴/۳)

زانی امام کی اقتدا:

سوال: امام مسجد زنا کرتے ہوئے پکڑا گیا اور وہ احکامِ شرعیہ میں اجماع کے خلاف اجتہادی فتاویٰ دیتا رہتا ہے، اس کے پیچھے نماز پڑھنا، یا فتوے پر عمل کرنا جائز ہے، یا نہیں؟

(۱) ویکرہ إمامة عبد وأعرابی وفاسق وأعمٰی.(الدرالمختار مع ردالمحتار: ۵۵۹/۱-۵۶۰)

﴿الـزَّانِـي لَا يَـنْـكِـحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْـرِكَةً وَالـزَّانِيَةُ لَا يَـنْـكِحُهَـا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْـرِكٍ وَحُـرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ.(سورة النور: ۳)انیس)

عـن أبـي هريرة قال:قال النبي صلى الله عليه وسلم:لا يزني الزاني حين يزني وهو مؤمن ولا يشرب الخمر حيـن يشـرب وهـو مـؤمـن ولا يسرق السارق حين يسرق وهو مؤمن ولا ينتهب نهبة يرفع النساس إليه فيها أبصارهـم حيـن يـنتهبها وهومؤمن.(صحيح البخاری،باب النهی بغير إذن صاحبه (ح: ٢٤٧٥)/مسـلم،كتاب الإيمان،باب بيان نقصان الإيمان بالمعاصی (ح:۵۷)انیس)

الجواب

ایسا شخص جو کہ فاسق ہے اور خلافِ اجماع وخلاف قول امام مجتہد جس کا وہ مقلد ہے، مسئلہ بتلاتا ہے اور غیر مفتیٰ بہا مسائل پر فتویٰ دیتا ہے، لائق امام بنانے کے نہیں ہے، اس کو امام نہ بنایا جاوے اور معزول کر دیا جاوے۔(۱) فقط

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۱۷۲/۳)

زانی کی امامت:

سوال: ایک شخص امام مسجد نے ایک زمیندار کی لڑکی فرار کرکے اس سے نکاح کیا اور اپنی پہلی زوجہ کو قتل کیا۔ کچھ مدت کے بعد امام مذکور نے ایک لڑکی ناکتخدا کو فرار کرکے دوسری جگہ لے گیا، بعد کو اس کے ورثا نے لڑکی کو اس سے علاحدہ کرکے دوسری جگہ نکاح کر دیا، اب پھر گاؤں کے چند مسلمانوں نے اس کو اپنا امام بنالیا ہے، ایسی صورت میں اس کو امام بنانا چاہیے، یا نہیں؟

الجواب

اگر امام مذکور نے اپنے افعال ومعاصی سے توبہ نہیں کی تو امام بنانا اس کو مکروہ تحریمی ہے اور نماز اس کے پیچھے مکروہ ہے۔(۲) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۲۵۲/۳)

---

(۱) ویکره إمامة عبدإلخ وفاسق. (الدر المختار)

قوله: (فاسق)من الفسق: وهو الخروج عن الاستقامة ولعل المراد به من يرتكب الكبائر كشارب الخمر، والزاني، إلخ، بل مشٰى في شرح المنية علٰى أن كراهة تقديمه كراهة تحريم. (ردالمحتار، باب الإمامة: ۵۲۳/۱، ظفير (مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، انيس)

(إن الإجماع من المسلمين حجة لا يعدوه الحق والصواب بيقين) كقوله عليه السلام: لا تجتمع أمتي على الضلالة. (الكافي شرح البزدوي، باب الإجماع: ۱۶۰۴/٤، مكتبة الرشد. انيس)

فإن إجماع هذه الأمة إنما كانت حجة موجبة للعلم بالسماع من رسول الله صلى الله عليه وسلم: "أن الله تعالىٰ لا يجمع أمته على الضلالة" والسماع منه موجب للعلم لقيام الدلالة على أن الرسول عليه السلام يكون معصوماً عن الكذب والقول الباطل. (أصول السرخسي، قبيل فصل في بيان الكتاب وكونه حجة: ۲۷۹/۱، دارالمعرفة. انيس)

(۲) ویکره إمامة عبد، إلخ، وفاسق من الفسق وهو الخروج عن الاستقامة ولعل المراد به من يرتكب الكبائر كشارب الخمر والزاني، إلخ. (ردالمحتار، باب الإمامة: ۵۲۳/۱، ظفير (مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، انيس)

اور اگر اس نے توبہ کر لی ہے تو گناہ اس کا معاف ہے اور امامت اس کی درست ہے، بحكم: "التائب من الذنب كمن لا ذنب له". (مشكوٰة، باب الاستغفار والتوبة: ۲۰۶، ظفير (الفصل الثالث، رقم الحديث: ۲۳۶۳، انيس)

اس شخص کی امامت کا حکم جس نے دوسری عورت کو اپنے گھر رکھا ہے:

سوال: ایک شخص نے اپنی دختر نابالغہ کا نکاح روبرو گواہوں کے ایک شخص کے ساتھ کر دیا؛ لیکن اس لڑکی کا چچازاد بھائی اس کو شوہر کے پاس نہیں جانے دیتا اور اپنے پاس رکھ رکھا ہے، اس شخص کے واسطے کیا حکم ہے؟ اور ایک مولوی کہتا ہے کہ اس شخص کی امامت جائز ہے، جس نے دوسری عورت کو اپنے گھر رکھا ہے اور کہتا ہے کہ فرعون ملعون بہشت میں جاوے گا اور ایک کم دولاکھ آدم اس آدم سے پیشتر گذر چکے ہیں اور جمعہ بلادِ نصاریٰ میں جائز نہیں ہے اور خضاب سیاہ مباح ہے، اس شخص کی بابت کیا حکم ہے؟

الجواب

وہ شخص جس نے اس عورت کو رکھا اور شوہر کے پاس نہیں جانے دیتا، وہ فاسق وظالم ہے، اس کی امامت مکروہ ہے، **كذافي الشامي (۱)وغيره من الكتب الفقهية.**

اور وہ مولوی جو خلاف عقیدہ اہل سنت وجماعت کے عقائد ظاہر کرتا ہے، وہ ضال مضل ہے، اس کے اقوال کا اعتبار نہیں ہے، اس سے اعتقاد رکھنا حرام ہے۔

قال عليه الصلاة والسلام:يكون في اٰخر الزمان دجالون كذّابون يأتونكم من الأحاديث بما لم تسمعوا أنتم ولا اٰبائكم،فإياكم وإياهم،لايضلونكم و لايفتنونكم.{رواه مسلم}(۲)

وفي حديث البخاري ومسلم :حتٰى إذالم يبق عالماً اتخذ الناس رؤوساً جهالاً فسئلوا فأفتوا بغيرعلم فضلوا وأضلوا. (۳)فقط والله تعالىٰ أعلم(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۳/۳۱۸-۳۱۹)

(۱) ويكره تقديم العبد،إلخ والفاسق.(الهداية،باب الإمامة:۱/۱۱۰،ظفير)

(۲) مشكوة، باب الاعتصام بالكتاب والسنة،الفصل الأول: ۲۷،ظفير (كتاب الإيمان (ح: ١٥٤)/الصحيح لمسلم، باب في الضعفاء والكذابين ومن يرغب،الخ (ح:۷)/شرح مشكل الآثار،باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في الكذابين الثلاثين الذين يخرجون بعده هل هم دجالون أم لا (ح:٢٩٥٤)انيس)

عن أبي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم:سيكون في آخر الزمان ناس من أمتي يحدثونكم ما لم تسمعوا أنتم ولا آباء كم وإياكم وإياهم.(صحيح ابن خزيمة ، ذكر الأخبار عما يظهر في آخر الزمان في الروايات والأخبار: ١٦٩/١٥،مؤسسة الرسالة (ح:٦٦٦٧)انيس)

(۳) (كتاب العلم،باب: كيف يقبض العلم (ح: ١٠٠)ص: ٤٥ ، بيت الأفكار،انيس)

مسلم کے الفاظ اس طرح ہیں:

حتٰى إذا لم يترك عالماً،اتخذالناس رؤوسًا جهالاً،فسئلوا فأفتوابغيرعلم،فضلوا وأضلوا.(كتاب العلم،باب رفع العلم وقبضه وظهورالجهل والفتن في آخرالزمان (ح: ٢٦٧٣)١٠٧٢/١،بيت الأفكار،انيس)

زانی کی امامت درست ہے، یا نہیں:

سوال: ایک شخص اپنے حقیقی پسر کی زوجہ سے زنا کرتا ہے اور برضامندی دیگر اشخاص سے زوجہ پسر کو زناکاری کی اجازت دیتا ہے، اس کے پیچھے نماز درست ہے، یا نہیں؟ اور اپنی دختر بالغہ کا منھ چومنا کیسا ہے؟

الجواب

اگر وہ توبہ نہ کرے تو اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے، (۱) اور اپنی دختر کا بوسہ لینا از راہِ محبت ورحمت درست ہے اور از راہِ شہوت حرام ہے اور موجبِ حرمتِ مصاہرت ہے اور احتراز کرنا، اس سے پہلی صورت میں بھی احوط ہے۔ (۲)

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۱۹۵/۳-۱۹۶)

زانی اور بیڑی پینے والے کی امامت:

سوال: دو شخص دو مسجد کے امام ہیں، ایک نے اپنی سالی سے زنا کیا اور دوسرا بیڑی پیتا ہے۔ ان کی امامت درست ہے، یا نہیں؟ جب کہ یہ لوگ امامت سے روکے جائیں تو فسادِ عظیم ہونے کا اندیشہ ہے۔

الجواب

فاسق کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے؛ مگر مکروہ ہے، (۳) پس جب کہ امام فاسق کے علاحدہ کرنے میں فتنہ ہو تو اس کے پیچھے نماز پڑھ لیں۔ فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۱۰۱/۳)

(۱) وأن كراهة تقديمه: أى الفاسق كراهة تحريم. (ردالمحتار، باب الإمامة: ۵۲۳/۱، ظفير (كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب فى تكرار الجماعة فى المسجد، انيس)

(۲) (وماحل نظره) مما مر من ذكر أو أنثىٰ حل لمسه إذا أمن الشهوة علىٰ نفسه وعليها؛ لأنه عليه الصلاة والسلام كان يقبل رأس فاطمة رضى الله عنه، إلخ وإن لم يأمن ذلك أوشك فلايحل له النظر و المس. (الدرالمختار علىٰ هامش ردالمحتار، كتاب الحظر والإباحة، فصل فى النظر والمس: ۳۲۳/۵، ظفير)

(ولا بأس بأن يمس ما يجوز النظر إليه إذا أمن الشهوة) لأن المسافرة معهن حلال بالنص ويحتاج فى السفر إلى مسهن فى الإركاب والإنزال وعن النبى صلى الله عليه وسلم أنه كان إذا قدم من مغازيه قبّل رأس فاطمة وعن أبى بكر أنه قبل رأس عائشة ومحمد بن الحنفية كان يقبل رأس أمه ولأن المحرم لما كان لا يشتهى عادة حلت معه محل الرجال ولا ينبغى أن يفعل شيئا من ذلك إذا خاف الشهوة أو غلبت على ظنه بل ينبغى أن يغض بصره فإن من رتع حول الحمى يوشك أن يقع فيه قال عليه الصلاة والسلام: دع ما يريبك إلى ما لا يريبك، الخ. (الإختيار لتعليل المختار، فصل النظر إلى العورة: ۱۵۵/٤، دارالكتب العلمية بيروت. انيس)

(۳) ويكره إمامة عبد، إلخ، وفاسق، إلخ، وفى المحيط: صلىٰ خلف فاسق أومبتدع نال فضل الجماعة. (الدرالمختار)

==

زنا کرنے والے کی امامت:

سوال: ایک امام نے مسجد کے اندر زنا کیا، دو شخصوں نے بچشم خود دیکھا اور امام مذکور ہمیشہ ایسی حرکات کرتے رہتے ہیں، ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

الجواب

ایسا شخص جو اس قسم کے فواحش میں مبتلا ہے، فاسق و عاصی ہے،(۱) امامت اس کی مکروہ تحریمی ہے۔لازم ہے کہ اس کو معزول کیا جاوے،(۲) اور دوسرا امام صالح و عالم مقرر کیا جاوے۔اگر پورا عالم نہ ہو تو کم از کم اتنا ہو کہ مسائل نماز سے واقف ہو اور قرآن شریف صحیح پڑھتا ہو۔فقط (فتاویٰ دار العلوم دیو بند:۱۱۰/۳)

== أفاد أن الصلاة خلفهما أولٰى من الانفراد.(ردالمحتار،باب الإمامة: ۵۲۵/۱)(مطلب:البدعة خمسة أقسام،انیس)
اگر دوسری مسجد ہو تو وہاں چلا جائے۔

وفي غير الجمعة يجوز أن يتحول إلٰى مسجد آخر ولا يأثم به.(الفتاویٰ الهندية مصری، الباب الخامس في الإمامة،الفصل الثالث في بيان من يصلح إمامًا لغيره: ۸۱/۱، ظفیر)

(۱) ﴿وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰى إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيْلاً﴾(سورة الإسراء:۳۲)

﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ أَثَامًاo يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهِ مُهَانًا إِلَّا مَنْ تَابَ﴾(سورة الفرقان:۶۸)انیس)

الزنا معصية كبيرة يجب إخمالها وإقامة الحد عليها والمؤاخذة بها.(حجة اللّٰه البالغة،الحدود: ۲۵۰/۲، دار الجيل بيروت،انیس)

الكبيرة العاشرة الزنا وبعضه أكبر من بعض.(الكبائر للذهبي: ۵۰/۱،دار الندوة الجديدة بيروت،انیس)

عن ابن عباس قال:قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم:خمس بخمس قالوا:يا رسول اللّٰه! وما خمس بخمس؟قال:ما نقض قوم العهد إلا سلط عليهم عدوهم، وما حكموا بغير ما أنزل اللّٰه إلا فشا فيهم الفقر ولا ظهرت فيهم الفاحشة إلا فشا فيهم الموت ولا طففوا المكيال إلا منعوا النبات وأخذوا بالسنين ولا منعوا الزكاة إلا حبس عنهم القطر.(المعجم الكبير للطبراني،طاؤس عن ابن عباس (ح:۱۰۹۹۲)انیس)

عن أنس بن مالك قال:سمعت رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم يقول:إن من أشراط الساعة أن يرفع العلم ويكثر الجهل ويكثر الزنا ويكثر شرب الخمر ويقل الرجال ويكثر النساء حتى يكون لخمسين امرأة القيم الواحد.(صحيح البخاري،باب يقل الرجال ويكثر النساء (ح:۵۲۳۱)انیس)

(۲) ويكره إمامة عبد،إلخ، وفاسق.(الدر المختار)

قوله:(فاسق)من الفسق:وهو الخروج عن الاستقامة،ولعل المراد به من يرتكب الكبائر كشارب الخمر والزاني، بل مشٰى في شرح المنية علٰى أن كراهة تقديمه كراهة تحريم.(ردالمحتار،باب الإمامة: ۵۲۳/۱، ظفیر(مطلب في تكرار الجماعة في المسجد،انیس)

زنا کار دھوکہ باز کی امامت:

سوال: زید نے اپنی چچازاد بہن ہندہ نوجوان کو جس کی شادی دوسری جگہ ہوچکی تھی، ورغلا کر کچھ دنوں اپنے ساتھ رکھا، پھر ایک اسٹامپ ہندہ کے شوہر کے نام سے خریدا اور طلاق نامہ لکھ کر دھوکہ سے ہندہ کے شوہر کا انگوٹھا لگوایا، ایسے شخص کے پیچھے نماز جائز ہے، یا نہیں؟ جب کہ دوسرے لوگ قابل امامت موجود ہوں۔

الجواب

زید کی اگر کچھ خیانت ثابت ہوجائے اور بے وجہ تفریق مابین الزوجین میں وہ ساعی ہوا ہے،(۱) تو بحالت موجودہ وہ لائق امام بنانے کے نہیں ہے اور نماز اس کے پیچھے مکروہ ہے، کسی دوسرے شخص صالح وعالم کو امام بناویں۔(۲) فقط
(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۳/۱۶۷)

زانی اور لوطی کی امامت درست ہے، یا نہیں:

سوال: ایک شخص امام ہے اور وہ زنا بھی کرتا ہے اور لڑکوں کے ساتھ برافعل بھی کرتا ہے، اس کی نسبت کیا حکم ہے، آیا امامت اس کی جائز ہے، یا نہیں؟

الجواب

ایسا شخص جو زانی اور لوطی ہو، امامت کے قابل نہیں، فاسق اور عاصی ہے،(۳) اگر وہ توبہ کرے، فبہا، ورنہ اس کو امام نہ بنایا جاوے کہ نماز اس کے پیچھے مکروہ ہے۔(۴) (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۳/۲۲۲)

---

(۱) قوله:(فاسق)من الفسق:وهو الخروج عن الاستقامة ولعل المراد به من يرتكب الكبائر، إلخ.(رد المحتار،باب الإمامة:۱/۵۲۳)(مطلب فی تكرار الجماعة فی المسجد،انیس)

"أربع من كن فيه كان منافقاً خالصاً،ومن كانت فيه خصلة منهن كانت فيه خصلة من النفاق حتى يدعها:إذا اؤتمن خان".{الحديث}(مشكاة المصابيح،باب الكبائر وعلامات النفاق،ص:۱۷،ظفير(كتاب الإيمان،الفصل الأول (ح:۵۶)/صحيح البخاری،باب علامة النفاق (ح:۳۴)/الصحيح لمسلم،باب بيان خصال المنافق (ح:۵۸) انیس)

(۲) ويكره إمامة عبد،إلخ، وفاسق.(الدر المختار)بل مشى فی شرح المنية على أن كراهة تقديمه : أی الفاسق كراهة تحريم.(ردالمحتار،باب الإمامة:۱/۵۲۳، ظفير)(مطلب فی تكرار الجماعة فی المسجد،انیس)

(۳) عن ابن عباس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال:لعن الله من ذبح لغير الله،لعن الله من غير تخوم الأرض،لعن الله من كمه الأعمى عن السبيل،لعن الله من سب والديه،لعن الله من تولى غير مواليه،لعن الله من عمل عمل قوم لوط.(المستدرک للحاكم،كتاب الحدود (ح:۸۰۵۲)انیس)

(۴) وأما الفاسق فقد عللوا كراهة تقديمه (إلى قوله)بل مشى فی شرح المنية على أن كراهة تقديمه كراهة تحريم.(ردالمحتار،باب الإمامة:۱/۵۲۳،ظفير)(مطلب فی تكرار الجماعة فی المسجد، انیس)

زانی کی امامت درست ہے یا نہیں:

سوال: ایک شخص امام مسجد ایک شخص کی منکوحہ کو لے کر بھاگ گیا اور اس سے زنا کیا اور ولدالزنا بھی پیدا ہوا، اسی بنا پر لوگ اس کو بہت برا اور مکروہ جانتے ہیں، ایسے شخص کو امامت کرنا جائز ہے، یا نہیں؟

الجواب

درمختار میں لکھا ہے:

(ولو أمّ قوماً وهم له كارهون إن) الكراهة (لفساد فيه أو لأنهم أحق منه بالإمامة يكره)له ذٰلک تحريماً لحديث أبی داؤد:"ولايقبل اللّٰه صلاة من تقدم قوماًوهم له كارهون" إلخ. (۱)

اس عبارت سے واضح ہے کہ صورت مسئولہ میں اس شخص زانی و بدکار کو امام ہونا مکروہ تحریمی ہے اور اس کا کچھ حق امامت میں نہیں ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۲۳۶/۳-۲۳۷)

زانی توبہ کرنے والے کی امامت جائز ہے، یا نہیں:

سوال: ایک شخص عرصہ سے امام مسجد ہے، اس نے اپنی بھاوج سے ناجائز تعلق رکھا اور اس کو لے کر دوسری جگہ چلا گیا، عورت کو اس کا شوہر لے آیا اور امام مذکور بھی آ گیا۔ اب اس کی امامت کے متعلق کیا حکم ہے؟

الجواب

وہ شخص اگر تائب ہو جائے اور پہلے افعالِ شنیعہ سے توبہ کرے اور اکثر نمازی اس کی امامت سے راضی ہوں تو اس کو امام بنانا درست ہے اور اس کی امامت میں کچھ کراہت نہیں ہے۔ (۲) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۱۹۳/۳)

اس زناکار کی امامت جو توبہ کر چکا ہو:

سوال: ایک شخص ایک عورت منکوحہ کو جس کا خاوند زندہ تھا، لے کر بھاگ گیا اور دو سال تک بلا نکاح رکھا، پھر خاوند اس کا مر گیا اور عدت کے بعد اس شخص نے اس عورت سے نکاح کر لیا اور توبہ کی تو امامت اور اذان اس کی جائز ہے، یا نہیں؟ اور جس پر شبہ ہو کہ یہ زانی ہے اور گواہ نہ ہوں تو اس کی امامت جائز ہے، یا نہیں؟

---

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار، باب الإمامة: ۵۲۲/۱، ظفير (سنن أبی داؤد، باب الرجل يؤم القوم وهم له كارهون (ح: ۵۹۳)/المعجم الكبير للطبرانی، عمران بن عبداللّٰه المغافری عن عبداللّٰه بن عمرو (ح: ۱۷۶)/ مسند ابن أبی شيبة، حديث سلمان الفارسی (ح: ۴۵۳). انيس)

(۲) قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم: "التائب من الذنب كمن لا ذنب له". (مشكوة، باب التوبة والاستغفار، ص: ۲۰۶، ظفير)(كتاب الدعوات، الفصل الثالث (ح: ۲۳۶۳)انيس)

الجواب

اس عورت کا خاوند گزرنے کے بعد، اگر عورت کے عدت موت؛ یعنی چار ماہ دس دن پورے کرنے کے بعد، اس مرد نے اس سے نکاح کیا ہے تو نکاح صحیح ہوگیا، (۱) اور وہ شخص بوجہ بھگالے جانے دوسرے کی زوجہ کے فاسق ہوگیا، زنا ثابت ہو یا نہ ہو، فاسق ہونا اس کا مسلّم ہوگیا۔

اب اگر وہ صدق دل سے توبہ کرے اور آئندہ کو ایسے افعال ناشائستہ سے باز آوے اور نادم ہو تو امامت اس کی صحیح ہے اور نماز اس کے پیچھے بلا کراہت درست ہے اور اذان کہنا اس کا جائز ہے۔ (۱) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۳/۲۷۳-۲۷۴)

بدکار و فاسق کی امامت مکروہ تحریمی ہے:

سوال: جو ولد الزنا ہو، فاسق ہو، لڑکوں سے ناجائز فعل میں پکڑا گیا ہو، بدعتی جاہل ہو، مسجد کی آمدنی خود کھا گیا ہو، وغیرہ۔ ایسے شخص کی امامت کا کیا حکم ہے؟

الجواب

وہ شخص جس کے یہ افعال ہیں، جو سوال میں مذکور ہیں فاسق ہے، لائق امام بنانے کے نہیں ہے، فاسق کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے اور شامی میں نقل کیا ہے کہ فاسق کے امام بنانے میں اس کی تعظیم ہے اور تعظیم فاسق کی حرام ہے؛ بلکہ وہ واجب الاہانۃ ہے، لہٰذا فاسق کو امام نہ بنایا جاوے، خصوصاً امام دائمی ہرگز ایسے شخص کو مقرر نہ کیا جاوے۔ (۲) فقط

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۳/۲۴۲)

---

(۱) ﴿وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا﴾ (سورة البقرة: ٢٣٤)

(وحل لها التزوج بآخر بعد العدة. (ردالمحتار: ٥٢/٣، دار الفكر بيروت، انيس)

(۱) ﴿اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ﴾ (سورة البقرة: ٢٢٢، انيس)

عن عبد اللّٰه بن مسعود رضی اللّٰه عنه قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم: "التائب من الذنب كمن لا ذنب له". (مشكوة، باب التوبة والاستغفار، ص: ٢٠٦، ظفير) (كتاب الدعوات، الفصل الثالث (ح: ٢٣٦٣) / سنن ابن ماجة، باب ذكر التوبة (ح: الدعاء للطبرانی (ح: ١٨٠٧) / المعجم الكبير للطبرانی (ح: ١٠٢٨١) / مسند الشهاب القضاعی، التائب من الذنب كمن لا ذنب له (ح: ١٠٨) / السنن الكبرىٰ للبيهقی، باب شهادة القاذف (ح: ٢٠٥٦١) انيس)

(۲) ويكره إمامة عبد، إلخ وفاسق. (الدر المختار)

وكراهة تقديمه: أی الفاسق كراهة تحريم. (ردالمحتار، باب الإمامة: ٥٢٣/١، ظفير) (مطلب: فی تكرار الجماعة فی المسجد، انيس)

اغوا کار، زانی اور جھوٹی قسمیں کھانے والے کی امامت:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماءِ دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہماری مسجد میں دو شخص ہیں، جن میں سے ایک صوم وصلاۃ کا پابند ہے، جب کہ دوسرے میں یہ برائیاں پائی جاتی ہیں۔

(۱) اغوا کرنا اور کرانا۔
(۲) زنا کرنا اور کرنے میں مدد دینا۔
(۳) نکاح پر نکاح پڑھانا۔
(۴) جھوٹی گواہی دینا۔
(۵) جھوٹی قسمیں کھانا۔
(۶) کباڑ مال مسجد سے غائب کرنا۔

جب رمضان شروع ہوتا ہے تو مسجد میں آتا ہے، باقی سارا سال نماز نہیں پڑھتا، رمضان میں آ کر مسجد پر قبضہ کرتا ہے، لوگ اسے کہتے ہیں کہ ہماری نماز آپ کے پیچھے نہیں ہوتی؛ لیکن وہ بضد ہے، نتیجۃً مجبوراً لوگ گھروں میں نماز پڑھتے ہیں، کیا اس امام کے پیچھے نماز ہوتی ہے؟ بینوا توجروا۔

(المستفتی: جاوید اقبال، کوٹ دھمیک جہلم)

الجواب

بشرطِ صدق وثبوت اس برے امام کے پیچھے اقتدا مکروہ تحریمی ہے، **كما في شرح الكبير (ص:٤٣٨): أن كراهة تقديمه كراهة تحريم.** (۱)

---

(۱) **قال العلامة الحلبي: كذا في فتاوى الحجة وفيه إشارة إلى أنهم قدموا فاسقاً يأثمون بناءً على أن كراهة تقديمه كراهة تحريم.** (الشرح الكبير للحلبي، ص:٤٧٥، فصل في الإمامة)

عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: لا ينتهب نهبة ذات شرف يرفع المؤمنون فيها أبصارهم وهو حين ينتهبها مؤمن. (سنن الدارمي، باب النهي عن النهبة (ح: ٢٠٣٧)/السنة لأبي بكر بن الخلال، باب مناكحة المرجئة (ح:١٢٤٧)/الإبانة الكبرىٰ لابن بطة، باب ذكر الذنوب التي من ارتكبها فارقه (ح:٩٥٢) انيس)

"لا ينتهب نهبة" ذات شرف يرفع الناس إليها أبصارهم وهو مؤمن، النهب: الغارة والسلب، أي لا يختلس شيئا له قيمة عالية. (مجمع البحار الأنوار، مادة نهب: ٨٠٦/٤، دائرة المعارف العثمانية، انيس)

عن أبي هريرة قال: قال النبي صلى الله عليه وسلم: لا يزني الزاني حين يزني وهو مؤمن ولا يشرب الخمر حين يشرب وهو مؤمن ولا يسرق حين يسرق وهو مؤمن ولا ينتهب نهبة يرفع الناس إليه فيها أبصارهم حين ينتهبها وهو مؤمن. (صحيح البخاري، باب النهي بإذن صاحبه (ح:٢٤٧٥)/سنن ابن ماجة، باب النهي عن الهبة (ح:٣٩٣٦) انيس) ==

البتہ انفراد سے فاسق کے پیچھے اقتدا بہتر ہے، کما فی ردالمحتار هامش الدر المختار : ۴۱۵/۱، باب الإمامة، قبیل مطلب فی إمامة الأمرد. وهو الموفق (فتاویٰ فریدیہ: ۳۶۹/۲)

اگر عورت کہے: ''فلاں امام نے میرے ساتھ زنا کیا'' اس کی امامت:

سوال: ایک عورت اپنی زبان سے یہ کہتی ہے کہ فلاں شخص نے میرے ساتھ زنا کیا ہے، وہ شخص امامِ مسجد بھی ہے، اب اس شخص کے پیچھے نماز جائز ہے، یا نہیں؟ اور وہ شخص زنا سے انکار کرتا ہے اور عورت فاحشہ ہے، اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے؟ عورت کا نکاح اس کے شوہر سے ٹوٹ گیا، یا قائم ہے؟

الجواب

عورت کے کہنے سے مرد پر زنا کا ثبوت نہیں ہوسکتا، (۲) اور اس کی امامت میں کچھ کراہت نہیں آتی اور عورت مذکور کا نکاح اس کے شوہر سے قائم ہے۔ (۳) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۱۱۸/۳)

== منكوحة الغير ومعتدته ومطلقته الثلاث بعد التزوج كالمحرم. (فتح القدير، باب الوطء الذی يوجب الحد والذی لا يوجبه: ۲۶۰/۵، دار الفكر بيروت. انيس)

﴿والمحصنات من النساء﴾ معطوف على قوله تعالىٰ: ﴿حرمت عليكم امهاتكم﴾ معناه: وحرمت المحصنات من النساء وذلك عبارة عن منكوحة الغير ومعتدته فيكون نفيا لا نهيا. (أصول السرخسی، فصل فی بيان موجب الأمر فی حق الكفار: ۹۰/۱، دار المعرفة بيروت. انيس)

﴿والمحصنات من النساء﴾ وهی معطوفة على قوله تعالىٰ: ﴿حرمت عليكم امهاتكم﴾ والمراد بها ذوات الأزواج. (الكافی شرح البزدوی، باب حكم الأمر والنهی فی أضدادها: ۱۲۰۱/۳، مكتبة الرشد. انيس)

﴿فاجتنبوا الرجس من الأوثان واجتنبوا قول الزور﴾ (سورة الحج: ۳۰) والزور الكذب وذلك عام فی سائر وجوه الكذب وأعظمها الكفر بالله والكذب على الله وقد دخل فيه شهادة الزرو. (أحكام القرآن للجصاص، باب شهادة الزور: ۳۱۴/۳، دار الكتب العلمية بيروت، انيس)

قال ابن مسعود: عدلت شهادة الزور بالشرك بالله، ثم قرأ ﴿فاجتنبوا الرجس من الأوثان واجتنبوا قول الزور﴾. (مصنف ابن أبی شيبة، ما ذكر فی شهادة الزور (ح: ۲۳۰۳۸) انيس)

"عن عبد الله بن عمر رضی الله عنه عن النبی صلى الله عليه وسلم قال: "الكبائر: الإشراك بالله، وعقوق الوالدين، و قتل النفس، واليمين الغموس". (صحيح البخاری، كتاب الإيمان والنذر، باب: اليمين الغموس: ۹۸۷/۲ (ح: ۶۶۷۵) / سنن الترمذی، باب ومن سورة النسء (ح: ۳۰۲۱) / سنن النسائی، ذكر الكبائر (ح: ۴۰۱۱) انيس)

(۲) جب تک چار عینی شاہدوں کی شہادت نہ پیش کرے، قابلِ اعتبار نہیں۔

و الشهادة علىٰ مراتب منها: الشهادة فی الزناء يعتبر فيها أربعة من الرجال لقوله تعالىٰ: ﴿وَالّٰتِیۡ یَاۡتِیۡنَ الۡفَاحِشَةَ مِنۡ نِّسَآئِکُمۡ فَاسۡتَشۡهِدُوۡا عَلَيۡهِنَّ أَرۡبَعَةً مِّنۡكُمۡ﴾ (الهداية، كتاب الشهادات: ۱۳۸/۳، ظفير)

(۳) جن امور سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے، ان میں زنا شامل نہیں ہے۔ انیس

زانیہ کے شوہر کے پیچھے نماز کا حکم:

سوال: زید کی بیوی سے عمرو کا کافی دنوں سے تعلق تھا اور عمرو شادی شدہ ہے، ایک دن اتفاق سے عمرو کی بیوی نے ان دونوں کو رات کی تنہائی میں زنا کرتے ہوئے دیکھا؛ بلکہ دروازہ کھلوا کر زید کی بیوی کی پٹائی کی اور زید پڑھا لکھا شخص ہے؛ بلکہ وہ جامع مسجد کا امام بھی ہے، یہ خبر گاؤں والوں کو ہوئی تو مقتدی ان سے کترانے لگے، نتیجہ یہ کہ لوگ ان کے پیچھے نماز پڑھنے سے دور بھاگ رہے ہیں اور زید کا کہنا ہے کہ مجھے ایسی بیوی کہاں ملے گی؛ یعنی اس نے اپنی بیوی کو زجر وتوبیخ نہیں کی، لہٰذا یہ بیوی اپنے شوہر کی زوجیت میں رہے گی، یا نکاح سے خارج ہو جائے گی؟ اور اس کے پیچھے لوگ نماز پڑھ سکتے ہیں کہ نہیں؟ قرآن اور حدیث کی روشنی میں مفصل جواب سے نوازیں؟

الجواب ـــــــــــــــــــ حامدًا و مصلیًا

زید کی بیوی کا فعل انتہائی غلط ہے، اس کو چاہئے کہ فوراً توبہ استغفار کرے اور آئندہ کبھی بھی ایسی حرکت سرزد نہ ہونے پائے، لیکن اس کی وجہ سے زید کے پیچھے نماز کو ترک کرنا درست نہیں، نیز ان کی بیوی زنا کی وجہ سے نکاح سے خارج بھی نہیں ہوئی اس کے ساتھ حسب سابق زید تعلق از دواجیت قائم رکھے، البتہ زید کو چاہیے کہ اپنی بیوی کو تنبیہ کرے اور ایسے اعمال سے توبہ کرائے۔(۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد حبیب اللہ القاسمی۔ الجواب صحیح: بندہ محمد حنیف غفرلہ۔ (حبیب الفتاویٰ:۷۹/۴-۸۰)

متعہ کرنے والے کی امامت:

سوال: ایک شخص حنفی عدالت میں بحلف بیان کرتا ہے کہ اس نے ایک مسماۃ کے ساتھ عقد کے وعدہ پر متعہ کرلیا، ایسا شخص مذہب حنفی کے اندر داخل رہا، یا نہیں؟ اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے اور اس کی بیعت جو ایک بزرگ کے ہاتھ پر کی تھی قائم رہی، یا نہیں؟ اور ایسے شخص کی تجہیز وتکفین ونماز پڑھنی چاہیے، یا نہیں؟

الجواب ـــــــــــــــــــ

جو شخص مقر ہے، اس فعل بد کا، وہ فاسق وعاصی ہے، امامت اس کی مکروہ ہے۔(۲) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۱۰۰/۳-۱۰۱)

---

(۱) قولہ:(والمزنی بها لا تحرم علیٰ زوجها)فله وطؤها بلا استبراء عندهما. و قال محمد: لا أحب له أن يطأها ما لم يستبرئها ، كما في فصل المحرمات. (ردالمحتار، كتاب الطلاق، باب العدة، مطلب: الدخول في النكاح الأول دخول في الثاني في مسائل: ۲۱۲/۵، دارالكتب العلمية، انيس)

(۲) ويكره إمامة عبد، إلخ، وفاسق. (الدر المختار، باب الإمامة: ۵۲۳/۱، ظفير)

اگر وہ توبہ کرے تو امامت اس کی درست ہے اور بیعت وحنفیت قائم ہے اور تجہیز وتکفین ونماز جنازہ ہر ایک مسلمان کی کرنی چاہئے، اگر چہ وہ فاسق وبدکار ہو۔ كما في الحديث: "صلوا علیٰ كل بر و فاجر". (الحديث) (شرح الفقہ الاکبر:۹۶، ظفیر) ==

بے نکاحی عورت رکھنے کی ترغیب اور اس کی امامت:

سوال: جوشخص دوسرے کو رغبت دلا کر بے نکاحی عورت سے گھر آباد کردے، اس کی امامت درست ہے، یا نہ؟

الجواب

ایسا شخص لائق امام ہونے کے نہیں ہے، اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔(۱) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۳/۱۰۵)

غیر کی منکوحہ سے شادی کرنے والے کی امامت درست ہے، یا نہیں:

سوال: ایک شخص نے شوہر والی غیر مطلقہ عورت سے نکاح کرلیا ہے۔ یہ نکاح ہوا، یا نہیں؟ اور جو اولاد اس سے ہوئی، اس کا کیا حکم ہے؟ اور امامت اس کی جائز ہے، یا نہیں؟

الجواب

غیر مطلقہ عورت سے نکاح حرام و باطل اور اولاد ولد الزنا ہے، امامت اس کی مکروہ ہے۔(۲) (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۳/۳۰۵)

شادی شدہ عورت کو بغیر طلاق و نکاح کے بیوی کی طرح رکھنے والے کی امامت:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ ایک عورت بوجہ مفلسی شوہر و کج نہادی خود، اپنے خاوند سے متنفر ہوکر بلا طلاق اپنے بھائی کے گھر چلی گئی اور بار ہا اس کے خاوند نے بلایا؛ مگر بد طینتی سے نہیں گئی، پھر چند عرصہ بعد اس کی بڑی بہن اپنے گھر لے آئی، عرصہ کے بعد وہ بڑی بہن مرگئی، بعد ازیں اس عورت غیر مطلقہ کے خاوند نے اپنی دختر کو، جو اس عورت کے شکم سے تھی، بھیجا کہ اپنی والدہ کو لے آ، اب اس کا وہاں رہنا اچھا نہیں؛ مگر وہ اس کے ہمراہ نہ آئی۔

== (وبطل نكاح المتعة)وهو أن يقول لامرأة :أتمتع بك مدة بكذا من المال(والمؤقت)مثل أن يتزوج بشهادة شاهدين عشرة أيام،كذا في الهداية.(النهر الفائق،فصل في المحرمات:۲/۲۰۰،دارالكتب العلمية.انيس)

(۱) قال الله تعالىٰ:﴿وَلَاتَعَاوَنُوْا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾(سورة المائدة:۲)

ويكره إمامة عبد،إلخ، وفاسق.(الدر المختار)

من الفسق:وهو الخروج عن الاستقامة،ولعل المراد به من يرتكب الكبائر كشارب الخمر،والزاني،إلخ، وأما الفاسق فقد عللوا كراهة تقديمه بأنه لايهتم لأمر دينه بل مشى في شرح المنية علىٰ أن كراهة تقديمه كراهة تحريم.(ردالمحتار، باب الإمامة:۱/۵۲۳،ظفير)(مطلب في تكرار الجماعة في المسجد،انيس)

(۲) لقوله تعالىٰ:﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ ... وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَاءِ﴾(سورة النساء:۲۳-۲۴،انيس)

وفي الكبيرى للحلبي،ص: ۴۷۹ "قدموا فاسقاً يأثمون بناءً علىٰ أن كراهة تقديمه كراهة تحريم".(فصل في الإمامة وفيها مباحث،انيس)

پھراس عورت کی بھاوج اور خالہ بتقریب تعزیت وہاں پرگئی اوراس عورت کوفہمائش کی کہ ہمارے ساتھ چل؛مگر مسماۃ مذکورہ نے باشتعالک اپنے بہنوئی کے انکارکیا، بعداس کے اس بہنوئی سے نکاح کرلیا، وہ شخص باوجودیکہ پیرجی اور مولوی مشہور ہےاوراس موضع میں نماز پنج گانہ وجمعہ پڑھاتے ہیں اوران کویقین کامل اس کی طلاق کانہیں ہے؛ بلکہ ایک مرتبہ شوہرسابق سے کہلایا کہ تو اپنی زوجہ کوطلاق دے دے، اگران سے کہاتو جواب دیا کہ ایک طلاق ضمناً ہوئی ہے، وہ طلاق ضمناً دے چکا، اب نکاح کوعرصہ چندسال کا ہوااوراس کی اولاد پیدا ہوئی، اس اولادکوولدالزنا کہیں، یانہ کہیں؟

اور پیرجی صاحب چہلم وغیرہ کومباح کہتے ہیں اور طعام پر فاتحہ پڑھتے ہیں اور جوگائے وغیرہ خریدتے ہیں تو اپنے مکان پرلاکراس کے داہنی کھر کو پانی ڈالتے ہیں اور ہرسال اپنے بھائی کی قبرکو، اس کپڑے سے کہ جس پر کلمہ شریف لکھا ہواہے، غلاف پوش کرکے روشنی کرتے ہیں اوراکثر کام غیرمشروع کرتے ہیں، سوبوجہ امور مذکورہ کے پیرجی صاحب کے پیچھے نماز جمعہ وغیرہ درست ہے، یانہیں؟ اوران کودیوّث کہنا اوران سے بغض للہ رکھنا جائز ہے، یانہیں؟ بینواتوجروا۔

الجواب

لاریب! ایسا شخص فاسق ہےاور دیوث کا اطلاق ایسے آدمی پر درست ہےاور ایسے شخص سے اگر بغض بوجہ اللہ تعالیٰ کے کرے تو موجب اجر ہےاور نکاح اس شخص کا ہرگز درست نہیں ہوا؛ کیوں کہ جب تلک پہلا خاوند طلاق نہ دیوے، نکاح درست نہیں ہوسکتا اور ایسے شخص کی امامت مکروہ تحریمی ہے۔(۱) فقط

کتبہ الاحقر رشیداحمد گنگوہی۔(مجموعہ کلاں، ص:۱۱۲-۱۱۳)(باقیات فتاویٰ رشیدیہ:۱۶۲)

غیر کی منکوحہ سے جونکاح کرے، اس کی امامت کیسی ہے:

سوال: ایک مسجد کے امام نے ایک عورت سے جوغیر کی منکوحہ ہےاوراس نے اس کوطلاق نہیں دی ہے، نکاح کرلیاہے، ان کی امامت درست ہے، یانہیں؟ بینواوتوجروا۔

الجواب

امامت ایسے شخص کی، بوجہ فاسق ہونے کے، مکروہ تحریمی ہے۔فقط

کتبہ رشیداحمد، الجواب صحیح، عزیزالرحمٰن عفی عنہ

(۱) (دیوث)هو من لا یغار علی امرأته أو محرمه.(الدرالمختار رعلی صدر ردالمحتار، کتاب التعزیر: ٤/ ٧٠، دارالفکر بیروت. انیس)

عن عمار عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم قال: لایدخل الجنة دیوث ولا مدمن خمر.(التوحید لابن خزیمة، باب ذکر أخبار رویت أیضا فی حرمان الجنة: ٢/ ٨٦٥، مکتبة الرشد الریاض. انیس)

قال فی الدر المختار: و کرہ إمامة عبد و فاسق.
وقال فی رد المحتار: قال فی شرح المنیة: إن کراھة تقدیمه کراھة تحریم. (۱)
اور عالمگیری میں ہے:
لایجوز للرجل أن یتزوج زوجة غیرہ و کذلک المعتدة. (۲) (باقیات فتاویٰ رشیدیہ: ۱۶۳)

بغیر طلاق کسی کی عورت رکھنے والے کی امامت کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہمارے گاؤں میں ایک دوکاندار ہے، جس وقت پیش امام موجود نہیں ہوتا تو وہ نماز پڑھاتا ہے تو ہم کو اس دوکاندار امام کے متعلق اس کے رشتہ داروں نے بتلایا کہ اس کے گھر بغیر طلاق عورت ہے، اس کے پیچھے نماز نہیں ہوتی تو ہم نے پوچھا تو اس نے بتلایا کہ مجھے ٹھٹھ سے فتویٰ مل گیا ہے تو مجھے طلاق کی کیا ضرورت ہے، پھر علماء کرام سے دریافت کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ اس کے پیچھے نماز نہیں ہوتی، جس کی وجہ سے تمام لوگ اس کے پیچھے نماز پڑھنے سے رک گئے اور اس کے بعد پھر یہ امام صاحب حج پر تشریف لے گئے اور حج کر کے واپس آ گئے تو ہماری مسجد کا جو پیش امام تھا، وہ گزر گیا، جو لوگ اس دوکاندار کی امامت کو چاہنے والے تھے، انہوں نے اس کو دوبارہ پھر قائم کر دیا، جب یہ نماز پڑھانے لگ گیا تو پھر یہ شور ہوا کہ اس کے پیچھے نماز نہیں ہوتی تو مولوی صاحب نے کہا کہ اس وقت تو میں آپ کو فتویٰ بھی دکھا سکتا ہوں، آپ نماز پڑھ کر دو چار آدمی میرے پاس آئیں تو میں آپ کو فتویٰ دکھادوں گا، جب آدمی اس کے پاس گئے تو اس نے فتویٰ دکھایا، جس پر کسی کی کوئی مہر یا دستخط نہیں تھے، ان لوگوں نے کہا کہ آپ اس کا فیصلہ کیوں نہیں لیتے تو جواب ملا کہ جن لوگوں نے مقرر کیا ہے، میں ان کی نماز ضرور پڑھاؤں گا۔ باقی آپ میرے پیچھے نماز نہ پڑھیں اور اس کی جو بیوی ہے، اس کا گھر والا زندہ ہے، جو کہ ہم سے تین میل کے فاصلہ پر ہے، اس سے اس عورت کے متعلق پوچھا تو کہا کہ میں نے طلاق نہیں دی، اس کے بھائی بھتیجے وغیرہ تمام کو پوچھا؛ مگر انہوں نے بھی یہی جواب دیا اور جس شخص کو اس کے حال کا علم ہو گیا تو کیا وہ اس امام کے پیچھے نماز ادا کر سکتا ہے کہ نہیں؟ اور یہ بات وہ دوسرے نمازیوں کو بتلا سکتا ہے، یا کہ نہیں؟ اور ان کی نماز ہو سکتی ہے، یا کہ نہیں؟

---

(۱) رد المحتار، کتاب الصلاة، باب الإمامة: ۳۷۶/۱ (مطبع مجتبائی، دھلی: ۱۲۸۷ھ) نیز ص: ۴۱۳-۴۱۴، جلد اول، مطلب فی تکرار الجماعة فی المسجد [مکتبہ ماجدیہ کوئٹہ پاکستان: ۱۳۹۹ھ] نیز کتاب الصلاة، باب الإمامة: ۵۶۰/۱ [دار الفکر بیروت]

(۲) عالمگیری: ۲۸۰/۱، القسم السادس: المحرمات التی یتعلق بھا حق الغیر (مکتبۂ ماجدیہ کوئٹہ: ۱۴۰۳ھ) فتاویٰ عالمگیری، کتاب النکاح، الباب الثالث فی بیان المحرمات القسم السادس فی المحرمات التی یتعلق بھا حق الغیر: ۲۸۰/۱ [نورانی کتب خانہ، پشاور پاکستان] نیز کتاب النکاح، باب مذکور: ۳۹۰/۱ [مطبع بندر ہوگلی کلکتہ ۱۲۰۸ھ] (نور)) (فتاویٰ دار العلوم، دیوبند۔ مرتبہ مولانا مفتی ظفیر الدین صاحب ص: ۳۲۰، جلد سوم (دیوبند: ۱۹۷۱ء)

الجواب

حسب سوال جب تک نکاح والی عورت کو اس کے خاوند کے ہاں واپس کر کے توبہ نہ کرے، امامت کے قابل نہیں، یا طلاق لے کر بعد عدت کے خود نکاح کرے،(۱) بلا نکاح کسی عورت کو گھر میں رکھنا اور امام مسجد بننا نہایت درجہ جرأت ہے، اگر سوال کے مطابق واقع ہے۔ واللہ اعلم (فتاویٰ مفتی محمود:۲/۱۶۴)

بے نکاحی عورت کو رکھنے والے کی امامت درست ہے:

سوال: زید اور ہندہ نامحرم ایک گھر میں مثل یگانہ رہتے ہیں اور نکاح کے متعلق استفسار کرنے پر زید کہتا ہے کہ ہم نے باہم ایجاب وقبول کرلیا ہے، نکاح ثابت نہیں ہے، ہمخانگی ثابت ہے، ایسا شخص امامت کے قابل ہے یا نہیں؟

الجواب

ایجاب وقبول اگر روبرو شاہدین کے ہو تو نکاح منعقد ہو جاتا ہے، مثلاً خود مرد اور عورت دو گواہوں کے سامنے ایجاب وقبول کرلیں اور کوئی تیسرا شخص نکاح پڑھنے والا نہ ہو، تب بھی نکاح ہو جاتا ہے۔ پس اگر زید یہ کہے کہ خود ہم نے ایجاب وقبول دو گواہوں کی موجودگی میں کرلیا ہے تو ان کا نکاح ثابت ہے، ان کو زوجین سمجھنا چاہئے اور بے نکاحی عورت کے رکھنے کا الزام اس پر نہ لگانا چاہیے اور نماز اس کے پیچھے صحیح ہے۔ (شامی، جلد ثانی)(۲) فقط (فتاویٰ دار العلوم دیوبند:۳/۲۰۲)

بے نکاحی عورت رکھنے والے اور سنیما دیکھنے والے کی امامت:

سوال: زید ایک جامع مسجد کا امام ہے، عرصہ بارہ سال سے اس کے خلاف چند بستی والوں کی درخواست اراکین جامع مسجد کے پاس آئی ہے کہ زید کے چال چلن کے متعلق بھی لوگوں کے بہت سے شکوک اور اعتراضات قابل وثوق ہیں اور اس کے متعلق بہت سی شہادتیں موجود ہیں اور وہ اکثر سنیما تھیٹر اور ناچ گانوں کی محفلوں میں شریک رہتے ہیں، درخواست دینے والے نے صرف چودہ گواہوں کے نام پیش کئے ہیں، جن میں سے بارہ گواہوں کا بیان تو یہ ہے کہ ہم نے ایک دوسرے سے سنا اور ذکر کیا، دو گواہوں نے جو بیان دیا، وہ حسب ذیل ہے:

ہم نے زید کو جنگل کی طرف دو کافرہ عورتوں کے ہمراہ جن میں سے ایک جوان اور دوسری بوڑھی تھی، دن کے بارہ بجے قریباً دو سال پیشتر جاتے دیکھا، ہم بھی پیچھے ہو لیے، شہر سے قریب ڈیڑھ میل کے فاصلے پر زید اور دونوں عورتیں

(۱) الفتاویٰ الہندیہ:۱/۲۸۰، نورانی کتب خانہ پشاور، پاکستان، انیس

(۲) وينعقد ملتبساً بإيجاب من أحد هما وقبول من الأخر، إلخ، وشرط كل من العاقدين لفظ الأخر ليتحقق رضاهما وشرط حضور شاهدين حرين مكلفين سامعين قولهما معاً على الأصح. (الدر المختار على هامش ردالمحتار، كتاب النكاح: ۲/۳۶۱، ظفير)

جنگل میں دس قدم ایک دوسرے سے فاصلے پر کھڑی ہوئیں، زید ان میں سے ایک کو اپنی طرف بلا رہا تھا، گواہ عمرو بکر جو الگ چھپے ہوئے تھے، ان پر زید کی نگاہ پڑی اور زید وہاں سے چلا آیا، گواہ بکر نے ان عورتوں سے دریافت کیا تو انہوں نے اقرار کیا کہ زید نے ایک روپیہ دینا کیا تھا، اس معاملہ میں دونوں گواہوں کی ایک ہی زبان ہے، راستہ وغیرہ دونوں گواہ برابر بتاتے ہیں، ایک گواہ نے جائے وقوع نہیں بتلائی؛ لیکن جونشانات پہلے گواہ نے بتلائے تھے، وہی راستے بتلائے جن کے ہمراہ یہ دو گواہ مختلف اوقات میں جائے وقوع بتلانے گئے تھے، ان میں کا ایک سکریٹری جامع مسجد اور دوسرا ممبر ہے اور وہ دوارا کین بھی ان دو گواہوں کے بیان جائے وقوع کے بتلانے سے اس بات سے اتفاق کرتے ہیں کہ زید جنگل میں گیا۔

دونوں گواہ صوم وصلوٰۃ کے پابند ہیں، دونوں میں دوستی ہے، ایک ہی جگہ کام کرتے ہیں، دونوں نے بے نکاح عورتیں رکھی ہوئی ہیں، زید یقیناً سنیما دیکھتے ہیں، زنا کا ثبوت نہیں ہے؛ لیکن یہ سب کچھ شک پر ہورہا ہے، زید شادی شدہ ہے، صاحب اولاد ہے، عمر ۳۵/سال سے ۴۰/تک ہے، نو بچوں کا باپ ہے، اوپر لکھی باتوں پر زید کے پیچھے نماز جائز ہے، یا نہیں؟

(المستفتی: ۲۱۶۶، سیٹھ حاجی عمر ملاں (برار) ۲۶/شوال ۱۳۵۶ھ، مطابق ۲/جنوری ۱۹۳۸ء)

الجواب

گواہوں کے پاس بے نکاحی عورتیں ہیں تو وہ خود فاسق ہیں، نیز دو سال پہلے کا واقعہ بیان کرنا بھی قابل سماعت نہیں، دو برس تک انہوں نے یہ واقعہ کیوں بیان نہیں کیا؟ اس کے اخفا کی وجہ سے بھی یہ شہادت قابل سماعت نہیں۔ ہاں! سنیما دیکھنے کی وجہ سے امام کی امامت مکروہ ہے۔(۱)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی۔ (کفایت المفتی: ۱۱۳/۳-۱۱۴)

غیر محرم عورتوں میں بیٹھنے والے شخص کی امامت:

سوال: جو شخص امام ہو اور غیر محرم عورتوں میں بیٹھے، اس کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟

(۱) ویکره إمامة عبد وأعرابی وفاسق وأعمٰی. (الدر المختار مع رد المحتار: ۱/ ۵۵۹-۵۶۰)

قال العلامة ابن البزار الکردری الحنفی: استماع صوت الملاهی کالضرب بالقضیب ونحوه حرام لقوله علیه السلام استماع الملاهی معصیة والجلوس علیها فسق و التلذذ بها کفر أی بالنعمة. (الفتاوىٰ البزازیة علیٰ هامش الفتاویٰ الهندیة: ۳۵۹/٦، الباب الثالث فیما یتعلق بالمناهی) (والحدیث أخرجه البیهقی فی السنن الکبریٰ، من کتاب الشهادات، فی باب ماتجوز به شهادة أهل الأهواء، رقم الحدیث: ۲۰۹۲۰-۳۵٦/۱۰، دار الکتب العلمیة، بیروت، انیس)

الجواب

ایسا امام، جو غیر محرم عورتوں میں بیٹھے فاسق ہے، اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔ (۱) (فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۲۸۴/۳-۲۸۵)

مطلقہ عورت کو رکھنے والے کی امامت جائز ہے، یا نہیں:

سوال: ایک شخص مسجد کا امام ہے، اس نے اپنی بیوی کو طلاق دی؛ مگر اس کو اب تک گھر میں رکھ چھوڑا ہے اور طلاق کے بعد اس سے بچّے بھی ہوئے ہیں۔ مقتدی یہ کہتے ہیں کہ اس کے پیچھے ہماری نماز ہوجاتی ہے، طلاق دینے کا گناہ امام کو ہوا؛ مگر ایک شخص ایک روز جماعت سے علاحدہ ہوگیا اور کہا کہ میری نماز اس کے پیچھے نہیں ہوتی، اس پر امام صاحب نے کہا کہ یہ کافر ہے۔ دریافت طلب یہ ہے کہ اس امام کے پیچھے نماز ہوجاتی ہے، یا نہیں؟ اور اس نے جو کافر کہا، اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب

اگر اس امام نے اپنی زوجہ کو طلاق رجعی دی تھی تو رجوع کرلینا بدونِ نکاح کے جائز ہے اور اگر بائنہ (یا مغلظہ طلاق) دی تھی تو اس عورت کا بدون (تجدید نکاح) یا حلالہ کے رکھنا درست نہیں ہے اور اگر اس نے ایسا کیا تو اس کے پیچھے نماز مکروہ ہوگی؛ کیوں کہ وہ فاسق ہے اور معزول کرنے کے قابل ہے اور امام کا کسی مقتدی کو کافر کہنا گناہِ کبیرہ ہے، اس کو توبہ کرنی چاہیے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ: عزیز الرحمٰن

(ویکرہ (إلٰی قولہ) وخلف فاسق، إلخ، فی شرح المنیة أن کراھة تقدیمه کراھة تحریم ، لما ذکرنا، إلخ. (۲) (فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۲۹۴/۳-۲۹۵)

---

(۱) ویکرہ إمامة عبد، إلخ، وفاسق. (الدر المختار)

بل مشٰی فی شرح المنیة أن کراھة تقدیمه کراھة تحریم. (ردالمحتار، باب الإمامة: ۵۲۳/۱، ظفیر)

(مطلب: فی تکرار الجماعة فی المسجد، انیس)

غیر محرم عورتوں کے سلسلہ میں لکھا ہے: (فإن خاف الشھوۃ) أو شک (امتنع نظرہ إلٰی وجھھا) فحل النظر مقید بعدم الشھوۃ ... وھٰذا فی زمانھم، وأما فی زماننا فمنع من الشابة. (الدر المختار علٰی ھامش رد المحتار، کتاب الحظر والإباحة، فصل فی النظر والمس: ۳۵۲/۵، ظفیر)

(۲) رد المحتار: ۵۲۳/۱، مھدی (کتاب الصلاۃ، باب الإمامة، مطلب فی تکرار الجماعة فی المسجد، انیس)

عن أبی ذر قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم: لا یرمی رجل رجلاً بالفسوق، ولا یرمیه بالکفر إلا ارتدت علیه إن لم یکن صاحبه کذلک". {رواہ البخاری}(مشکٰوۃ، باب حفظ اللسان والغیبة والشتم، جمیل (الفصل الأول، رقم الحدیث: ۴۸۱۶، انیس)

جو مطلقۂ مغلظہ عورت کو بلا حلالہ رکھے، اس کی امامت درست ہے، یا نہیں:

سوال: پیش امام مسجد نے اپنی زوجہ کو تین چار مرتبہ طلاق دیکر گھر سے نکال دیا اور پھر بلا حلالہ کے اس کو گھر میں رکھ لیا، اس کے پیچھے نماز جائز ہے، یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــــــ

بدون حلالہ کے مطلقہ ثلاثہ کو رکھنا اور اس کو زوجہ بنانا حرام ہے۔ وہ شخص فاسق وزانی ہے، اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔(۱) (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۳/ ۲۱۷)

مطلقہ ثلاثہ کو بغیر حلالہ کے رکھنے والے کی امامت:

ایک شخص اپنی بیوی کو ایک ہی بیٹھک میں تین طلاق دیدیتا ہے، اس کے بعد بستی کے کل لوگ مجبور کرتے ہیں کہ پھر اس سے شادی کرلیا جائے، چونکہ مطلقہ عورت اندھی ہے، لوگوں کے مجبور کرنے پر اس شخص نے مختلف جگہوں سے فتاوی منگوایا، ہر جگہ سے شادی نہ کرنے کا جواب آیا، جب تک کہ حلالہ نہ ہو؛ لیکن مدرسہ اصلاح المسلمین سے جواب آیا کہ ان کا نکاح ثانی کیا جاسکتا ہے، چوں کہ ایک بیٹھک میں تین طلاق ایک طلاق کے مانند ہوتی ہے۔ دلیل میں یہ حدیث پیش کرتے ہیں:

"كان الطلاق على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم، وأبى بكر وسنتين من خلافة عمر طلاق الثلثة واحدة" أو كماقال. (مسلم)(۲)

اس فتوی کی بنا پر وہ شخص اپنی بیوی پر ترس کھا کر چوں کہ وہ اندھی تھی اور عدت اپنے شوہر کے گھر میں گزار رہی تھی، اس کی فریاد اور عاجزی قابل رحم تھی، لہذا وہ نکاح کر لیتا ہے۔ گزارش ہے کہ چوں کہ یہ امام مسجد بھی ہیں اور کچھ لوگوں نے ان کے پیچھے نماز پڑھنا بھی چھوڑ دیا، اکثر لوگ نماز پڑھتے ہیں، اب بستی میں نزاع کی صورت پیدا ہوگئی ہے، ممکن ہے کہ فتنہ پیدا ہوجائے۔ حضور ارشاد فرمائیں کہ کون سی صورت عورت کے ساتھ اب اختیار کی جائے؟ دیگر ان کے پیچھے نماز پڑھی جائے یا نہیں؟ اکثریت ان کے ساتھ اس لیے ہے کہ یہ بستی میں کل لوگوں سے زیادہ پرہیزگار اور پابند شرع ہے، اس کے مقابلہ میں دوسرا کوئی نہیں، جس کو امام بنایا جائے۔

---

(۱) ويكره إمامة عبد، إلخ، وأعرابى، إلخ، وفاسق، إلخ. (الدرالمختار)

من الفسق: وهو الخروج عن الاستقامة، ولعل المراد به من يرتكب الكبائر كشارب الخمر، والزانى وآكل الربوٰ ونحوذلك. (ردالمحتار، باب الإمامة: ۱/ ۵۲۳، ظفير)(مطلب: فى تكرار الجماعة فى المسجد، انيس)

(۲) الصحيح لمسلم، باب طلاق الثلاث (ح: ۱٤۷۲) انيس

الجواب ــــــــــــــــــــــــ وباللّٰہ التوفیق

حنفی مذہب کے مطابق یہ نکاح صحیح نہیں ہے، اس کی بیوی بے غیر حلالہ کے اس پر حرام ہے، (۱) جب تمام جگہ سے یہی فتوی آیا ہے کہ نکاح حرام اور ناجائز ہے تو سب کو چھوڑ کر اہل حدیث (غیر مقلد) کے فتوی پر عمل کرنا اور پھر اپنے کو حنفی ٹھہرانا غلط ہے؛ کیونکہ یہ نفس پروری ہے، فتویٰ کی اتباع نہیں ہے؛ بلکہ ہوا وہوس کی اتباع ہے، یہ تقوی اور پرہیز گاری نہیں ہے؛ بلکہ نفس پرستی ہے، لہٰذا ایسے شخص کو امام نہیں بنانا چاہیے۔ خصوصاً ایسے شخص کو جو اوپر مذکور ہوا، جس سے فتنہ پیدا ہو، نزاع ہو، تفریق بین المسلمین ہو۔

مگر حنفی مسلک پر اس شخص کو فوراً بیوی کو الگ کر دینا چاہیے؛ تا کہ وہ عدت گزار کر دوسری جگہ شادی کر لے، ان امام کو بڑا ترس ہے تو اس کی دوسری جگہ اپنی کوشش سے شادی کرا دیں، یا باوجود مطلقہ ہونے کے گزارہ دیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالصمد رحمانی۔ (فتاویٰ امارت شرعیہ: ۲/۲۹۶-۲۹۷)

تین طلاق کے بعد رکھنے والے کے احکام: امامت، جنازہ، معاشرہ وغیرہ:

سوال (۱) زید نے بقائمی ہوش وحواس معززین شہر کے سامنے بجبر واکراہ تین طلاق دے دی، آیا دوبارہ اس مطلقہ کو رکھ سکتا ہے یا نہیں؟ نکاح کر سکتا ہے اگر کر سکتا ہے تو کن شرائط کے ساتھ؟

(۲) اگر زید مذکور تین طلاق کے بعد تجدید نکاح کرے اور دلیل میں یہ کہے کہ امام شافعیؒ کے نزدیک ایسا کرنا جائز ہے؛ اس لیے میں نے ایسا کیا۔ کیا یہ قول اس کا معتبر ہے؟

(الف) کیا امام شافعیؒ، یا کسی اور امام کا یہ مسلک ہے کہ تین طلاق کے بعد تجدید نکاح کر کے مطلقہ کو رکھے؟

(ب) مقلد امام ابوحنیفہؒ ہو کر ایسا کرنا جائز ہے، یا نہیں؟

(ج) ایسے شخص کے ساتھ معاشرت خورد ونوش مصاحبت وغیرہ کرنا کیسا ہے؟

(د) اگر یہ شخص مرجائے تو اس کی نماز جنازہ پڑھنا چاہیے، یا نہیں؟

(ہ) ایسے شخص کی امامت کیسی ہے؟

---

(۱) کان عبداللّٰہ إذاسئل، عن ذٰلک،قال لأحدهم:أماأنت طلقت امرأتک مرة أومرتین،فإن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم أمرنی بهٰذاوإن کنت طلقتها ثلاثاً فقدحرمت علیک،حتٰی تنکح زوجاً غیرک،وعصیت اللّٰہ فیماأمرک من طلاق امرأتک .(الصحیح المسلم،کتاب الطلاق،رقم الحدیث: ۱٤۷۱)

قد اختلف العلماء فیمن قال لامرأتہ أنت طالق ثلاثاً فقال الشافعي ومالک وأبوحنیفة وأحمد وجماهیر العلماء من السلف والخلف یقع الثلاث.(نووی شرح مسلم،باب طلاق الثلاث : ۳۲۸/٥)

(ز) اگر وہ لوگوں کے بتلانے کے بعد اس بیوی کو مثل منکوحہ سمجھے تو عام مسلمانوں کو اس کے ساتھ کیا معاملہ رکھنا چاہیے؟

(و) کیا اس کا کوئی کفارہ ہوسکتا ہے؟

الجواب ــــــــــــــــــــ حامدًا و مصليًا

(۱) اس پر طلاق مغلظہ واقع ہوگی، اب اس سے نکاح حرام ہے۔(۱)

(۲) اگر کوئی شخص بیک وقت تین طلاق دے مثلاً کہے: "أنت طالق ثلاثاً" تو یہ طلاق مغلظہ باتفاق ائمہ اربعہ واقع ہوجاتی ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ کا اس میں اختلاف نہیں، ان کے نزدیک بھی تجدید نکاح بغیر حلالہ کافی نہیں، لہٰذا زید کا قول غلط ہے، ایسا شخص ائمہ اربعہ اور اجماع اور نص قطعی کے خلاف کرتا ہے، جب تک کہ شخص مذکور عورت مذکورہ سے قطع تعلق نہ کرے اور اپنی اس حرکت سے سچی توبہ نہ کرے اس سے معاشرت ومجالست ترک کر دی جائے؛ تاکہ وہ تنگ آکر اپنی حالت شریعت کے مطابق بنائے۔(۲)

اس کی جنازہ کی نماز ضرور پڑھی جائے،(۳) البتہ اگر کوئی مقتدا شخص اس غرض سے اس کے جنازہ کی نماز میں شریک نہ ہو کہ لوگوں کو عبرت ہو اور وہ ایسے کام نہ کریں تو گنجائش ہے،(۴) زید مذکور کی امامت بھی مکروہِ تحریمی ہے،(۵)

(۱) ﴿حتّٰى تنكح زوجاً غيره﴾ الآية (سورة البقرة : ۲۳۰)

"وعن عائشة رضى اللّٰه عنها: أن رفاعة القرظى تزوج امرأة ثم طلقها، فتزوجت آخر، فأتت النبى صلى اللّٰه عليه وسلم فذكرت له: أنه لا يأتيها، وأنه ليس معه إلا مثل هدبة، فقال: "لا، حتّٰى تذوقى عسيلته ويذوق عسيلتك". (صحيح البخارى، كتاب الطلاق، باب إذا طلقها ثلاثاً، ثم تزوجت بعد العدة زوجاً غيره، فلم يمسها: ۸۰۱/۲، قديمى (ح: ۵۳۱۷) انيس)

(۲) قال الملا على قارى رحمه اللّٰه تعالٰى تحت هٰذا الحديث: "(لا يحل لرجل أن يهجر أخاه الخ) قال الخطابى: رخص للمسلم أن يغضب علٰى أخيه ثلاث ليال لقلته، ولا يجوز فوقها، إلا إذا كان الهجران فى حق من حقوق اللّٰه تعالٰى، فيجوز فوق ذلك ... فإن هجرة أهل الأهواء والبدع واجبة علٰى مر الأوقات ما لم يظهر منه التوبة والرجوع إلى الحق". (مرقاة المفاتيح للملا على القارى، كتاب الآداب، باب ما ينهى عنه من التهاجر و التقاطع، واتباع العورات، الفصل الأول، (رقم الحديث: ۵۰۲۷): ۷۵۸/۸، رشيدية)

(۳) وهى فرض علىٰ كل مسلم مات، خلا بغاة، وقطاع طريق إذا قتلوا فى الحرب ... وكذا مكابر فى مصر ليلاً بسلاح وخناق. (تنوير الأبصار مع الدر المختار، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبى: ۲۱۰/۲، سعيد)

(۴) وعن مالك وغيره، أن أهل الفضل لا يصلون على الفساق زجراً لهم. (الشرح الكامل للنووى على الصحيح لمسلم، كتاب الجنائز، باب ترك الصلاة، على القاتل نفسه: ۳۱٤/۲، قديمى)

(۵) ويكره إمامة عبد وأعرابى و فاسق و أعمٰى . (الدر المختار) ==

پس کفارہ یہی ہے کہ عورت مذکورہ کو علاحدہ کردے اور خدائے پاک کے سامنے سچی توبہ کرے، اس نکاح کے دوام پر اصرار سخت خطرناک ہے۔

اس مسئلہ پر مستقل رسائل: "الأعلام المرفوعة فی حکم الطلقات المجموعة" اور "الأزهار المربوعة" وغیرہ بھی تصنیف ہوئے ہیں، جن میں استدلال بالحدیث کی حیثیت سے کافی بحث کی گئی ہے۔

وذهب جمهور الصحابة والتابعين ومن بعدهم من أئمة المسلمين إلیٰ أنه يقع ثلاث. قال فی الفتح: بعد سوق الأحاديث الدالة عليه: وهٰذا يعارض ما تقدم، وأما إمضاء عمر الثلاث عليهم مع عدم مخالفة الصحابة له وعلمه بأنها كانت واحدة فلايمكن إلاوقد اطلعوا فی الزمان المتأخر علیٰ وجود ناسخ أو لعلمهم بأنتهاء الحكم لذلک لعلمهم بإناطته بمعان علموا انتفاء ها فی الزمن المتأخر. وقول بعض الحنابلة: توفی رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم عن مائة ألف عين رأته، فهل صح لكم عنهم أوعن عشر عشرعشرهم القول بوقوع الثلاث باطل؟ أماأولاً فإجماعهم ظاهر؛ لأنه لم ينقل عن أحد منهم أنه خالف عمر رضی اللّٰه عنه حين أمضیٰ الثلاث، ولايلزم فی نقل الحكم الإجماعی عن مائة ألف تسمية كل فی مجلد كبير لحكم واحد علیٰ أنه إجماع سكوتی. وأما ثانياً فالعبرة فی نقل الإجماع نقل ما عن المجتهدين.

والمائة ألف لايبلغ عدة المجتهدين الفقهاء منهم أكثرمن عشرين كالخلفاء والعبادلة وزيدبن ثابت ومعاذبن جبل وأنس وأبی هريرة والباقون يرجعون إليهم ويستفتون منهم. وقد ثبت النقل عن أكثرهم صريحاً بإيقاع الثلاث ولم يظهرلهم مخالف فماذا بعد الحق إلا الضلال وعن هٰذاقلنا: لو حكم حاكم بأنها واحدة لم ينفذ حكمه؛ لأنه لا يسوغ الاجتهاد فيه، فهو خلاف. (ردالمحتار: ۵۷۶/۲)(۱)

اعلاء السنن جلد: ۱۱، کے اخیر میں اس مسئلہ پر نہایت مبسوط و مدلل کلام کیا ہے، **من شاء البسط فليراجع إليه.** (۲)

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ، معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور، ۱۸/شوال/۱۳۶۶ھ۔

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہ، صحیح: عبد اللطیف، مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور، ۱۹/شوال/۱۳۶۶ھ۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۲۲۳/۶-۲۲۷)

== "قوله: (وفاسق) من الفسق: وهو الخروج عن الاستقامة، ولعل المراد به من يرتكب الكبائر كشارب الخمر، والزانی وآكل الربا ونحو ذلک... فقد عللوا كراهة تقديمه بأنه لايهتم لأمردينه، وبأن فی تقديمه للإمامة تعظيمه، وقد وجب عليهم إهانته شرعا... علیٰ أن كراهة تقديمه كراهة تحريم". (ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب الإمامة: ۵۵۹/۱ أ ۵۶۰، سعيد (مطلب فی تكرار الجماعة فی المسجد، انيس)

(۱) ردالمحتار، كتاب الطلاق: ۲۳۳/۳، سعيد (مطلب: طلاق الدور، انيس

(۲) إعلاء السنن، كتاب الرقة هل وقوع الطلاق البدعی مسألة خلافية بين الصحابة والتابعين: ۷۵۲/۱۱، إدارة القرآن والعلوم الإسلامية، كراتشی)

اجنبی عورت کے ساتھ خلوت اختیار کرنے والے کی امامت:

سوال: ایک امام مسجد نے ایک شخص کو چار سو روپے دے کر اس سے عورت کو طلاق دلوائی، اب وہ مطلقہ اور امام ایک کوٹھری میں اکیلے رہتے ہیں، کیا اب ان کا نکاح بعد میعاد عدت ہوسکتا ہے، نیز امامت اس کی جائز ہے، یا نہیں؟ عورت مذکور کو وہ مثل لونڈی شمار کرے، یا نہیں؟

الجواب

بعد عدت کے نکاح ہوسکتا ہے اور قبل نکاح وہ عورت اجنبیہ ہے، خلوت اس کے ساتھ حرام ہے،(۱) اور باندی سمجھنا اس کو غلط ہے اور جہالت ہے اور امام مذکور لائق امامت کے نہیں ہے، اس کو امامت سے معزول کیا جاوے، اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔(۲) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۱۲۳/۳)

سالی سے مذاق کرنے والے کی امامت:

سوال: زید وعمر آپس میں ہم زلف (۳) ہیں اور زید مذکور اپنی سالی کے ساتھ ناشائستہ مذاق کرتا ہے اور دواعی جماع کا ظاہراً ارتکاب کرتا ہے، اسی بنا پر عمر نے زید کے ساتھ اپنے تعلقات کو ختم کردیا، لہٰذا زید کا یہ فعل شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ اور عمر کا اس طرح زید سے تعلق ختم کردینا بھی جائز ہے، یا نہیں؟ اور نیز یہ دونوں حضرات امام ہیں، لہٰذا ان دونوں کے پیچھے نماز جائز ہے، یا نہیں، یا ظالم ومظلوم میں کچھ رعایت ہے؟ اور یہ تحریر کریں کہ کن کن لوگوں سے شرعی پردہ درست ہے؟

---

(۱) وفی الأشباه: الخلوة بالأجنبية حرام. (الدر المختار علیٰ هامش رد المحتار، كتاب الحظر والإباحة، فصل فی النظر والمس: ۳۲۳/۵، ظفير)

عن ابن عباس قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم: لا يخلون رجل بامرأة إلا ومعها ذو محرم ولا تسافر المرأة إلا مع ذی محرم فقام رجل فقال: إن امرأتی خرجت حاجة وإنی اكتتبت فی غزوة كذا وكذا فقال عليه الصلاة والسلام: انطلق فحج مع امرأتک. (الصحيح لمسلم، باب سفر المرأة مع محرم إلى حج (ح: ۱۳٤۱)/ صحيح البخاری، باب لا يخلون رجل بامرأة إلا فی محرم (ح: ۵۲۳۳)/ مسند أبی يعلیٰ الموصلی، أول مسند ابن عباس (ح: ۲۳۹۱)/ صحيح ابن خزيمة، باب ذكر خروج المرأة لأداء فرض الحج (ح: ۲۵۲۹) انيس)

(۲) ويكره إمامة عبد، إلخ، وفاسق. (الدر المختار)

بل مشٰى فی شرح المنية أن كراهة تقديمه كراهة تحريم. (رد المحتار، باب الإمامة: ۵۲۳/۱، ظفير) (مطلب: فی تكرار الجماعة فی المسجد، انيس)

(۳) ''ہم زلف: ساڑھو، سالی کا خاوند''۔ (فیروز اللغات، فیروز سنز لاہور)

الجواب ــــــــــــــــــــــــ حامدًا و مصلیًا

یہ طریقہ خلاف شرع ہے اور ناجائز ہے، سالی کو پردہ کرنا لازم ہے، تنہائی اس کے ساتھ حرام ہے، (۱) اگر زید فہمائش کے بعد بھی اپنی حرکت سے باز نہیں آیا اور اس کے فتنہ سے حفاظت کے لیے عمر نے اس سے قطع تعلق کر دیا اور اپنی بیوی کی اس طرح اس سے حفاظت کر لی تو بہت اچھا کیا، اس کو ایسا ہی کرنا چاہیے، ایسا کرنے سے عمر کی امامت میں کوئی خلل نہیں، (۲) زید البتہ خطاوار ہے اس کو توبہ واحتیاط لازم ہے، (۳) ورنہ وہ منصب امامت سے علاحدہ کرنے کے قابل ہوگا، (۴) جن لوگوں سے کسی وقت بھی نکاح جائز ہے ان سے پردہ کرنا لازم ہے۔ (۵) فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۱۱۵/۶-۱۱۶)

غیر محرم عورتوں سے بدن دبوانے والے کی امامت:

سوال: زید ایک مسجد میں امام ہے اور قرآن مجید کا حافظ ہے اور پانی پتی لہجہ میں پڑھتا ہے؛ مگر اس کی شادی نہ ہونے کی وجہ سے بعض بعض باتیں خلاف شرع معلوم ہوتی ہیں، جس کی وجہ سے بعض نے تو ان کے پیچھے نماز پڑھنی ہی چھوڑ دی ہے اور بعض بادلِ ناخواستہ پڑھتے ہیں اور خلافِ شرع یہ باتیں ہیں:

(۱) قال اللّٰہ تعالیٰ: ﴿و لایبدین زینتهن إلا لبعولتهن أو آبائهن أو آباء بعولتهن أو أبنائهن أو أبناء بعولتهن،أو إخوانهن أو بني إخوانهن،أو أخواتهن،أو نسائهن ، أوما ملكت أيمانهن،أو التابعين غير أولي الإربة من الرجال أو الطفل﴾(سورة النور: ۳۱)
(والخلوة بالأجنبية حرام.(الدر المختار، كتاب الحظر والإباحة،فصل في النظر واللمس: ٣٦٨/٦،سعيد)

(۲) قال الخطابي: رخص للمسلم أن يغضب علىٰ أخيه ثلاث ليال لقلته،ولايجوز فوقها،إلاإذاكان الهجران في حق من حقوق الله تعالىٰ،فيجوز ذلك...فإن هجرة أهل الأهواء والبدع واجبة علىٰ مر الأوقات،ما لم يظهر منه التوبة والرجوع إلىٰ الحق.(مرقاة المفاتيح، كتاب الآداب،باب ما ينهى عنه من التهاجر والتقاطع واتباع العورات،الفصل الأول (رقم الحديث : ٥٠٢٧) : ٧٥٨/٨ ـ ٧٥٩،رشيدية)

(۳) عن أبي هريرة رضي الله عنه قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:"لله أشد فرحاً بتوبة أحدكم بضالته إذا وجد".قال النووي:واتفقوا علىٰ أن التوبة من جميع المعاصي واجبة على الفور،لا يجوز تاخيرها،سواء كانت المعصية صغيرة أو كبيرة،إلخ".(الصحيح لمسلم ماشرحه الكامل للنووي، كتاب التوبة: ٣٥٤/٢،قديمي)

(۴) إن للأمة خلع الإمام وعزله بسبب يوجبه،مثل أن يوجد منه ما يوجب اختلال أحوال المسلمين وانتكاس أمور الدين كما كان لهم نصبه وإقامته لانتظامها وإعلائها،وان أدى خلعه إلىٰ فتنة احتمل أدنى المضرتين.(ردالمحتار، كتاب الجهاد ،باب البغاة: ٢٢٤/٤،سعيد)

(۵) ومن محرمه هي من لايحل له نكاحها أبداً بنسب أو سبب ولوبزنا.(الدرالمختار، كتاب الحظر والإباحة،فصل في النظرواللمس: ٣٦٥/٦،سعيد)

کہ ایک دفعہ حافظ صاحب مرضِ نمونیہ میں مبتلا ہوگئے تو حالتِ مرض میں غیر محرم مستورات سے بدن دبواتے رہے جو کہ حافظ کی دور کی رشتہ دار ہیں، مثلاً: ایک چچی ہے جس میں بہت دور کا واسطہ ہے اور اسی طرح سے ایک دور کے چچا زاد بھائی کی عورت ہے جس کو حافظ صاحب بھاوج کہہ کر پکارا کرتے ہیں اور ایک دو عورتیں ایسی اور بھی ہیں، جن کے ساتھ دور کا رشتہ ہے جس کی وجہ سے لوگوں کو نفرت ہوگئی ہے۔

اور ایسے ہی ایک شکایت اور ہے، ایک دفعہ حافظ جی صاحب اسی مذکورہ بھاوج کے ساتھ بازار میں جاتے دیکھے گئے ہیں اور ایسے ہی ایک دفعہ اسی بھاوج کے ساتھ ہنسی اور دل لگی کرتے دیکھا گیا ہے، جس کے باعث لوگ بہت متنفر ہیں اور بعض نے ان کے پیچھے نماز بھی ترک کردی ہے، لہٰذا ارشاد فرماویں کہ آیا ایسے شخص کو امام بنانا جائز ہے یا ناجائز؟ باحوالہ تحریر فرماویں؟ بینوا بالبرہان وتوجروا عند الرحمٰن۔

(محمد الدین، مدرسہ عربیہ خیر العلوم، مقام سرسہ محلّہ کھٹیکان، ضلع حصار)

الجواب ______________ حامدًا و مصليًا

صرف اتنی باتوں سے بدگمان ہوکر ان کے پیچھے نماز چھوڑ دینا اور ان سے نفرت کرنا مناسب نہیں، بہتر یہ ہے کہ نرمی اور مناسب طریقہ سے ان کو سمجھا دیا جائے کہ آپ کی ان باتوں سے لوگوں کو بدگمانی اور نفرت پیدا ہوتی ہے، (۱) لہٰذا آپ احتیاط کریں، خصوصاً جب کہ آپ کی شادی بھی نہیں ہوئی تو اور زیادہ بدگمانی کا موقع ہے، ویسے بھی شرعاً اجنبی عورت کے ساتھ یعنی نامحرم (جس سے پردہ فرض ہو) خلوت ممنوع ہے، (۲) ذرا ذرا سی بات پر امام کو علیٰحدہ کرنا تو آسان ہوتا ہے؛ لیکن پھر صالح اور صحیح پڑھنے والے امام کا ملنا مشکل ہوتا ہے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ، معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور، ۱۳۵۸/۲/۲ھ۔

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہ، صحیح: عبد اللطیف، ۱۳۵۸/۲/۲۴ھ۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۶/۱۱۷-۱۱۸)

---

(۱) قال اللّٰه تعالٰی: ﴿أدع إلٰی سبیل ربک بالحکمة والموعظة الحسنة وجادلهم بالتی هی أحسن﴾ (سورة النحل: ۱۲۵)

(۲) اس لئے ان کے اوپر توبہ لازم ہے، اگر اس سے بعد توبہ پرہیز کریں تو امامت کریں ورنہ انہیں امامت سے علیٰحدہ کر دیا جائے۔ انیس

قال اللّٰه تعالٰی: ﴿قل للمؤمنین یغضوا من أبصارهم ویحفظوا فروجهم﴾ (سورة النور: ۳۰)

"سمعتُ أبا أمامة رضی اللّٰه عنه یقول: رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یقول: "اکفلوا لی ستاً اکفل لکم بالجنة: إذا حدث أحدکم فلا یکذب، وإذا أوتمن فلا یخن، وإذا وعد فلا یخلف، وغضوا أبصارکم، وکفوا أیدکم، واحفظوا فروجکم"

عن عبد اللّٰه بن مسعود رضی اللّٰه عنه قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم: "إن النظرة سهم من سهام إبلیس مسموم، من ترکها مخافتی، أبدلته إیماناً یجد حلاوته فی قلبه".

==

نوجوان بیوہ سے پاؤں دبوانے والے کی امامت:

سوال: ایک امام مسجد کچھ دنوں سے بیمار تھے، نوجوان ہیں اور غیر شادی شدہ بھی، انہوں نے بھتیجے کی بیوی کو جو بیوہ ہے اور نوجوان بھی ہے، اپنی خدمت کے لیے رکھ لیا ہے، اس سے پیر بھی دبواتے ہیں، جب نمازیوں نے اعتراض کیا تو جواب دیا کہ ہسپتال والوں میں نرسیں بھی تو رہتی ہیں، اب نمازیوں میں دو گروپ ہو گئے، ایک کہتا ہے کہ وہ بیٹی سمجھ کر پیر دبواتے ہیں، دوسرا کہتا ہے کہ یہ عورت بیوہ غیر محرم ہے، اس سے ایسی خدمت کیوں لی گئی؟ اب ان امام کے متعلق علمائے دین کا کیا فتویٰ ہے؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــ حامدًا و مصلیًا

امام صاحب کو چاہئے کہ اس بیوہ سے نکاح کرلیں، پھر اس طرح کی خدمت لیں، (۱) نامحرم سے اس طرح خلط ملط نہ رکھیں، (۲) اگر امام نہ مانیں تو ان کو امامت سے الگ کر کے کسی پابندِ شریعت اور متبع سنت کو امام تجویز کر لیا جائے۔ (۳) فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۱۱۸/۶-۱۱۹)

متہم کی امامت:

سوال: ایک شخص حافظ قرآن ہے؛ مگر اس پر چند الزامات لگائے جاتے ہیں کہ غیر مذہب کی عورت ان کے گھر میں بلا نکاح ہے؛ لیکن حافظ صاحب نکاح کرنا ظاہر کرتے ہیں اور مسلمان کرنا بھی ظاہر کرتے ہیں؛ مگر ثبوت کامل نہیں ہے، اس کی امامت صحیح ہے، یا نہیں؟

== عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "كل عين باكية يوم القيامة إلاعيناً غضت محارم الله، وعينا سهرت في سبيل الله، وعيناً يخرج منها مثل رأس الذباب من خشية الله عزوجل". (تفسير ابن كثير: ۳۷٦/۳-۳۷۷، دار الفيحاء دمشق)

الخلوة بالأجنبية حرام. (الدر المختار، كتاب الحظر والإباحة، فصل في النظر واللمس: ۳٦۸/٦، سعيد)

(۱) قال الله تعالىٰ: ﴿وأنكحوا الأيامىٰ منكم﴾ (سورة النور: ۳۲)

الأيامىٰ جمع أيم، ويقال ذلك للمرأة التي لازوج لها وللرجل الذي لا زوجة له، سواء كان قد تزوج ثم فارق، أو لم يتزوج واحد منها". (تفسير ابن كثير: ۳۸۳/۳، دار الفيحاء دمشق)

(۲) الخلوة بالأجنبية حرام، إلا لملازمة مديونة هربت ودخلت خربة أو كانت عجوزاً شوهاء، أو بحائل. (الدر المختار، كتاب الحظر والإباحة، فصل في النظر واللمس: ۳٦۸/٦، سعيد)

(۳) والأحق بالإمامة الأعلم بأحكام الصلاة فقط صحة وفساداً بشرط اجتنابه للفواحش الظاهرة، ثم الأحسن تلاوة وتجويداً للقراءة، ثم الأورع، ثم الأسن. (الدر المختار، كتاب الصلاة، باب الإمامة: ۵۵۷/۱-۵۵۸، سعيد)

الجواب

چونکہ مسلمان پر حسن ظن کرنا چاہیے اور بدظنی نہ کی جائے۔

قال اللّٰہ تعالیٰ: ﴿اِنَّ بَعۡضَ الظَّنِّ اِثۡمٌ﴾(۱)

لہٰذا جب کہ وہ امام صاحب مسلمان کرنا اس عورت کا اور نکاح کرنا بیان کرتے ہیں تو اس کا اعتبار کرنا چاہیے اور الزام معصیت ان پر نہ لگایا جاوے اور امامت ان کی صحیح ہے۔ فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۲۴۹/۳-۲۵۰)

جس کو متہم کیا جائے، اس کی امامت:

سوال: زید کی والدہ نے چند مرتبہ یہ کہا ہے کہ زید کی زوجہ سے میرا شوہر صحبت کرتا ہے اور زید کو والدہ کے کہنے کا بالکل یقین نہیں ہے، اس صورت میں کیا حکم ہے اور زید کو امام بنا سکتے ہیں، یا نہیں؟

الجواب

زید کی والدہ کے اس کہنے سے زید کی زوجہ زید پر حرام نہیں ہوئی، (۲) اور ایسی خبر کا یقین نہیں کرنا چاہیے، (۳) اور زید کو امام بنانا صحیح ہے۔ فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۱۴۶/۳-۱۴۷)

متہم فاسق کی امامت:

سوال: ایک لڑکی کا خسر بدنیت ہے، اپنے بیٹے کی زوجہ کی عزت خراب کرنا چاہتا تھا، چناں چہ لڑکی کا بیان ہے کہ میں نے سر دھوکر کرتہ اتارا تھا کہ میرا خسر دیوار کود کر مکان میں آیا، میں نے شور مچایا، وہ بھاگ گیا اور کوئی بات نہیں ہوئی، پس اس شخص کے پیچھے نماز ہوتی ہے، یا نہیں؟ اور زوجہ اپنے شوہر کے نکاح سے خارج ہوگئی، یا نہیں؟ ایسے باپ کے ساتھ بیٹا کیا برتاؤ کرے؟ بینوا توجروا۔

الجواب

جب کہ کوئی بات موجب حرمت مصاہرت نہیں ہوئی، جیسا کہ عورت کا بیان ہے تو وہ عورت اپنے شوہر پر حرام نہیں ہوئی؛ لیکن ایسے متہم فاسق شخص کو امام نہ بنانا چاہیے، اگر چہ نماز اس کے پیچھے ہوجاتی ہے؛ مگر اس کو امام بنانا مناسب نہیں ہے، جب کہ اس کی شرارت معلوم ہوگئی، (۴) اور بحالت موجودہ بیٹے کو باپ کے ساتھ کوئی گستاخی نہ کرنی چاہیے؛ لیکن اپنی زوجہ کو علیحدہ رکھنے کا انتظام کر سکے تو کرے۔ فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۱۴۵/۳)

---

(۱) سورة الحجرات: ۱۲، انیس

(۲) تزوج بكراً فوجدها ثيباً وقالت أبوك فظنى إن صدقهابانت بلامهر، وإلالا. (الدرالمختار علیٰ هامش ردالمحتار، فصل فی المحرمات: ۳۸٤/۲، ظفير)

(۳) منها: الشهادة فی الزناء يعتبر فيها أربعة من الرجال. (الهداية، كتاب الشهادات: ۱۳۸/۳، ظفير)

(۴) أن كراهة تقديمه أی الفاسق كراهة تحريم. (ردالمحتار، باب الإمامة: ۵۲۳/۱)

==

جس پر عورت تہمت لگائے، اس کی امامت:

سوال: ہندہ بیوہ ایک بازاری عورت اپنا حمل حرام امام مسجد کا بتلاتی ہے اور امام انکار کرتا ہے کہ یہ مجھ پر ناحق الزام لگاتی ہے، چند اشخاص امام کو معزول کرنا چاہتے ہیں، شرعاً اس امام کی امامت کا کیا حکم ہے؟

الجواب

جب کہ کوئی شہادت زنا کی موجود نہیں ہے تو زنا اور حمل زنا سے ہونا ثابت نہیں ہے، (۱) اور محض اتہام ہے۔ پس امامت امام میں اس وجہ سے کچھ کراہت نہ ہوگی۔ فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۱۳۱/۳)

غلط تہمت جس پر لگائی جائے، اس کی امامت درست ہے، یا نہیں:

سوال: ایک شخص عمدہ قرآن شریف پڑھتا ہے اور شریف آدمی ہے۔ غرض شہر بھر قابل امامت اس کو جانتا ہے صرف ایک شخص اس پر یہ الزام لگاتا ہے کہ یہ سفلی عمل پڑھتا ہے۔ اس نے دو ہندوؤں کو گواہ کرلیا ہے کہ بے شک یہ سفلی عمل پڑھتا ہے۔ وہ امام بالکل انکار کرتا ہے۔ اب یہ فرمائیے کہ جو شخص ایسے نیک امام پر کہ جس کو تمام بستی کے آدمی اچھا جانتے ہوں الزام لگادے، اس کی کیا سزا ہے؟

الجواب

جب کہ اس الزام وتہمت کا کچھ ثبوت نہ ہو، جو امام پر لگایا تو امامت اس کی بلا کراہت صحیح ہے، جھوٹا الزام لگانے والا فاسق ہے اور عاصی ہے، توبہ کرے۔ (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۳۱۱/۳)

بلا ثبوت زنا کی تہمت لگانے والے کے پیچھے نماز کا حکم:

سوال: ایک شخص کسی پر بلا ثبوت، زنا کی تہمت لگاتا ہے، ایسے شخص کا کیا حکم ہے اور اس کے پیچھے نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟ ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہے؟

الجواب

کسی شخص پر زنا کی جھوٹی تہمت لگانا گناہ کبیرہ ہے، (۲) اگر ایسا کرنے والا توبہ نہ کرے تو فاسق ہے اور اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے؛ لیکن اگر نماز پڑھ لی گئی تو ادا ہوجائے گی۔ واللہ اعلم

احقر محمد تقی عثمانی عفی عنہ، ۶/۵/۱۳۹۱ھ (فتویٰ نمبر ۲۲/۵۹۶ ب) الجواب صحیح بندہ محمد شفیع عفا اللہ عنہ (فتاویٰ عثمانی: ۴۴۷/۱)

== ویکره تقديم العبد، إلخ، والفاسق؛ لأنه لايهتم لأمر دينه، إلخ، وإن تقدموا اجاز لقوله عليه السلام: صلوا خلف كل برّ و فاجر. (الهداية، باب الإمامة: ۵۷/۱، دار إحياء التراث العربی بيروت. ظفير)

(۱) الشهادة فی الزناء يعتبر فيها أربعة من الرجال لقوله تعالىٰ. (الهداية، كتاب الشهادات: ۱۳۸/۳، ظفير)

(۲) تفصیل کے لئے دیکھئے: سورۂ نور کی آیت: ۴ ﴿وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ﴾ الآیۃ کے تحت تفسیر معارف القرآن، ۳۵۳/۶) ==

مشتبہ اور بدنام کو امام بنانا کیسا ہے:

سوال: ایسے امام کے پیچھے جو تنہا رہتا ہو اور اکثر بے ریش لڑکے اس کے پاس تنہائی میں پائے گئے ہوں اور اس کی بابت محلّہ میں بدچلنی کا شہرہ بھی ہو تو نماز بلا کراہت درست ہے، یا نہیں؟ دوسرے نیک آدمی کے ہوتے ہوئے جو کہ عفیف ہے، اس کو نماز پڑھانے دینا چاہیے، یا نہیں؟

الجواب

ایسی حالت میں اس امام کو نماز پڑھانا مکروہ ہے؛ کیوں کہ مقتدیوں کی کراہت اس کی امامت سے بوجہ امام کی خرابی کے ہے، لہٰذا ایسے امام کو نماز پڑھانا نہ چاہیے اور دوسرا شخص جو عفیف وصالح ہے، وہ امام ہونا چاہیے۔

قال في الدر المختار: (ولو أمّ قوماً وهم له كارهون) أن الكراهة (لفساد فيه أو لأنهم أحق بالإمامة كره) له ذلك تحريماً لحديث أبي داؤد: "لا يقبل الله صلوٰة من تقدم قوماً وهم له كارهون" إلخ. (۱) (فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۳/۲۵۵)

جس امام پر شبہ ہو کہ اس نے زنا کیا:

سوال: ایک شخص امام مسجد ہے، اس نے اپنی زوجہ کی والدہ سے زنا کیا ہے، حالانکہ وہ چار سال سے بیوہ تھی، اس کو حمل بھی ہوا، اگر چہ شہادت زنا ثابت نہیں؛ مگر وہاں بسبب پردہ اور کوئی داخل نہیں ہوسکتا تھا، اس کی اہلیہ نابالغہ تھی، دو گاؤں کا اس کے اس برے فعل پر پورا شک ہے، ایسا شخص قابل امامت ہے، یا نہیں؟

الجواب

جب کہ امام مذکور کی طرف ایسا شبہ ہے تو اس کو امام نہ بنانا چاہیے اور اس کو بھی چاہیے کہ امام نہ بنے۔

لقوله عليه الصلاة والسلام: "من أم قوماً وهم له كارهون". (۲) فقط (فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۳/۱۷۴)

بغیر ثبوت جس امام پر تہمت لگائی جائے، اس کی امامت:

سوال: یہاں کے مہتمم صاحب کے نام کسی شخص نے ایک خط لکھ کر مسجد کے پیش امام پر یہ الزام لگایا کہ تمہارے امام نے اپنی پہلی منکوحہ کی لڑکی سے نکاح کیا ہے، بھیجنے والے نے اپنا نام و پتہ خط میں نہیں لکھا، اس خط کے سوا کوئی ثبوت

== الكبيرة السابعة والثامنة والثلاثون بعد المأتين: قذف المحصن أو المحصنة بزنا أو لواط والسكوت على ذلك. (الزواجر عن إقتراف الكبائر، الكبيرة السابعة والثامنة والثلاثون بعد المأتين: ۲/۸۵، دار الفكر بيروت. انيس)

(۱-۲) الدر المختار علىٰ هامش ردالمحتار، باب الإمامة: ۱/۵۲۲، ظفير

اور گواہ نہیں ہے اور امام مذکور کو اس معاملہ سے صفا انکار ہے تو شرعاً ایسے خط پر اعتبار کر کے مذکورہ امام کے پیچھے نماز پڑھنی چاہیے، یا نہیں؟

الجواب

ایسے خط اور تحریر لا پتہ کا کچھ اعتبار نہیں ہے اور جب کہ امام مذکور واقعہ مذکورہ سے انکار کرتے ہیں تو محض اس تحریر غیر ثابت کی بنا پر امام صاحب موصوف کو متہم بفعل مذکور نہیں کر سکتے اور ان کو امامت سے معزول نہیں کر سکتے اور خیرات ومبرات سے ان کو محروم نہیں کر سکتے۔

قال الله تعالیٰ :﴿ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اجْتَنِبُوْا كَثِيْراً مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ﴾الآية(۱) فقط

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۱۷۹/۳)

جس پر زنا کی تہمت لگائی دی جائے؛ مگر گواہ کوئی نہ ہو، اس کی امامت کیسی ہے:

سوال: زید ایک مسجد میں امام ہے، عام لوگوں نے یہ شہرت دی ہے کہ زید نے ہندہ کیساتھ زنا کیا ہے، عینی شہادت کوئی نہیں دیتا، سناسنائی کہتے ہیں، اس صورت میں زید کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہے، یا نہ؟ اور جن لوگوں نے تہمت لگائی، ان کی نسبت کیا ارشاد ہے؟

الجواب

بدون کسی ثبوت کے زید پر ایسا اتہام لگانا، حرام اور ناجائز ہے، تہمت لگانے والے گنہگار اور عاصی ہیں، وہ توبہ کریں، (۲) اور زید کی امامت درست ہے، بے تأمل اس کے پیچھے نماز پڑھیں۔ (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۲۲۱/۳)

---

(۱) سورة الحجرات: ۱۲، ظفير

(۲) القذف هو لغةً الرمي وشرعاً الرمي بالزنا وهو من الكبائر بالإجماع. (الدر المختار على هامش رد المحتار، باب حد القذف: ۲۳۰/۳، ظفير)

عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: اجتنبوا السبع الموبقات، قالوا يا رسول الله وما هن؟ قال: الشرك بالله والسحر وقتل النفس التي حرم الله إلا بالحق وأكل الربا وأكل مال اليتيم والتولي يوم الزحف وقذف المحصنات المؤمنات الغافلات. (صحيح البخاري، باب رمي المحصنات (ح: ٦٨٥٧)/ صحيح مسلم، باب بيان الكبائر وأكبرها (ح: ٨٩) انيس)

فأصل القذف الرمي ثم استعمل في السب ورميها بالزنا أو ما كان معناه حتى غلب عليه. (تاج العروس، مادة قذف: ٢٤١/٢٤، دار الهداية. انيس)

تنبيه: عد القذف هو ما اتفقوا عليه لما علمت من النص في الآيتين الكريمتين المتقدمتين على ذلك صريحا في الأولىٰ للنص فيها على أن ذلك فسق. (الزواجر عن إقتراف الكبائر، الكبيرة السابعة والثامنة والثلاثون بعد المأتين: ٩٠/٢، دار الفكر بيروت. انيس)

بلاثبوت، زنا کی تہمت لگانے والے کی امامت:

سوال (۱) عشرت نام کا ایک شخص، ایک پاک دامن عورت پر جھوٹا الزام لگا تا ہے، جس کا اس کے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے؟

(۲) اگر ایسا شخص امامت کرے تو کیا اس کی امامت جائز ہے؟

(۳) زنا ثابت ہونے کے لئے ہماری شریعت نے کیا اصول مقرر فرمایا ہے؟

هو المصوب

(۱) جھوٹا الزام لگانے والے کو سمجھایا جائے کہ وہ اپنی اس شنیع حرکت سے باز آجائے اور اگر وہ نہیں مانتا تو اس پر اس طرح کا اخلاقی دباؤ ڈالا جائے کہ جھوٹا الزام لگانا چھوڑ دے، (۱) اس سلسلہ میں اگر بائیکاٹ کرنا پڑے، ملنا جلنا ترک کرنا پڑے تو شرعاً اس کی گنجائش ہے۔

(۲) اگر مذکور شخص بے بنیاد زنا کا الزام لگا تا ہے تو اس کے پیچھے نماز ہو جائے گی؛ لیکن مکروہ تحریمی ہوگی۔ (۲)

(۳) زنا کے ثبوت کے لیے چار گواہوں کا ہونا شرعاً ضروری ہے۔ (۳)

تحریر: محمد طارق ندوی۔ تصویب: ناصر علی ندوی۔ (فتاویٰ ندوۃ العلماء: ۲/۳۲۳)

لواطت کے مرتکب کی امامت کا حکم:

سوال: ایک پیش امام نے جو شادی شدہ بھی ہے، ایک لڑکے سے لواطت کی اور اس پر دو عادل نمازیوں نے گواہی دی، یہ تمام ماجرا بستی کے مولوی صاحب سے (جو پیش امام کے علاوہ ہے) بیان کیا، مولوی صاحب نے پیش امام سے اس بارے میں معلومات حاصل کیں تو پیش امام نے اقرار جرم کرلیا، بعد ازاں پیش امام مذکور کو اپنے عہدہ سے الگ کر دیا گیا اور تمام لوگوں میں اس بات کی تشہیر کر دی گئی، اس کے بعد اس پیش امام نے ایک دفعہ نماز پڑھائی ہے، کیا کوئی صورت ہے کہ امام مذکور کو واپس اپنے منصب پر لایا جائے؟

---

(۱) عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه و سلم قال: اجتنبوا السبع الموبقات قيل: يارسول الله، وما هن؟ قال: الشرك بالله، والسحر، وقتل النفس التي حرم الله إلا بالحق، وأكل مال اليتيم وأكل الربوا، والتولي يوم الزحف وقذف المحصنات الغافلات المؤمنات. (الصحيح لمسلم، كتاب الإيمان، باب بيان الكبائر وأكبرها، رقم الحديث: ۸۸)

(۲) ﴿و الذين يرمون المحصنات ثم لم يأتوا بأربعة شهداء فاجلدوهم ثمانين جلدة و لا تقبلوا لهم شهادة أبدًا و أولٰئك هم الفاسقون﴾. (سورة النور: ٤)

(۳) ﴿و الآتي يأتين الفاحشة من نساء كم فاستشهدوا عليهن أربعة منكم﴾ (سورة النساء: ١٥)

الجواب

لواطت کا مرتکب فاسق ہے، اس کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہے؛(۱) لیکن اگر نماز پڑھ لی جائے تو ہو جاتی ہے اور جب تک وہ شخص توبہ نہ کرے، اس کے پیچھے نماز جائز نہیں، البتہ اگر وہ صدق دل سے توبہ کرے تو اسے امام بنایا جاسکتا ہے۔ واللہ اعلم

احقر محمد تقی عثمانی عفی عنہ، ۲۷/۱۱/۱۳۸۷ھ (فتویٰ نمبر ۱۳۷۶/۱۸/الف)

الجواب صحیح:

لیکن ایک مسلمان کے گناہ کی تشہیر کرنا ٹھیک نہیں، صرف اتنا کافی تھا کہ ان کو امامت سے معزول کردے۔

محمد عاشق الٰہی۔ (فتاویٰ عثمانی: ۴۳۴/۱-۴۳۵)

جس سے اغلام کرے اس کی اقتدا درست ہے، یا نہیں:

سوال: کریم اور کلو دو لڑکے تھے، کریم نے کلو سے اغلام کیا تو کریم کی نماز کلو کے پیچھے جو امام مسجد ہے، جائز ہے، یا نہیں؟

الجواب

کریم کی نماز کلو کے پیچھے صحیح ہے۔ (فتاویٰ دار العلوم دیو بند: ۲۴۳/۳، ۲۴۴)

بدکردار اور مفعول کی اقتدا کا حکم:

سوال: ایک شخص کسی مسجد کا امام ہے؛ لیکن وہ اپنے کردار کے لحاظ سے بدنام ہے، مثلاً مفعولیت میں مشہور ہے تو ایسے شخص کی اقتدا کا کیا حکم ہے؟

(۱) وفی الدر المختار: ۵۵۹/۱-۵۶۰: ویکره إمامة عبد ... وفاسق.

وفی الشامیة : قوله (وفاسق): من الفسق؛ وهو الخروج عن الاستقامة، ولعل المراد به من یرتکب الکبائر کشارب الخمر والزانی، إلخ. (وراجع أیضاً البحر الرائق: ۳۴۸/۱، والفتاویٰ الهندیة: ۸٤/۱، انیس)

عن أبی هریرة رضی اللّٰه عنه قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم: أربعة یصبحون فی غیض اللّٰه ویمسون فی سخط اللّٰه أو یمسون فی غیضه ویصبحون فی سخطه، قیل: من هم یا رسول اللّٰه! قال: المتشبهون من الرجال بالنساء والمتشبهات من النساء بالرجال والذی یأتی البهیمة والذی یأتی الرجل. (شعب الإیمان، تحریم الفروج وما یحب من التعفف (ح: ۵۰۰۱) انیس)

عن عبد اللّٰه بن عمرو قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم: سبعة لا ینظر اللّٰه عزوجل إلیهم یوم القیامة ولا یزکیهم ویقول ادخلوا الناس مع الداخلین الفاعل والمفعول به. (أمالی بن بشران: ۲۰٦/۱، دار الوطن الریاض. انیس)

الجواب ـــــــــــــــــــــــــــــــــــــــ

موصوف کی بدنامی اگر امامت سے قبل کی ہو اور بعد میں اس نے توبہ کرلی ہو تو اس کی اقتدا جائز ہے؛ کیوں کہ گناہ سے توبہ کرنے کے بعد اس کی حیثیت مجروح نہیں رہتی؛ لیکن اگر یہ بدنامی کسی ایسے فعل کی وجہ سے ہو، جس میں فی الحال یہ شخص مبتلا ہو تو بوجہ فسق اس کی اقتدا مکروہ تحریمی ہے۔

قال ابن عابدين: تحت هٰذاالقول(ويكره إمامة عبد وأعرابى وفاسق)أى من الفسق: وهو الخروج عن الإستقامة ولعل المراد به من يرتكب الكبائر كشارب الخمر، والزانى، وأكل الربا ونحو ذلك. (۱)(فتاویٰ حقانیہ:۳/۱۳۵)

لڑکے کا بوسہ لینے والے کی امامت:

سوال: اگر کوئی شخص کسی لڑکے کا بوسہ لے لے اور اس کو انزال ہو جائے تو کیا ایسے شخص کے پیچھے نماز درست ہے، یا نہیں؟

الجواب ـــــــــــــــــــ حامدًا و مصليًا

شہوت پوری کرنے کے لئے لڑکے کا بوسہ لینا ناجائز ہے، (۲) جو شخص ایسا کرتا ہے اس کو امام بنانا مکروہ تحریمی ہے، جب تک کہ وہ توبہ نہ کرے۔ (۳) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند۔ (فتاویٰ محمودیہ:۶/۱۱۲)

---

(۱) رد المحتار على الدر المختار، باب الإمامة: ۱/۵٦٠ (مطلب فى تكرار الجماعة فى المسجد، انيس)

وفى الهندية: تجوز إمامة الأعرابى والأعمٰى والعبد وولد الزنا والفاسق، كذا فى الخلاصة إلاأنها تكره، هٰكذا فى المتون. (الفتاوىٰ الهندية، باب الإمامة: ۱/۸۵)

(۲) قال فى الهندية: والغلام إذا بلغ مبلغ الرجال ولم يكن صبيحاًفحكمه حكم الرجال وإن كان صبيحاً فحكمه حكم النساء، وهو عورة من فوقه إلى قدمه، لايحل النظر إليه عن شهوة، وأما الخلوة والنظر إليه لاعن شهوة فلا بأس به، ولذا لم يؤمر بالنقاب، كذا فى الملتقط... وفوق ذلك الميل إلى التقبيل، أو المعانقة، أو المباشرة، أو المضاجعة، ولو بلاتحرك آلة". (ردالمحتار، كتاب الحظر والإباحة، فصل فى النظر واللمس: ٦/٣٦٥، سعيد)

وذكر فى فتاوىٰ الإمام ناصر الحسامى: الغلام إذا بلغ مبلغ الرجال ولم يكن صبيحا فحكمه حكم الرجال وإن كان صبيحا فحكمه حكم النساء وهو عورة من قرنه إلى قدمه. (العناية شرح الهداية: ١٢/١٣٤، دار الكتب العلمية. انيس)

(۳) "ويكره إمامة عبد وأعرابى وفاسق وأعمىٰ" (الدر المختار)

"قوله: (وفاسق) من الفسق: وهو الخروج عن الاستقامة، ولعل المراد من يرتكب الكبائر كشارب الخمر والزانى، وأكل الربا، ونحو ذلك. (ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب الإمامة: ۱/٥٦٠، سعيد) (مطلب: فى تكرار الجماعة فى المسجد، انيس)

جو امام لڑکے کا بوسہ لے، اس کی امامت:

سوال: ایک شخص دو سال سے امام ہے اور بچوں کو تعلیم بھی دیتا ہے، ایک بچہ جو نہایت خوبصورت ہے اس کو کمرہ میں لے جاتے تھے اور بوسہ لیتے تھے، ایک مرتبہ اس بچے نے شکایت کی کہ امام صاحب نے میرا بوسہ لیا ہے، امام صاحب سے پوچھا گیا تو انہوں نے بتایا کہ ہاں! میں اس کو بیٹا سمجھ کر بوسہ لیتا ہوں اور مصری لوگ بھی بوسہ لیتے ہیں، میں کیوں جھوٹ بولوں، اس پر مسجد میں ہنگامہ ہوا دو پارٹیاں بن گئیں، بعدہ اس کو مسجد سے الگ کر دیا گیا، اب وہ پھر آنا چاہتے ہیں، حالانکہ بہت سے نمازی ان کو لانے کے لیے تیار نہیں ہیں، ایسے امام کے لیے شرعا کیا حکم ہے؟

الجواب ــــــــــــــــ حامدًا و مصلیًا

اگر امام صاحب سے بہتر صحیح العقیدہ، مسائلِ نماز اور طہارت سے واقف صحیح پڑھنے والا متبعِ سنت دوسرا امام مل جائے تو سابق امام کو دوبارہ لانے اور امام بنانے پر ہرگز اصرار نہ کیا جائے۔(۱) فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دار العلوم دیوبند۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۶/۱۱۲-۱۱۳)

کم سن بچوں سے تنہائی میں خدمت لینے والے اور فجر کے بعد سونے والے کی امامت:

سوال: زید ایک مسجد کا امام ہے، ساتھ ہی بچوں کی تعلیم کا بھی کام ان کے ذمہ ہے، امام موصوف بسا اوقات فجر کی نماز مقتدیوں کے بار بار بلانے پر بھی نہیں پڑھاتے، عاجز آ کر دوسرے آدمی کو پڑھانا پڑتا ہے اور امام صاحب سوئے رہتے ہیں، کچھ کمسن بچے ایسے بھی ہیں، جن کی عمر بارہ چودہ برس کی ہوگی، اپنے کمرہ میں بند کر لینے کے بعد اب بچوں کے ساتھ کیا معاملہ ہوتا ہے، وہ اللہ جانے؛ لیکن بار بار ایسا دیکھنے کے بعد جب ان سے اس کی شکایت کی گئی تو انہوں نے جواب دیا کہ کمرہ بند کر کے ان سے کچھ خدمت کرا لیتے ہیں، جس پر سائل نے ان سے کہا کہ خدمت کرانے کے لئے کمرہ بند کرنے کی ضرورت نہیں، مگر اس پر قطعاً ان کا دھیان نہیں، ایسی شکل میں قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب سے نوازیں کہ امام موصوف کا یہ عمل ان کے لیے اچھا ہے؟ اگر نہیں تو امامت کے منافی تو نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــ حامدًا و مصلیًا

اگر نیند کا غلبہ ہے، جس کی وجہ سے بیدار نہیں ہو پاتے، تب تو ان کو علاحدہ کرنے کی ضرورت نہیں، (۲) البتہ اس کا

(۱) والأحق بالإمامة الأعلم بأحكام الصلاة فقط صحةً وفساداً بشرط اجتنابه للفواحش الظاهرة، ثم الأحسن تلاوة وتجويداً للقراءة، ثم الأورع، ثم الأسن، ثم الأحسن خلقاً، آه". (الدر المختار، كتاب الصلاة، باب الإمامة: ۱/۵۵۷، سعيد)

(۲) وعن علي رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "رفع القلم عن ثلاثة: عن النائم حتى يستيقظ، وعن الصبي حتى يبلغ، وعن المعتوه حتى يعقل". {رواه الترمذي وأبو داؤد والدارمي} (مشكوة المصابيح، كتاب النكاح، باب الخلع و الطلاق: ۲/۲۸۴، قديمي (الفصل الأول، رقم الحديث: ۲۳۸۷، انيس)

انتظام ضروری ہے کہ وقت پر بیدار ہو جایا کریں، رات کو بعد عشا جلد سو جائیں، گھڑی الارم کا انتظام کیا جائے، ایسی جگہ اور اس طرح سوئیں کہ ان کو بیدار کرنا سہل ہو، مؤذن یا کوئی اور شخص بیدار کر دیا کریں، (۱) اگر امام صاحب اس کی فکر اور انتظام نہ کریں؛ بلکہ لا پرواہی سے رہیں، جب چاہیں پڑھائیں، یا نہ پڑھائیں، وقت پر اٹھیں، یا سوتے رہ جائیں، نماز ادا ہو، یا قضا ہو جائے، ان کو پرواہ بھی نہ ہو تو پھر وہ علاحدہ کئے جانے کے قابل ہوں گے۔ (۲)

ایسے بچوں کو بند کمرے میں ساتھ رہنے سے پرہیز کریں، جن سے تہمت کا اندیشہ ہو اور دوسروں کو بھی تہمت لگانے سے بچنا ضروری ہے، یہ سخت معصیت ہے۔ (۳) فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دار العلوم دیو بند، ۱۳۹۲/۹/۳ھ۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۶/۱۱۳-۱۱۵)

اغلام باز اور اغلام بازی کا الزام لگانے والے کی امامت:

سوال (۱) ایک امام صاحب جب کہ پانچ وقت کی نماز پڑھاتا ہے، دینی مدرسہ میں بچوں کو تعلیم دیتا ہے، لوگوں کو اچھی باتیں بتاتا ہے اور بری باتوں سے منع کرتا ہے، ایک دوسرے امام صاحب پر ایک نابالغ لڑکے کے ساتھ اغلام بازی کا الزام رکھتا ہے، امام مسجد خدا کی قسم کھاتا ہے کہ ہم نے کوئی بدفعلی نہیں کی تو اب لڑکے کی بات پر اعتبار کرنا چاہئے جو کہتا ہے کہ ہم سے تین چار بار بدتمیزی کی، یا امام کی قسم کا اعتبار کرنا چاہیے اور امام کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟

(۲) امام نے دوسرے امام کے اوپر اغلام بازی کا الزام لگایا ہے، ان کے متعلق یہ معلوم کرنا ہے کہ یہ امام پنج وقتہ نماز اور جمعہ پڑھاتا ہے اور ان کا معاملہ یہ ہے کہ جب یہ باہر جاتے ہیں تو کسی وقت کی نماز نہیں پڑھتے، جب ملازمت پر رہتے ہیں تو پابندی سے نماز پڑھتے ہیں، ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے، درست ہے، یا نہیں؟ یہ اکثر جھوٹ بولا کرتے ہیں، ان دونوں میں کون سے امام افضل ہیں؟ کس کے پیچھے نماز بلا کراہت جائز ہے؟

---

(۱) " ويثوب بين الأذان والإقامة في الكل لكل بما تعارفوه" . (ردالمحتار ، كتاب الصلاة، باب الأذان: ۱/۳۸۹، سعيد)

(۲) ويكره إمامة عبد وأعرابي وفاسق وأعمىٰ. (الدر المختار)

"وأما الفاسق فقد عللوا كراهة تقديمه بأنه لا يهتم لأمر دينه ". (ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب الإمامة: ۱/۵۵۹-۵۶۰، سعيد (مطلب: في تكرار الجماعة في المسجد، انيس)

(۳) "اتقوا مواضع التهم". ذكره في الأحياء: وقال العراقي في تخريج أحاديثه لم أجد له أصلاً لكنه بمعنىٰ قول عمر رضي اللّٰه عنه: "من سلك مسلك الظن اتّهم". ورواه الخرائطي في مكارم الأخلاق مرفوعاً بلفظ: "من أقام نفسه مقام التهم، فلا يؤمن من أساء الظن به". وروى الخطيب في المتفق والمفترق عن سعيد بن المسيب رحمه اللّٰه قال: وضع عمر بن الخطاب رضي اللّٰه عنه ثماني عشرة كلمة... "ومن عرض نفسه للتهمة، فلايؤمن من أساء به الظن". (كشف الخفاء: ۱/۴۵، مؤسسة الرسالة، بيروت)

الجواب ـــــــــــــــــــــــــــــ حامدًا و مصليًا

(۱) امام صاحب کو محض اس نابالغ لڑکے کے بیان پر مجرم قرار دے کر شرعی سزا کا مستحق نہیں ٹھہرایا جائے گا، امام صاحب کا قول قسم کے ساتھ معتبر ہوگا،(۱) بغیر ثبوتِ شرعی کے کسی کے متعلق الزام لگانا کبیرہ گناہ ہے،(۲) امام صاحب کو بھی احتیاط سے رہنا چاہئے؛ تاکہ بدگمانی کا موقع کسی کو نہ ملے۔(۳)

(۲) الزام لگانا، فرض نماز ترک کرنا، جھوٹی قسمیں کھانا، تینوں سخت قسم کے گناہ ہیں،(۴) اگر واقعۃً ان میں یہ

(۱) عن ابن عباس رضی اللّٰہ عنهما عن النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم:"لو یعطی الناس بدعواهم،لادعی ناس دماء رجال وأموالهم،ولکن الیمین علی المدعی علیه". رواه مسلم وفی شرحه للنووی:"إنه قال :وجاء فی روایة البیهقی بإسناد حسن أوصحیح ، زیادة عن ابن عباس مرفوعاً لکن البینة علی المدعی ، والیمین علیٰ من أنکر".(مشکوٰة المصابیح، کتاب الإمارة والقضاء،باب الأقضیة و الشهادات:۲/ ۳۲۶،قدیمی(الفصل الأول ،ح:۳۷۵۸،انیس)

(۲) قال اللّٰہ تعالیٰ:﴿ولا یأتین ببهتان یفترینه بین أیدیهن وأرجلهن﴾(سورة الممتحنة:۱۲)

"وأخرج أحمد:"خمس لیس لهن کفارة:الشرک باللّٰہ وقتل النفس بغیر حق،وبهت مؤمن،والفرار من الزحف ، ویمین صابرة یقتطع بها مالاً بغیرحق.والطبرانی:من ذکر أمراًبشیئ لیس فیه لیعیبه به حبسه اللّٰہ فی نار جهنم حتٰی یأتی بنفاد ما قال فیه".(الزواجرعن اقتراف الکبائر،کتاب النکاح،الکبیرة الرابعة والخمسون بعد المأتین: البهت:۲/ ۴۱،دار الفکر بیروت)

(۳) "اتقوا موضع التهم".ذکره فی الإحیاء:وقال العراقی فی تخریج أحادیثه:لم أجد له أصلاً،لکنه بمعنیٰ قول عمر:"من سلک مسالک الظن اتهم".

ورواه الخوائطی فی مکارم الأخلاق مرفوعاً بلفظ:"من أقام نفسه مقام التهم،فلا یؤمن من أساء الظن به".

وروی الخطیب فی المتفق و المفترق عن سعید بن المسیب قال:وضع عمر بن الخطاب ثمانی عشرة کلمة ..."ومن عرض نفسه للتهمة،فلا یؤمن من أساء به الظن".(کشف الخفاء:۱/ ۴۵،مؤسسة الرسالة بیروت)

(۴) وأخرج أحمد : "خمس لیس لهن کفارة : الشرک باللّٰہ وقتل النفس بغیرحق،وبهت مؤمن".إلیٰ آخرالحدیث". (الزواجر عن اقتراف الکبائر،کتاب النکاح،الکبیرة الرابعة والخمسون بعد المأتین:البهت:۲/ ۴۱،دار الفکربیروت)

"عن أبی الدرداء رضی اللّٰہ عنه قال:أوصانی خلیلی:"أن لا تشرک باللّٰہ شیئاً وإن قطعت وحرقت،ولا تترک صلاة مکتوبة متعمداً ، فمن ترکها متعمداً فقد برئت منه الذمة،ولا تشرب الخمرفإنها مفتاح کل شر".{رواه ابن ماجة} (مشکوٰة المصابیح،کتاب الصلاة،الفصل الثالث:۱/ ۵۹،قدیمی)(رقم الحدیث: ۵۸۰،انیس)

"عن عبد اللّٰہ بن عمررضی اللّٰہ عنه عن النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم قال:"الکبائر :الإشراک باللّٰہ،وعقوق الوالدین، و قتل النفس،والیمین الغموس".(صحیح البخاری،کتاب الإیمان والنذر،باب:الیمین الغموس: ۲/ ۹۸۷، قدیمی)(رقم الحدیث: ۶۶۷۵،انیس)

چیزیں موجود ہیں تو ان کو امام بنانا مکروہ تحریمی ہے، جب تک وہ ان سب چیزوں سے پختہ توبہ نہ کرلیں، ہرگز ان کو امام نہ بنایا جائے۔(۱) فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۲۲/۴/۷ ۱۳۸ھ۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۱۱۹/۶-۱۲۱)

اغلام بازی کرنے والے کی امامت:

سوال (۱) زید مسجد کا امام ہو یا مولوی امامت کی خدمت کو انجام دیتا ہے اور اس کو ایک دیرینہ اغلام بازی کا بھی شوق ہے، اس کے اس فعل کا لوگوں کو صرف شک وشبہ تھا، مگر اب وثوق کے ساتھ وہ اس جرم کا پوری طرح مرتکب ہو چکا ہے تو کیا ایسے امام مولوی کے پیچھے نماز ہوسکتی ہے، یا نہیں؟

(۲) دوسرا امر دریافت طلب یہ ہے کہ من جملہ ایک کثیر جماعت کے کچھ تھوڑے لوگ امام کے موافق ہوں اور بہت سارا حصہ اس کے مخالف تو کیا ایسے امام کے پیچھے بھی نماز ہوسکتی ہے، یا نہیں؟

(المستفتی: ۲۴۶۷، جناب ابوالفرج صاحب (حیدرآبادی) ۲۸/محرم ۱۳۵۸ھ، ۲۰/مارچ ۱۹۳۹ء)

الجواب

اگر زید کا یہ فعل ثابت ہو، یا جماعت کی اکثریت کو اس کی اس حرکت قبیحہ کا ظن غالب ہو تو ایسے امام کو معزول کردیا جائے؛ کیونکہ متہم امام کو امام رکھنا جماعت کی نماز کو خراب کرتا ہے اور جب کہ جماعت کی اکثریت ناراض ہے اور ناراضی کی وجہ بھی شرعی ہے تو ایسے امام کی امامت مکروہ تحریمی ہے۔(۲) فقط

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی۔ (کفایت المفتی: ۱۱۸/۳-۱۱۹)

== عن البراء ابن عازب رضی اللّٰہ عنہا قال: خطبنا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم حتٰی أسمع العواتق فی بیوتہا أو قال: فی خدورہا. فقال: "یا معشر من آمن بلسانہ، لا تغتابوا المسلمین ولا تتبعوا عوراتہم، فإنہ من یتبع عورۃ أخیہ، یتبع اللّٰہ عورتہ، یفضحہ فی جوف بیتہ". (تفسیر ابن کثیر: ۲۷۳/٤، دار الفیحاء، دمشق. (سورۃ الحجرات: ۱۲)

قال اللّٰہ تعالٰی: ﴿ولا یأتین ببہتان یفترینہ بین أیدیہن وأرجلہن﴾ (سورۃ الممتحنۃ: ۱۲) انیس)

(۱) ویکرہ إمامۃ عبد وأعرابی وفاسق وأعمٰی. (الدر المختار)

"قولہ: (فاسق) من الفسق: وہو الخروج عن الاستقامۃ، ولعل المراد بہ من یرتکب الکبائر کشارب الخمر والزانی وأکل الربا، ونحو ذلک ... علٰی أن کراہۃ تقدیمہ کراہۃ تحریم". (الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ: ۵۵۹/۱-۵٦۰، سعید) (مطلب: فی تکرار الجماعۃ فی المسجد، انیس)

"وکرہ إمامۃ الفاسق العالم لعدم اہتمامہ بالدین فتجب إہانتہ شرعاً، فلا یعظم بتقدیمہ للإمامۃ" (مراقی الفلاح). وقال الطحطاوی فی حواشیہ: "قال القہستانی: أی أو إصرار علٰی صغیرۃ". (حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی الفلاح، کتاب الصلاۃ، فصل فی بیان الأحق بالإمۃ، ص: ۳۰۲-۳۰۳، انیس)

(۲) ولو أم قومًا وہم لہ کارہون، أن الکراہۃ لفساد فیہ أو لأنہم أحق بالإمامۃ منہ کرہ لہ ذلک تحریمًا ==

اغلام باز کی امامت:

سوال (۱) ایک امام مسجد اغلام کراتا ہے اوراس کواس کی عادت ہے، جولوگ اس کے ساتھ اغلام کرتے ہیں، وہ مسجد کے اندر شہادت دیتے ہیں کہ ہم نے یہ فعل اس امام کے ساتھ کیا، امام وہاں کے لوگوں کے کہنے کی وجہ سے توبہ کرلیتا ہے اور مسجد میں اقرار کرتا ہے کہ اب ایسا فعل نہیں کراؤں گا؛ مگر پھر اس کے بعد بھی وہ اس فعل کو کراتا ہے تو اس صورت میں اس امام کے پیچھے نماز جائز ہے، یا نہیں؟

(۲)　اوراگر توبہ کے بعد اس نے یہ فعل نہیں کرایا، مگرلوگ اس کے پیچھے نماز پڑھتے ہوئے کراہت کرتے ہیں اور شک ہے کہ اس نے توبہ توڑ دی تو پھر شرع کا حکم کیا ہے؟

(۳)　اوراگر توبہ کے بعدلوگوں کوشک نہ ہواور فعل کی وجہ سے لوگوں نے نہیں پڑھی؛ یعنی ایک جماعت اس کے پیچھے نماز پڑھتی ہے ایک نہیں پڑھتی؛ بلکہ دوسری جماعت اسی وقت دوسرا امام بلاتی ہے، ایک مسجد میں ایک ہی وقت میں دو امام نماز پڑھاتے ہیں، پہلی محراب میں پہلا امام اور دوسری محراب میں دوسرا امام، فساد کی جڑ جو ہے، یہ امام ہے تو اس صورت میں کون سی جماعت کی نماز ہوتی ہے، امام سے کہا جاتا ہے کہ تم چلے جاؤ، اس وجہ سے کہ تمہاری وجہ سے فساد ہورہا ہے؛ مگر وہ نہیں جاتا تو اس صورت میں بھی نماز جائز ہے، یا نہیں؟ اورامام کا جوحق ہے، وہ بھی اس کو دینا چاہیے، یا نہیں؟

(المستفتی:۲۰۷۱، ضامن حسین صاحب بیت السلام دیوبند (سہارنپور) ۲۴؍رمضان ۱۳۶۵ھ، ۲۹؍نومبر ۱۹۳۷ء)

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــــــــــــ

اگرامام نے خود اس فعل قبیح کے ارتکاب کا اقرار کیا ہے اوراس کے فعل قبیح سے لوگ متنفر ہوگئے ہیں تو ان کا تنفر بے جا نہیں ہے اور جب تک وہ طرز عمل سے اپنی پوری صلاحیت اور نیک اعمال کا ثبوت نہ دے اورلوگ مطمئن نہ ہوجائیں تو ان کواس کے پیچھے نماز نہ پڑھنے میں معذور سمجھنا چاہیے اوراس امام کی حمایت میں جولوگ اصرار کریں اور دو جماعتیں مسجد میں قائم کرلیں، وہ گنہ گار رہوں گے۔(۱)

== لحديث أبي داؤد : " لا يقبل الله صلاة من تقدم قومًا وهم له كارهون " وإن هوأحق لاوالكراهة عليهم.(الدر المختارمع رد المحتار، باب الإمامة: ۵۵۹/۱)(سنن أبي داؤد،باب الرجل يؤم القوم وهم له كارهون (ح:۵۹۳)/المعجم الكبير للطبراني، عمران بن عبدالمغافري عن عبدالله بن عمرو (ح: ۱۷۶)/ مسند ابن أبي شيبة،حديث سلمان الفارسي (ح:۴۵۳)انيس)

(۱)　(قوله:ويكره)أي تحريما لقول الكافي: لا يجوز، والمجمع: لا يباح، وشرح الجامع الصغير: إنه بدعة، كما في رسالة السندي (قوله بأذان وإقامة،الخ)عبارته في الخزائن أجمع مما هنا ونصها:ويكره تكرار الجماعة في مسجد محلة بأذان وإقامة.(ردالمحتار،باب الإمامة،مطلب في تكرار الجماعة في المسجد: ۵۵۲/۱،دار الفكر.انيس)

یہ واضح رہے کہ اغلام کرنے والوں کی شہادت بالکل ساقط الاعتبار ہے، امام کے اقرار کی صورت میں یہ حکم ہے، جو تحریر کیا گیا ہے۔(۱)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی۔ (کفایت المفتی:۱۰۸/۳۔۱۰۹)

اغلام بازی کی بعد توبہ امامت:

سوال: مسمیٰ عبدالغنی اغلام بازی میں مشہور تھا، اب اس نے صدق دل سے توبہ کرلی ہے، اس کے پیچھے نماز جائز ہے، یا نہ؟

الجواب

بعد توبہ کے بے تردد اور بے کراہت عبدالغنی کے پیچھے نماز درست ہے، کچھ شبہ نہ کرنا چاہیے۔(۲) (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۳۰۹/۳۔۳۱۰)

لواطت سے تائب کی اقتدا کا حکم:

سوال: ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا کہ جس سے فعل قوم لوط علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سرزد ہوا ہو؛ مگر اس فعلِ شنیع سے توبہ کرلی ہو اور آئندہ اسی عہد پر قائم رہنے کا عزم رکھتا ہو، کیسا ہے؟ اور اگر مقتدی ایسے شخص کو امام بناویں تو ان پر کچھ وبال ہوگا، یا نہیں؟ اور اس فعلِ بد کا کفارہ کیا ہوسکتا ہے؟ بینوا بالتفصیل توجروا من اللہ الجلیل۔

الجواب

"التّائب من الذنب كمن لاذنب له"، اس فعل کا کفارہ توبۂ صادقہ ہی ہے،(۳) جو شخص توبہ کرلے اور قرائن

---

(۱) ويكره إمامة عبد وأعرابي وفاسق،إلخ. (الدر المختار: ١٦٠/١)

(۲) "التائب من الذنب كمن لاذنب له".(مشكوة ،ص: ٢٠٦،ظفير)(كتاب الدعوات،باب التوبة والإستغفار،الفصل الثالث،رقم الحديث:٢٣٦٣/ انيس)

﴿ان الله يحب التوابين ويحب المتطهرين﴾(سورة البقرة:٢٢٢)انيس)

فإن التوبة سبب الطهارة.(البرهان في علوم القرآن،تابع النوع السادس والأربعون: ٢٤٧/٣،دارالمعرفة بيروت لبنان.انيس)

عن أنس بن مالك قال:قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:كل بني آدم خطاء وخير الخطائين التوابون،باب ذكر التوبة (ح: ٤٢٥١)/سنن الدارمي،باب في التوبة (ح: ٢٧٦٩)/مسند البزار،مسند أبي حمزة أنس بن مالك (ح:٧٢٣٦)/مسند أبي يعلى الموصلي،قتادة عن أنس (ح:٢٩٢٢)نيس)

(۳) عن أبي الأحوص عن عبد الله في قوله﴿توبوا إلى الله توبة نصوحا﴾(التحريم:٨)قال:التوبة النصوح أن يتوب ثم لا يعود.(مسند الإمام أحمد،كلام ابن مسعود (ح:٤٥٦٠)انيس)

سے اس کی توبہ صحیح معلوم ہو کہ اب اس فعل سے اور اس کے مقدمات سے کلّی اجتناب کرتا ہو تو اس کے پیچھے نماز بلا کراہت جائز ہے؛ لیکن اگر یہ شخص بدنام ہو چکا ہو اور اس کے پیچھے نماز پڑھنے سے لوگ کنارہ کریں تو کسی ایسے شخص کو امام بنانا چاہئے، جو بدنام نہ ہو، **لفضیلة الأورع من غیرہ وکون تقلیل الجماعة مکروھا.** (۱) واللہ اعلم

۷؍شعبان ۱۳۴۶ھ (امداد الاحکام: ۲/۱۴۵-۱۴۶)

ایسی حرکات کرنے والے کی امامت کا حکم جن سے شبہات پیدا ہوتے ہیں:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ عنایت پور بستی کی جامع مسجد میں جو امام مسجد مقرر ہیں، بستی کے مقتدیوں کو امام کی کچھ خامیاں نظر آئیں، جن سے امام مسجد بھی اقراری ہے؛ اس لیے ان خامیوں کے بارے میں فتویٰ دریافت ہے، حرکات یہ ہیں:

(۱) ۱۲، ۱۳ سالہ بچے سے گھٹنوں سے اوپر تک ٹانگیں دبوانا، جب کہ بچے دوسرے قریبا ۷، ۸ گز کے فاصلے پر چراغ جلا کر فرش پر قرآن کریم پڑھ رہے ہوں اور اس فاصلہ کے درمیان کوئی پردہ کی آڑ نہ ہو اور امام مسجد چارپائی لیٹ کر اس عمل میں مشغول ہوں۔

(۲) ۶، ۷؍سالہ بچے کو اس طریقہ کا پیار کرنا کہ بچے کی گال پر دانت کے نشان پڑ جائیں۔

(۳) ان بچوں کے ساتھ اس قسم کے مذاق کرنا کہ امام مسجد ان بچوں کے اوپر اتنا پانی پھینکے کہ بچوں کے کپڑے تمام تر ہو جائیں اور بچے امام مسجد پر پانی پھینکیں، اس طریقہ سے کھیلنا۔

(۴) امام مسجد کا ایک جھوٹ ثابت ہوا کہ جن دنوں میں امام مسجد صاحب مسجد ہذا میں تشریف لائے، مقتدیوں نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ شادی شدہ ہیں، انہوں نے جواب دیا: میں شادی شدہ نہیں ہوں، اکیلا ہوں، مجھے صرف روٹی کپڑے کی ضرورت ہے؛ لیکن ابھی چند دن ہوئے ان کے والد صاحب آئے تھے، ان سے زبانی معلوم ہوا کہ ان کا نکاح ہو چکا ہے، صرف چار ماہ تک رخصتی ہونی ہے، اس سے امام مسجد اقراری ہو چکے ہیں؛ کیوں کہ ایک حرکت پیشتر کر چکے تھے، معافی دے کر سمجھا دیا گیا تھا کہ آئندہ ایسی حرکات نہ ہونی چاہئیں؛ لیکن اب پہلے سے زیادہ حرکات

(۱) الأفضلیة فی الإمامة والأولیٰ بالإمامة الأفقه ثم الأقرأ ثم الأورع ثم الأکبر سنا ثم الأحسن خلقا ثم الأشرف نسبا ثم الأصبح وجها. (تحفة الملوک، فصل فی الجماعة: ۸۸/۱، دار البشائر الإسلامیة بیروت. انیس)

عن ابن عمر قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم: اجعلوا أئمتکم خیارکم فإنهم وفدکم فیما بینکم وبین اللّٰه عزوجل. (سنن الدارقطنی، باب تخفیف القراءة لحاجة (ح: ۱۸۸۱) / السنن الکبریٰ البیهقی، باب اجعل أئمتکم خیارکم (ح: ۵۱۳۳) انیس)

کی گئیں اور اس وقت بھی امام مسجد صاحب معافی کے خواست گار ہیں؛ اس لیے ہم اہالیان بستی اب قرآن کریم کے فیصلہ پر متفق ہوتے ہیں۔

الجواب

جب امام معافی کا خواست گار ہے اور نادم ہے تو اس کی امامت جائز ہے۔ امام پر لازم ہے کہ وہ آئندہ اس قسم کی حرکات ہرگز نہ کرے، جو شرعاً منع ہوں، یا جس سے لوگوں میں شبہات پیدا ہوں، امام کو دیندار صالح اور متقی ہونا چاہیے۔(۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ مفتی محمود: ۱۷۲/۲)

☆☆☆

(۱) عن عبد اللّٰہ یقول: سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول: التوبة ندم، قال: نعم. (مصنف ابن أبی شیبة، باب من قال للقاتل توبة (ح: ۲۷۷۵۱) انیس)

واتفقوا علٰی أن التوبة من جمیع المعاصی واجبة علی الفور لایجوز تأخیرها سواءٌ کانت المعصیة صغیرة أو کبیرة". (شرح النووی علی الصحیح لمسلم، کتاب التوبة: ۳۵٤/۲، انیس)

عن عبد اللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ عنه قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم: "التائب من الذنب کمن لاذنب له". (سنن ابن ماجة، باب ذکر التوبة (ح: ٤۲٥۰)/مسند الشهاب القضاعی، التائب من الذنب کمن لا ذنب له (ح: ۱۰۸) انیس)

غلط نکاح خواں کی امامت

منکوحہ کے نکاح پڑھوانے والے کی اقتدا کا حکم:

سوال: ایک شخص اپنی منکوحہ لڑکی خاوند کے سپرد کے بجائے اس کا نکاح کسی دوسرے شخص سے کردے، جب کہ یہ فعل معاشرے میں بھی قبیح سمجھا جاتا ہے تو ایسے شخص کی اقتدا کا کیا حکم ہے؟

الجواب

منکوحہ کا نکاح پڑھوانا شرعاً ناجائز اور حرام ہے، نکاح علی النکاح کالعدم ہو کر اس کی کوئی حیثیت باقی نہیں رہتی، اگر امام مذکور نے عمداً یہ کام کیا ہو تو بوجہ فاسق ہونے کے اس کی اقتدا مکروہ تحریمی ہے۔(۱)

قال الحصكفي رحمه اللّٰه:(لو أم قوما وهم له كارهون أن) الكراهة (لفساد فيه أو لأنهم أحق بالإمامة منه كره) له ذلك تحريمًا لحديث أبى داؤد : " لايقبل اللّٰه صلاة من تقدم وهم له كارهون". (۲)(فتاوی حقانیہ:۳/۱۳۵-۱۳۶)

---

(۱) أما نكاح منكوحة الغير ومعتدته فالدخول فيه لا يوجب العدة إن علم أنها للغير لأنه لم يقل أحد بجوازه فلم ينعقد أصلاً فعلٰى هذا يفرق بين فاسده وباطله فى العدة ولهذا يجب الحد مع العلم بالحرمة لأنه زنى، كما فى القنية وغيرها.(ردالمحتار، مطلب فى النكاح الفاسد:۳/۱۳۲، دارالفكر بيروت.انيس)

منكوحة الغير ومعتدته ومطلقته الثلاث بعد التزوج كالمحرم.(فتح القدير، باب الوطء الذى يوجب الحد والذى لا يوجبه:۵/۲۶۰، دارالفكر بيروت.انيس)

﴿والمحصنات من النساء﴾ معطوف على قوله تعالىٰ: ﴿حرمت عليكم امهاتكم﴾ معناه: وحرمت المحصنات من النساء وذلك عبارة عن منكوحة الغير ومعتدته فيكون نفيا لا نهيا.(أصول السرخسى، فصل فى بيان موجب الأمر فى حق الكفار:۱/۹۰، دارالمعرفة بيروت.انيس)

﴿والمحصنات من النساء﴾ وهى معطوفة على قوله تعالىٰ: ﴿حرمت عليكم امهاتكم﴾ والمراد بها ذوات الأزواج.(الكافى شرح البزدوى، باب حكم الأمر والنهى فى أضدادها:۳/۱۲۰۱، مكتبة الرشد.انيس)

(۲) ردالمحتارعلى الدرالمختار المعروف بشامى، باب الامامة: ۱/۵۵۹-

(رجل أم قوما وهم له كارهون فإن كانت الكرهة لفساد فيه أو لأنهم أحق بالإمامة منه كره له ذلك وإن كان هو أحق بالإمامة لايكره لأن الجاهل والفاسق يكره العالم والصالح.(الفتاوىٰ قاضى خان علىٰ هامش الهندية، باب مايصح الإقتداء فى مالايصح: ۱/۹۲)

شادی شدہ عورت کا نکاح پڑھانے والے کی امامت:

سوال: کوئی شخص جو کہ پیش امام بھی ہو اور ایسا نکاح پڑھادے جس کی طلاق نہ ہوئی ہو اور مدت عدت بھی پوری نہ ہوئی ہو اور ایسا نکاح دانستہ طور پر امام صاحب پڑھاویں تو کیا ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہے اور اس کی امامت شرعاً جائز ہے؟

الجواب ـــــــــــــــــــ وباللّٰہ التوفیق

اگر امام نے دیدہ دانستہ بالقصد ایسا نکاح پڑھایا ہے تو کبیرہ گناہ کا ارتکاب کیا، امام کو فوراً توبہ کرنا چاہیے اور جب تک تائب نہ ہوجائے اور اس کے حالات سے لوگوں کو اطمینان نہ ہوجاوے، اس کو امام بنانا مکروہ تحریمی ہوگا اور اگر امام واقعہ نہیں جانتا تھا، اس کو دھوکہ دیا گیا تھا تو اس کا کوئی قصور نہیں ہے اور نہ اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔(۱)
فقط واللہ اعلم بالصواب

کتبہ محمد نظام الدین اعظمی، مفتی دارالعلوم دیوبند سہارنپور۔ الجواب صحیح: سید احمد علی سعید۔ (منتخبات نظام الفتاویٰ: ۱/۲۹۲-۲۹۳)

منکوحہ کا نکاح پڑھانے والے کی امامت:

سوال (۱) ایک عورت کا خاوند تین سال سے لام پر ہے، عرصہ تین ماہ کا ہوا، اس کا خط آیا تھا، اب معلوم نہیں، وہ زندہ ہے، یا مرگیا، نیز عورت کو پانچ ماہ کا حمل ہے، اس عورت کا نکاح ایک شخص نے پڑھادیا ہے، باوجود لوگوں کے منع کرنے کے، ایسے شخص کے پیچھے نماز جائز ہے، یا نہیں؟

شوہر والی عورت کا جو دوسرے سے نکاح کردے، اس کی امامت:

(۲) ایک شخص نے ایک عورت کا نکاح کیا جس کا خاوند لام پر گیا ہوا تھا اور شخص مذکور نے یہ کہا کہ جس وقت اس کا خاوند آوے گا، اس کو واپس کرلے گا، چنانچہ ایسا ہی ہوا، چھ ماہ تک اس خاوند کے گھر رہی، بعد میں خاوند اول آیا اور عورت کو لے گیا، ایسے نکاح پڑھانے والے کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے، یا نہیں؟

(۱) لا یجوز للرجل أن یتزوج زوجة غیرہ وکذلک المعتدة، کذا فی السراج الوهاج. (الفتاوی الهندیة: ۱/۲۸۰) (الباب الثالث فی بیان المحرمات، وهی تسعة أقسام، القسم السادس المحرمات التی یتعلق بها حق الغیر، انیس)

وحاصله أن المانع من النکاح خمسة أوجه النسب والسبب والجمع وحق الغیر والدین ... والتحریم لحق الغیر زوجة غیرہ ومعتدته، الخ. (الجوهرة النیرة، کتاب النکاح: ۲/۴، المطبعة الخیریة. انیس)

وتجوز إمامة الأعرابی والأعمی والعبد وولد الزنا والفاسق، کذا فی الخلاصة، إلا أنها تکرہ، هٰکذا فی المتون. (الفتاوٰی الهندیة: ۱/۸۵) (الباب الخامس فی الإمامة، الفصل الثالث فی بیان من یصلح إماماً لغیرہ، انیس)

الجواب

(۱) اس حالت میں اس کا دوسرا نکاح شرعاً درست نہیں ہوا اور جس نے باوجود علم کے اس کا نکاح ثانی پڑھایا، وہ فاسق ہے، اس کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہے۔(۱)

(۲) ایسے نکاح کرنے والے اور نکاح پڑھنے والے کے پیچھے بھی نماز مکروہ ہے، یہ فعل حرام ہے اور مرتکب اس کا فاسق مردود الشہادۃ ہے۔(۲) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۳/۱۴۹-۱۵۰)

غیر مطلقہ کا نکاح پڑھانے والے کی امامت:

سوال: ایک عورت نے اپنے شوہر کے گھر سے نکل کر مدت مدید تک ایک غیر شخص مثلاً زید سے ناجائز تعلق رکھتی رہی، پھر زید مر گیا تو عورت نے عمر سے ناجائز تعلق کر لیا اور حاملہ ہوگئی، عمر نے عورت سے نکاح کرنا چاہا تو مولوی صاحب نے عورت کے شوہر سے طلاق طلب کی، جب اس نے طلاق نہ دی تو بدونِ طلاق ہی عورت کا نکاح پڑھا دیا، مولوی نکاح خواں اور شرکا پر کیا حکم ہے؟ ایسے مولوی کی اقتدا درست ہے، یا نہیں؟

الجواب

بدونِ طلاق شوہر اول کے عمر سے نکاح اس عورت کا ناجائز اور باطل ہے،(۳) اور جو لوگ فتویٰ جواز کا دینے والے اور معین اس نکاح میں ہیں وہ فاسق وعاصی ہیں، توبہ کریں اور اعلان کر دیں کہ یہ نکاح نہیں ہوا اور تفریق کرا دیں، بدونِ توبہ کے ایسا مولوی لائق اقتدا نہیں ہے(۴) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۳/۲۶۶-۲۶۷)

غیر مطلقہ سے نکاح خواں کی امامت جائز ہے، یا نہیں:

سوال: ایک شخص نے جو عہدۂ قضا رکھنے کے علاوہ امام مسجد بھی ہے، ایک ایسی منکوحہ کا جس کو نہ اس کے خاوند نے طلاق دی تھی، نہ کوئی اور سند تھی، صرف اس کے والدین کے ایک پرچہ لکھ دینے پر کہ وقت ضرورت ہم دیکھ لیں، دوسرے

(۱-۲) ویکره إمامة عبد، إلخ، وفاسق. (الدر المختار، باب الإمامة)

بل مشٰی فی شرح المنية أن كراهة تقديمه كراهة تحريم. (ردالمحتار، باب الإمامة: ۱/۵۲۳، ظفير) (مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، انيس)

(۳) قرآن پاک میں جہاں محرمات کا ذکر ہے ﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ﴾ الآية، وہاں محرمات میں شادی شدہ عورتوں کو بھی شمار کیا ہے: ﴿وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَاءِ﴾ ظفیر)

(۴) ویکره إمامة عبد، إلخ، وفاسق. (الدر المختار)

أما الفاسق فقد عللوا كراهة تقديمه، إلخ، بل مشٰى في شرح المنية علٰى أن كراهة تقديمه كراهة تحريم. (ردالمحتار، باب الإمامة: ۱/۵۲۳، ظفير (مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، انيس)

شخص سے نکاح پڑھادیا، کیا ایسا شخص جو مذہبی معاملات میں اس قدر واقفیت نہ رکھتا ہو، یا جان بوجھ کر ایسی جرأت کرے اور بلاکسی تحریک، یا گواہی کے ثبوت کے، خلاف احکامِ شریعت ایسا کرے تو کیا ایسا شخص امامت کے لائق ہے؟

الجواب ـــــــــــــــــــــــــــــــــــــ

اگر فی الواقع امام مذکور نے غیر منکوحہ کا نکاح بلا طلاق شوہر اور جان بوجھ کر دوسرے شخص سے پڑھ دیا تو وہ فاسق ہے، مرتکب کبیرہ کا ہوا، (۱) لہٰذا نماز اس کے پیچھے مکروہ تحریمی ہے اور وہ شخص لائق امامت کے نہیں ہے، جب تک توبہ نہ کرے۔ (۲) (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۲۲۹/۳)

عورت کے حلفیہ بیان پر نکاح پڑھادینا جرم نہیں:

سوال: ایک عورت نے حلفیہ بیان کیا کہ میرے شوہر نے مجھے طلاق دے دی، اس پر قاضی نے اس کا نکاح دوسرے شخص سے پڑھادیا، بعد کو معلوم ہوا کہ طلاق نہیں ہوئی، لوگوں نے نکاح خواں کے پیچھے نماز پڑھنی چھوڑ دی، اس قسم کا نکاح پڑھانے سے نکاح خواں کی امامت جائز ہے، یا نہیں؟ اور اس کی زوجہ پر طلاق ہوگی، یا نہ؟

الجواب ـــــــــــــــــــــــــــــــــــــ

عورت کے حلفیہ بیان پر جبکہ وہ حلفیہ شوہر اول کا طلاق دینا بیان کرے، نکاح کردینا دوسرے شخص سے درست ہے، (۳) اور اس وجہ سے نکاح خواں امامت سے معزول کرنے کے قابل نہیں ہے اور اس کے پیچھے نماز صحیح ہے؛ لیکن جب محقق ہوگیا کہ وہ عورت غیر مطلقہ ہے تو اس وقت دوسرے نکاح کا باطل ہونا عام طور سے بیان کردینا ضروری ہے اور علاحدگی کرادینا شوہر ثانی سے لازم ہے، پھر اگر طلاق ہوجائے تو عدت کے گذرنے پر دوبارہ نکاح ہونا چاہیے اور اس سے یہ بھی واضح ہوگیا کہ قاضی صاحب کی زوجہ ان کے نکاح سے خارج نہیں ہوئی۔ فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۱۲۷/۳)

---

(۱) وأما نكاح منكوحة الغير ومعتدته، إلخ، لم يقل أحد بجوازه. (ردالمحتار، باب المهر: ۴۸۲/۲، ظفير)

قال أبوبكر: اتفق هؤلاء على أن المراد بقوله تعالىٰ: ﴿والمحصنات من النساء﴾ ذوات الأزواج منهن وأن نكاحها حرام مادامت ذات زوج. (أحكام القرآن للجصاص، باب تحريم نكاح ذوات الأزواج: ۱۷۰/۲، دارالكتب العلمية بيروت. انيس)

(۲) وأما الفاسق فقد عللوا كراهة تقديمه، إلخ، وجب عليهم إهانته شرعاً. (ردالمحتار، باب الإمامة: ۵۲۳/۱، ظفير) (مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، انيس)

(۳) (و) حل (نكاح من قالت طلقني زوجي وانقضت عدتي). (الدر المختار علىٰ هامش ردالمحتار، كتاب الحظر و الإباحة، فصل في البيع: ۳۷۱/۵)

لاتجوز خلف الرافضي والجهمي، إلخ. (الفتاوىٰ الهندية، مصرى، باب الإمامة: ۷۸/۱، ظفير) (الباب الخامس في الإمامة، الفصل الثالث في بيان من يصلح إمامًا لغيره، انيس)

صرف عورت کے کہنے پر جو نکاح پڑھا دے، اس کی امامت درست ہے، یا نہیں:

سوال: اگر کوئی شخص عورت کے حلفیہ بیان سے کہ ''میں بیوہ ہوں'' بے تحقیق کئے نکاح کردے تو اس کے پیچھے نماز درست ہے کہ نہیں؟

الجواب

درست ہے۔(۱)(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۲۳۳/۳)

مطلقہ ثلاثہ کا بغیر حلالہ نکاح کرنے والا اور شرح وقایہ اٹھا کر پھینک دینے والا اور اس کی امامت:

سوال: جو امام جمعہ مطلقہ ثلاثہ کا نکاح طالق سے بدون تحلیل کردیوے اور یہ کہے کہ میرے نزدیک تین طلاقیں بمنزلۂ واحدہ رجعیہ کے ہیں، مباحثہ کرلو، پھر ایک دیوبندی تعلیم یافتہ سے گفتگو ہونے پر شرح وقایہ پیش کیا گیا تو شخص مذکور نے شرح وقایہ اٹھا کر مسجد کے صحن میں پھینک دیا اور یہ کہا کہ مولوی دیوبندی اور جو لوگ اس مسئلہ میں اس کے ہمراہی ہیں، سب منافق ہیں، ایسے شخص کی امامت کا شرعاً کیا حکم ہے؟

الجواب

مطلقہ ثلاثہ سے بدون تحلیل کے شوہر اول سے نکاح کرنے والا فاسق ہے اور فقہ کی کتاب کو پھینک دینے والا اور علماءِ حقانی کو منافق کہنے والا اشد درجہ کا فاسق ہے؛ بلکہ توہین کتب دینیہ سے خوفِ کفر ہے، ایسا شخص لائق امامت کے نہیں ہے، جب تک وہ توبہ نہ کرے اور تجدید ایمان نہ کرے، اس کو امام نہ بنایا جائے۔ شامی میں ہے:

وأما الفاسق فقد عللوا كراهة تقديمه بأنه لايهتم لأمر دينه وبأن في تقديمه للإمامة تعظيمه و قد وجب عليهم إهانته شرعاً ولايخفٰى أنه إذا كان أعلم من غيره لاتزول العلة فإنه لايؤمن أن يصلي بهم بغير طهارة فهو كالمبتدع تكره إمامته بكل حال، إلخ . (۳۷٦/۱)(۲)

وفي شرح الفقه الأكبر عن التتمة: من أهان الشريعة والمسائل التي لابد منها كفر، إلخ. (ص:۲۱۵)

فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۱۳۵/۳-۱۳٦)

(۱) اس لئے کہ اس سلسلہ میں عورت کے بیان پر اعتماد کرنا جائز ہے۔

(و)حل(نكاح من قالت طلقني زوجي وانقضت عدتي، أو كنت أمة لفلان فأعتقني)إن وقع في قلبه صدقها. (الدر المختار علٰى هامش ردالمحتار، كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع: ۳۷۱/۵ . ظفير)

(۲) كتاب الصلاة، باب الإمامة ، مطلب في تكرار الجماعة في المسجد انيس

الاستهزاء بالعلم والعلماء كفر. (الأشباه والنظائر لابن نجيم: ۱۹۱، انيس)

حرام نکاح خواں کی امامت:

سوال: زید نے تین نکاح ناجائز جن کی ممانعت قرآن شریف سے ثابت ہے پڑھے، دو نکاح عدت طلاق کے اندر اور ایک نکاح سالی حقیقی سے (حالاں کہ دوسری بہن نکاح میں موجود تھی) پڑھا، ایسے شخص کے پیچھے نماز جائز ہے، یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــ

ایسا جاہل شخص لائق امام بنانے کے نہیں ہے، اس کو امامت سے معزول کرنا چاہیے اور نماز اس کے پیچھے مکروہ ہے؛ کیوں کہ وہ فاسق ہے اور امامت فاسق کی مکروہ ہے۔

كذافي الشامي: أن كراهة تقديم الفاسق كراهة تحريم. (۱) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۱۶۸/۳)

عدت ختم ہونے سے پہلے نکاح پڑھانے والے کی امامت:

سوال: ایک شخص نے عدت کے دنوں میں نکاح کردیا ہے، اس کی امامت کیسی ہے؟

الجواب ــــــــــــــــ حامدًا و مصليًا

اگر باوجود علم کے ایسا نکاح کیا ہے تو نکاح پڑھانے والا اور اس نکاح میں شریک ہونے والے اور باوجود قدرت کے اس نکاح کو نہ روکنے والے سب گنہگار ہوئے، سب کے ذمہ توبہ علی الاعلان لازم ہے، (۲) اگر اس شخص سے بہتر امامت کے لائق دوسرا آدمی موجود ہو تو اس شخص کی امامت مکروہ ہے، دوسرے کو امام بنانا چاہیے، تاوقتیکہ یہ شخص توبہ نہ کرے۔ (۳) فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ، معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور، ۱۳۵۶/۳/۱۵ھ۔

صحیح: عبداللطیف، ۱۶/ربیع الاول/۱۳۵۶ھ۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۲۲۰/۶-۲۲۱)

---

(۱) ردالمحتار، باب الإمامة: ۵۲۳/۱، ظفير (كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، انيس)

(۲) قال الله تعالىٰ: ﴿إلا الذين تابوا وأصلحوا بينوا﴾ (سورة البقرة: ۱۶۰)

"يدل علىٰ أن التوبة من الكتمان إنما يكون بإظهار البيان، وأنه لا يكتفى في صحة التوبة بالندم على الكتمان فيما سلف دون البيان فيما استقبل". (أحكام القرآن للجصاص: ۱۴۳/۱، قديمي)

عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "من رأى منكم منكراً فليغيره بيده، فإن لم يستطع فبلسانه، فإن لم يستطع فبقلبه، وذلك أضعف الإيمان". {رواه مسلم} (مشكوٰة المصابيح، كتاب الآداب، باب الأمر بالمعروف، الفصل الأول: ۴۳۶/۲، قديمي) (رقم الحديث: ۵۱۳۷، انيس)

(۳) ويكره إمامة عبد وأعرابي وفاسق وأعمىٰ ومبتدع لا يكفر بها، وإن كفر بها فلا يصح الاقتداء به أصلاً، وولد الزنا، هٰذا إن وجد غيرهم، وإلا فلا كراهة. (الدر المختار، كتاب الصلاة، باب الإمامة: ۵۵۹/۱-۵۶۲، سعيد)

عدت پوری ہونے سے قبل نکاح پڑھانے والے کی امامت:

سوال: ایک امام نے اپنے ہاتھ سے تحریر کر کے طلاق نامہ بی بی کو اور خلع نامہ شوہر کو دونوں کی راضی برضا پر دلوادیا، ایک ماہ کے اندر ہی؛ یعنی عدت پورا نہ گزرنے پر اس بی بی نے دوسری بستی جا کر دوسرے شوہر کے نکاح میں جانے کے لئے آمادہ ہو کر اس بستی کے قاضی سے دریافت کیا تو اس قاضی نے طلاق نامہ دیکھ کر عدت پورا نہ ہونے پر نکاح پڑھنے سے انکار کر دیا، بعد میں یہی امام جس نے طلاق نامہ وخلع نامہ اپنے ہاتھ سے تحریر کر کے دلوایا تھا، اس نے اپنی جماعت کو بغیر اطلاع کئے ہوئے خفیہ طور پر جا کر کچھ رشوت لے کر نکاح پڑھ دیا، کیا یہ نکاح جائز ہے، یا نہیں؟ بعد ہفتہ عشرہ جماعت کو یہ خبر معلوم ہونے پر اس پیش امام سے اس نکاح کے متعلق جماعت کے دریافت کرنے پر ''اس نکاح کو میں نے نہیں پڑھایا'' کہہ کر جھوٹ بول کر جماعت کو انکار کر دیا، اس تاریخ سے جماعت نے اس امام کے پیچھے نماز پڑھنا ترک کر دیا، بعد دو چار دن کے اس پیش امام نے عام جماعت میں کہا کہ خود میں نے ہی یہ نکاح پڑھایا، یہ اقرار کر کے معافی کا خواستگار ہوا تو کیا پھر یہ امام امامت کے قابل ہو گیا، یا نہیں؟

(المستفتی: ۲۴۱۴، محمد غوث صاحب گوداوری ۲۳/رجب ۱۳۵۷ھ، ۱۹/ستمبر ۱۹۳۸ء)

الجواب

اس امام نے اول تو عدت کے اندر نکاح پڑھنے کا بڑا گناہ کیا، دوسرے رشوت لی (اگر رشوت لینا ثابت ہو) تیسرے جھوٹ بولا کہ میں نے نکاح نہیں پڑھایا۔

پس اگر چہ توبہ سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں؛ مگر زجراً اس امام کو کچھ دنوں کے لیے امامت سے علاحدہ کر دیا جائے اور جو رشوت لی ہے، وہ واپس کرائی جائے اور وہ نکاح عدت کے بعد از سر نو پڑھایا جائے، جب لوگوں کو اطمینان ہو جائے کہ امام نے سچی توبہ کر لی ہے اور آئندہ وہ ایسا کام نہ کرے گا تو پھر اس کو امام بنا سکتے ہیں۔(۱)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی (کفایت المفتی: ۳/۱۱۷-۱۱۸)

(۱) قالت (عائشة رضي الله عنها في حديث طويل): فتشهد رسول الله صلى الله عليه وسلم حين جلس ثم قال: أما بعد ! يا عائشة : إنه بلغني عنك كذا وكذا فإن كنت بريئة فسيبرئك الله وإن كنت ألممت بذنب فاستغفري الله وتوبي إليه فإن العبد إذا اعترف ثم تاب تاب الله عليه. (صحيح البخاري، باب حديث الإفک (ح: ٤١٤١)/ الصحيح لمسلم، باب في حديث الإفک (ح: ٢٧٧٠)/السنن الكبرىٰ للنسائي، حديث الإفک (ح: ٨٨٨٢)/مسند أبي يعلى الموصلي، مسند عائشة (ح: ٤٩٢٧)/صحيح ابن حبان، ذكر ما يجب على المرء من الأقراع بين النساء (ح: ٤٢١٢)/المستدرک للحاكم، كتاب التوبة والإنابة (ح: ٧٦١٣)/شعب الإيمان للبيهقي، معالجة كل ذنب بالتوبة (ح: ٦٦٢٨) انيس)

خالہ اور بھانجی کا ایک شخص سے نکاح پڑھانے والے کی امامت:

سوال: ایک پیش امام مسجد ناظرہ حافظ ہے، صحیح ظن سے قرآن قرأت میں پڑھ سکتا ہے، نماز جمعہ بھی وہی پڑھاتے ہیں، جو کہ خطبہ میں پڑھتے ہیں، ہر روز پنجگانہ اذان بلا وضو کے دیتے ہیں، چند اشخاص اس پر اعتراض کرتے ہیں کہ بلا وضو اذان دینا ٹھیک نہیں ہے؛ لیکن امام صاحب اس پر اصرار کرتے ہیں کہ بلا وضو اذان دینا جائز ہے اور صحیح ہو جاتی ہے اور وہ پیش امام عقائد نکاح سے بالکل واقفیت نہیں رکھتے ہیں، ایک نکاح امام صاحب موصوف نے ناجائز پڑھا دیا ہے، نکاح بحیثیتِ دستور طریقہ سے پڑھایا، ایک شخص کے گھر میں خالہ موجود ہے، اس کی بھانجی سے اس کا نکاح جائز قرار دے دیا، آیا یہ مسئلہ جائز ہے، یا نہیں؟ خالہ اور بھانجی ایک مرد کے نکاح میں رہ سکتی ہیں؟ اور ایسے امام کے پیچھے نماز جائز ہے، یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــ حامدًا و مصليًا

آپ نے لکھا ہے کہ ''ایک پیش امام مسجد ناظرہ حافظ ہے''، اس کا مطلب میں نے نہیں سمجھا ''ناظرہ حافظ'' کسے کہتے ہیں؟ قرأت قرآن شریف میں کیا غلطی کرتے ہیں؟ اس کو لکھئے؛ کیوں کہ غلطی معمولی ہوتی ہے، اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی ہے اور بعض غلطی سخت ہوتی ہے کہ اس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، خطبہ کے متعلق کیا لکھا ہے، سمجھ میں نہیں آیا، صاف صاف لکھئے۔

اذان کے لئے افضل یہ ہے کہ باوضو کہے؛ لیکن اگر بے وضو کہہ دے، تب بھی ناجائز نہیں؛ بلکہ درست ہے۔

''ويكره أذان جنب، وإقامة محدث لاأذانه علىٰ المذهب، إلخ''. (الدر المختار: ۴۰۷/۱)(۱)

امام صاحب کو اگر معلوم تھا کہ اس شخص کے گھر میں ایک عورت پہلے سے موجود ہے اور اب دوسری سے نکاح کرتا ہے اور وہ دوسری بھانجی ہے پہلی خالہ ہے اور یہ ناجائز ہے تو وہ شخص اور وہ عورت اور امام صاحب جس قدر لوگ نکاح میں شریک ہوئے، سب پر توبہ لازم ہے اور جس کو علم نہیں تھا، وہ گنہگار نہیں ہوگا۔(۲)

اب لازم ہے کہ اس مرد اور عورت میں تفریق کرا دیں، (۳) اور امام صاحب اور سب شریک ہونے والے توبہ کریں

(۱) الدر المختار، كتاب الصلاة، باب الأذان: ۳۹۲/۱، سعيد

(۲) ومن استحل حراماً وقد عُلم تحريمه في الدين: أي ضرورة كنكاح المحارم أو شرب الخمر... وعن محمد رحمه اللّٰه بدون الاستحلال ممن ارتكب كفر: أي في رواية شاذة عنه'' والفتوىٰ على الترديد إن استعمل مستحلاً كفر وإلا لا، فإن ارتكب غير استحلال فسق''. (شرح الملا على القارى علىٰ الفقه الأكبر، فصل في الكفر صريحاً وكناية، ص: ۱۸۸، قديمى)

(۳) ولايجمع بين المرأة وعمتها أو خالتها أو إبنة أخيها أو إبنة أختها، ==

اور امام صاحب توبہ نہ کریں تو ان کو امامت سے علاحدہ کر دیا جائے، بشرطیکہ دوسرا آدمی امامت کے لائق ان سے بہتر موجود ہو، (۱) وہ مرد وعورت اگر مفارقت نہ کریں اور باوجود فہمائش کے نہ مانیں تو سب مل کر ان سے قطع تعلق کر لیں؛ تا کہ وہ دونوں تنگ آ کر توبہ کریں، (۲) اگر وہ شخص دوسری عورت کو رکھنا چاہتا ہے تو فی الحال دونوں کو الگ کر دے اور پہلی کو طلاق دیدے جب اس کی عدت ختم ہو جائے، تب دوسری سے نکاح کرے۔ (۳) فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ، معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور، ۱۶/۱۰/۱۳۵۹ھ۔

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہ، مفتی مدرسہ ہٰذا۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۲۲۹/۶۔۲۳۱)

سوتیلی نانی سے نکاح پڑھانے والے کی امامت:

سوال (۱) ایک شخص نے اپنی ماں کی ماں سے؛ یعنی سوتیلی نانی سے نکاح کر لیا ہے، آیا یہ نکاح کیسا ہوا ہے اور سوتیلی نانی محرمات میں سے ہے، یا نہیں؟

(۲) اگر محرمات میں ہے تو جس شخص نے اس کا نکاح پڑھایا اور جو لوگ اس میں شامل ہوں، ان کے لیے کیا حکم ہے؟

(۳) اگر نکاح پڑھانے والا امام ہو اور لوگوں کو نماز پڑھاتا ہو تو اس کے لیے امامت درست ہے، یا نہیں؟ اور اگر یہ ثابت ہو جائے کہ سوتیلی نانی محرمات میں سے ہے تو نکاح فسخ کر دیا جائے، یا نہیں؟ اور امام صاحب جتنے دن تک لوگوں کو نماز پڑھائے ہیں، وہ نماز لوٹانا پڑے گا، یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

== لقوله عليه السلام: " لا تنكح المرأة على خالتها، ولا علىٰ عمتها، ولاعلى إبنة أخيها، ولاعلىٰ إبنة أختها". (الهداية شرح بداية المبتدى، كتاب النكاح، فصل فى المحرمات: ۳۰۸/۲۔۳۰۹، شركة علمية، ملتان)

يجب علىٰ القاضى التفريق بينهما". (الدرالمختار، كتاب النكاح، مطلب فى النكاح الفاسد: ۱۳۳/۳، سعيد)

(۱) ويكره إمامة عبد وأعرابى وفاسق وأعمىٰ ومبتدع لايكفر بها، وإن كفر بهافلا يصح الاقتداء به أصلاً، وولد الزنا، هٰذا إن وجد غيرهم، وإلا فلا كراهة". (الدرالمختار، كتاب الصلاه، باب الإمامة: ۵۵۹/۱۔۵۶۲، سعيد)

(۲) رخص للمسلم أن يغضب علىٰ أخيه ثلاث ليال لقلته، ولا يجوزفوقها، إلاإذا كان الهجران فى حق من حقوق الله تعالىٰ، فيجوزفوق ذلك". (مرقاة المفاتيح، كتاب الآداب، باب ماينهىٰ عنه من التها جر، إلخ: ۷۵۸/۸، رشيدية)

(۳) وإن أراد أن يتزوج أحداهما بعد التفريق فله ذلك إن كان التفريق قبل الدخول وإن كان بعد الدخول فليس له ذلك حتىٰ تنقضى عدتها وإن انقضت عدة إحداهما دون الأخرىٰ، فله أن يتزوج المعتدة دون الأخرىٰ ما لم تنقض عدتها، وإن دخل بإحداهما، فله أن يتزوج المعتدة دون الأخرىٰ ما لم تنقض عدتها، وإن إنقضت عدتها، جاز له أن يتزوج بأيتهما شاء، كذا فى التبيين". (الفتاوىٰ الهندية، كتاب النكاح، القسم الرابع المحرمات بالجمع: ۲۷۸/۱، رشدية)

الجواب ــــــــــــــــــــ حامدًا و مصلیًا

(۱) سوتیلی نانی سے کیا مراد ہے، اگر یہ مراد ہے کہ حقیقی ماں کی سوتیلی ماں؛ یعنی حقیقی نانا کی بیوی، پھر تو اس سے نکاح ناجائز ہے۔

"حرم أصله وفرعه، وزوجة أصله وفرعه مطلقاً ولو بعيداً، آهـ". (الدر المختار) (۱)

اور اگر یہ مراد ہے کہ سوتیلی ماں کی حقیقی ماں؛ یعنی کسی عورت سے اس کی باپ نے دوسرا نکاح کرلیا، اس عورت کی حقیقی ماں یا سوتیلی ماں سے اس نے نکاح کرلیا ہے تو یہ نکاح جائز ہے۔

"قال الخير الرملي: ولا تحرم بنت زوج الأم ولا أمه ولا أم زوجة الأب ولا بنتها ولا أم زوجة الابن ولا بنتها ولا زوجة الربيب ولا زوجة الأب، إلخ". (الدر المختار) (۲)

(۲) جائز نکاح پڑھنا اور اس میں شامل ہونا تو جائز ہے اور ناجائز نکاح پڑھنا اور اس میں شامل ہونا جائز نہیں، جواز عدم جواز سے نمبر: "۱" سے معلوم ہوسکتا ہے۔

(۳) اگر جائز سے پڑھایا ہے پھر تو اس کی امامت میں کوئی اشکال نہیں، اگر ناجائز نکاح پڑھایا ہے اور مسئلہ سے واقف ہوتے ہوئے ایسا کیا ہے تو نکاح پڑھانے والا اور مرد اور عورت نیز شرکا سب کو گناہ ہوا سب کو توبہ لازم ہے، (۳) اور مرد وعورت میں تفریق ضروری ہے، (۴) اگر امام توبہ نہ کرے تو اس کو امام نہ بنایا جائے۔ (۵)

اگر مسئلہ سے ناواقفیت کی بنا پر ایسا کیا ہے تو گناہ نہیں ہوا، (۶) البتہ تفریق پھر بھی ضروی ہے، جو نمازیں ایسے امام

---

(۱) الدر المختار، كتاب النكاح، فصل في المحرمات: ۲۸/۳ ـ ۳۱، سعيد

قال اللّٰه تعالىٰ: ﴿حرمت عليكم أمهٰتكم﴾ (النساء: ۲۳) "عموم في جميع مايتناوله الأسم حقيقة، ولا خلاف أن الجدات وإن بَعُدْن محرمات، واكتفى بذكر الأمهات؛ لأن إسم الأمهات يشملهن كما أن إسم الآباء يناول الأجداد وإن بعدوا". (أحكام القرآن للجصاص: ۱۷٦/۲، قديمي)

(۲) ردالمحتار، كتاب النكاح، فصل في المحرمات: ۳۱/۳، سعيد

(۳) واتفقوا علىٰ أن التوبة من جميع المعاصي واجبة وأنها واجبة على الفور، ولا يجوز تأخيرها سواءٌ كانت المعصية صغيرة أو كبيرة". (شرح النووي علىٰ مسلم، كتاب التوبة، ۳٥٤/۲، قديمي)

(۴) يجب على القاضي التفريق بينهما. (الدر المختار، كتاب النكاح، مطلب في النكاح الفاسد: ۱۳۳/۳، سعيد)

(۵) ويكره إمامة عبد وأعرابي وفاسق وأعمىٰ". (تنوير الأبصار مع الدر المختار، كتاب الصلاة، باب الإمامة: ٥٥۹/۱ ـ ٥٦۰)

(٦) "رفع عن أمتي الخطاء والنسيان". الحديث: أي إثمه لا حكمه... وقال ابن الهمام: قوله رفع الخ من باب المقتضى ولا عموم له؛ لأنه ضروري فوجب تقديره على وجه يصح و الإجماع علىٰ أن رفع الإثم مراد، فلا يراد غيره، إلخ". (فيض القدير: ۳٤۰۳/۷، (رقم الحديث: ٤٤٦۱)، مكتبة نزار مصطفىٰ الباز، رياض)

کے پیچھے لوگ پڑھ چکے ہیں، اس نکاح پڑھانے کی وجہ سے ان کا اعادہ کسی حال میں لازم نہیں، خواہ نکاح جائز پڑھایا ہو، خواہ ناجائز، جواز عدم جواز کا حال نمبر: ا میں ہے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ، معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور، ۱۶/۱/۱۳۵۹ھ۔ الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہ، مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور۔ الجواب صحیح: عبد اللطیف، عفا اللہ عنہ، مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور، ۱۳۵۹ھ۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۶/۲۳۱-۲۳۳)

زبردستی نکاح پڑھانے والے کی امامت:

سوال: ہندہ سے بکر کا زبردستی زیادہ مہر پر نکاح کروایا گیا، اس نکاح کے متعلق مسجد کا مستقل امام بخوبی واقف ہے، جب کمیٹی اور بکر کے درمیان نکاح ومہر کے متعلق جدوجہد ہوئی اس وقت پر وہ بھی حاضر تھے اور جان گئے کہ نکاح بالکل جبراً ہو رہا ہے، مگر کمیٹی کو کوئی شرعی رائے دیئے بغیر کمیٹی کا حکم پاتے ہی نکاح پڑھ دیا گیا، ایسے امام کے پیچھے نماز درست ہو سکتی ہے؟ اس نکاح کے بعد وہ جو نکاح پڑھائے گا، وہ شریعت کی بنیاد سے درست ہو سکتا ہے، یا نہیں؟

الجواب ـــــــــــــــــــــــ حامدًا و مصليًا

اگر امام صاحب نے بھی اس ظلم میں حصہ لیا ہے تو وہ گناہ میں شریک ہیں؛(۱) تاہم اس کے بعد جو نکاح پڑھیں گے، وہ صحیح ہو جائیں گے، نکاح خواں سفیر محض ہوتا ہے۔ (كذا في البحر الرائق)(۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دار العلوم دیوبند، ۲۹/۱۲/۱۳۸۸ھ۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۶/۲۳۳-۲۳۴)

اس شخص کی امامت کا کیا حکم ہے جو عورتوں کو بے حیائی کی تلقین کرتا ہے:

سوال: زید کو امام مسجد بنانا جس کے احوال مندرجہ ذیل ہیں، کیا ہے: زید عورتوں کو ورغلاتا ہے اور بے حیائی کی طرف بلاتا ہے اور مسلمانوں کو گالیاں دیتا ہے اور شریعت کی ہتک کرتا ہے، کیا حکم ہے؟

الجواب ـــــــــــــــــــــــ

ایسے مبتدعین کی صحبت اور پاس بیٹھنے سے احتراز واجب اور لازم ہے اور امام بنانا اس کو ممنوع اور ناجائز ہے، ہرگز اس کو امام نہ بناویں کہ فاسق کو امام بنانا حرام ہے۔(۳) (فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۳/۲۲۴)

---

(۱) کسی بھی معصیت میں اعانت کرنا شرعاً ناجائز اور حرام ہے۔ قال اللّٰه تعالٰی: ﴿ولا تعاونوا على الإثم﴾ (المائدة: ۲، انیس)

(۲) قال في فتح القدير: وينبغي أن يزاد في الولي لا في الزوج والزوجة ولا في متولي العقد فإن تزويج الصغير والصغيرة جائز وتوكيل الصبي الذي يعقد العقد ويقصده جائز في البيع فصحته هنا أولى لأنه محض سفير، إلخ. (البحر الرائق، كتاب النكاح: ۳/۸۳، دار الكتاب الإسلامي بيروت. انيس)

(۳) بل مشى في شرح المنية على أن كراهة تقديمه كراهة تحريم، لما ذكرنا. (ردالمحتار، باب الإمامة: ۱/۵۲۳، ظفير) (مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، انيس)

غلطی سے نکاح درج کردینے پر تائب شخص کی امامت کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ مولوی رجسٹرار نکاح نے مقدمہ تنسیخ شدہ کا کسی مغالطہ پر نکاح درج کردیا، اس کے بعد اس نے اندراج کو خطا سمجھ کر مسجد میں لوگوں کے سامنے توبہ تائب اور نادم ہوا، ایسے مولوی کی اقتدا میں نماز جائز ہے، یا نہیں؟

الجواب

اگر واقعی غلطی سے اس نے ایسا کام کرلیا ہے اور پھر معلوم ہوجانے پر صدق دل سے توبہ تائب ہوگیا ہے تو بنا برحدیث پاک "**التائب من الذنب کمن لاذنب له**"، (۱) یہ شخص امامت کا اہل ہے، اس کے پیچھے نماز درست ہے۔ فقط واللہ اعلم

بندہ: محمد اسحاق غفراللہ لہ، نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان۔ (فتاویٰ مفتی محمود: ۲/۲۷۱)

☆☆☆

(۱) **سنن ابن ماجة، باب ذکر التوبة، رقم الحدیث: ۴۲۵۰/مسند الشهاب القضاعی، التائب من الذنب کمن لا ذنب له، رقم الحدیث: ۱۰۸، انیس**